مشکوٰۃ محمدی

تالیف: مولانا محمد صاحب جوناگڑھی رحمۃ اللہ علیہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ محمدیہ چک 109/7.R - چیچہ وطنی ۔ ضلع ساہیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

يٰقَوْمِ مَا لِيٓ أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُونَنِيٓ إِلَى النَّارِ

لوگو! کیا بات ہے کہ میں تو تمہیں نجات اور فلاح کی طرف بلا رہا ہوں اور تم جہنم کی طرف گھسیٹتے ہو

بفضلِ ربِّ کریم وہاب کتاب راہِ صواب کا جواب بنام

مشکوٰۃِ محمدی

مؤلفہ: حضرت مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

ان تمام چھوٹے بڑے عامیانہ اور عالمانہ اعتراضوں کا مفصل اور با دلائل جواب جو جماعتِ اہلحدیث پر کیے جاتے ہیں اور اُن تہمتوں کا بھی ازالہ جو اس جماعت پر لگائی جاتی ہیں ساتھ ہی تقلید اور قیاس اور شرک و بدعت اور رسوم و رواج کی بھی مکمل تردید ہے۔ اور معترضین کے مخصوص مسائل بیان کر کے ان پر ٹھوس اعتراض کیے گئے ہیں جن کا جواب آج تک ان پر قرض آ رہا ہے۔ الغرض یہ کتاب اس آیت کی مصداق ہے۔ "رَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا"۔ حق کے چھپانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے لوٹا دیا اور انہیں زبردست نقصان کے ساتھ واپس ہونا پڑا

ملنے کا پتہ

مکتبۂ محمدیہ۔ چک ۱۰۹ چیچا وطنی

ضلع ساہیوال۔ پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	————	مشکوۃ محمدی
مصنف	————	مولانا محمد صاحب جونا گڑھی رحمۃ اللہ علیہ
طابع	————	عبدالرحمٰن عابد
مطبع	————	پرنٹ یارڈ پرنٹرز
طبع اول	————	جنوری 1997ء
تعداد	————	1100
ناشر	————	مکتبہ محمدیہ لاہور
قیمت	————	54 روپے

ناشر

عبدالرحمٰن عابد

مکتبہ محمدیہ پوسٹ بکس 1452 لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

کتاب راہ صواب کی حقیقت	۱۳
سواد اعظم	۱۵
پہلا جواب	۱۵
دوسرا جواب	۱۵
تیسرا جواب	۱۵
چوتھا جواب	۱۶
پانچواں جواب	۱۶
چھٹا جواب	۱۶
ساتواں جواب	۱۷
آٹھواں جواب	۱۸
نواں جواب	۱۹
دسواں جواب	۱۹
گیارواں جواب	۲۰
بارہواں جواب	۲۱
تیرہواں جواب	۲۲
چودہواں جواب	۲۲
پندرہواں جواب	۲۲
سولہواں جواب	۲۳
سترہواں جواب	۲۳
اٹھارہواں جواب	۲۳
انیسواں جواب	۲۳
بیسواں جواب	۲۳
اکیسواں جواب	۲۴
بائیسواں جواب	۲۴
تیسواں جواب	۲۵
چوبیسواں جواب	۲۵
تقریظ پر تنقید	۲۶
مولف کی گالیوں کا نمونہ	۲۸
قرآنی آیات میں خیانت	۲۸
حدیث کے الفاظ معنیٰ میں	۲۸
مولف کی غلطی	۲۹
پہلا جواب	۳۰
دوسرا جواب	۳۰
تیسرا جواب	۳۱
چوتھا جواب	۳۱
ایک تہمت کا ازالہ	۳۱
دوسری تہمت کا ازالہ	۳۱
مسند ابو حنیفہ کی حقیقت	۳۱
امام ابو حنیفہ کی کوئی تصنیف نہیں	۳۲
مولف کی امام کے امام سے بے خبری	۳۳
مولف کا صحاح ستہ پر حملہ	۳۳
تیسری تہمت کا ازلہ	۳۳
اہلحدیث امام صاحبؒ کے دشمن نہیں	۳۴
امام ابو حنیفہؒ اہلحدیث تھے	۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف حدیث قول کو چھوڑنا شان اسلام ہے ۳۵

امام مالک تینوں اماموں کے استاد تھے ۳۵

مذمت نجد سے مراد عراق ہے ۳۵

عراق کے فتنے ۳۶

نجد یمن کی تعریف ۳۶

قبیلہ بنو تمیم کے فضائل ۳۷

گنبدوں کا گرانا ۳۸

چوتھی تہمت کا ازالہ ۳۹

توحید ۳۹

پانچویں تہمت کا ازالہ ۴۰

وسیلہ ۴۰

چھٹی تہمت کا ازالہ ۴۰

ساتویں تہمت ۴۱

آٹھویں تہمت ۴۱

حنفی مذہب بعد حضرت علیؓ ۴۱

سیف محمدی ۴۲

امام بخاریؒ ۴۳

اختلاف کی مذمت ۴۵

حدیث اختلافات پر جرح ۴۶

مولف کا کفریہ کلمہ ۴۸

چار اور تہمتوں کا ازالہ ۴۹

فقہ کی کتابوں میں صحابیوں کی برائیاں ۴۹

محدثینؒ کی بے ادبی کا جواب ۵۰

تعریف فقیہ ۵۱

صرف اللہ تعالیٰ کو پکارو ۵۲

اللہ کے سوا کسی اور کو پکارنا شرک ہے ۵۳

دعوت توحید ۵۵

تردید بدعت ۵۸

حنفیوں کے دو گروہ ۵۹

نماز سے پہلے کی دعا ۶۱

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تہمت ۶۲

گپ یا گھوڑا ۶۲

پہلا باب ۶۳

دوسرا باب

تیسرا باب ۶۴

چوتھا باب ۶۵

پانچواں باب ۶۵

چھٹا باب ۶۶

ساتواں باب ۶۶

آٹھواں باب ۶۷

نواں باب ۶۷

دسواں باب ۶۸

اس افسانے کی تردید ۶۸

تیرہویں تہمت کا ازالہ ۷۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولف کی غلطیاں ۷۲

تردید شرک ۷۳

چودھویں تہمت کا ازالہ ۷۳

آنحضرتؐ کو بھائی کہنا ۷۴

انعامی وعدہ ۷۵

بندہ خدا ۷۶

اختلاف کے فیصلے کا قرآنی طریقہ ۷۶

اولی الامر کا بیان ۷۷

حنفیہ کے استدلال کا بیان ۷۸

جواب اعتراض وغیرہ ۸۰

شانہ بہ حالت قراءت ۸۲

یارسول اللہ ﷺ کی بحث ۸۳

تفسیر کبیر سے سورہ فاتحہ کا ثبوت ۸۵

چاروں مذہب کی آپس میں کشمکش ۸۶

مولف کا غلط دعویٰ ۸۷

اعتراضات اور جوابات ۸۸

قراءت امام کافی ہونے کا ثبوت ۸۹

پندرہویں تہمت کا ازالہ ۸۹

اجماع اصحابہؓ ۸۹

مولف کی اردو دانی ۹۰

سولہویں تہمت ۹۱

حنفیوں کی حدیث دشمنی ۹۱

اس حدیث کو حنفی نہیں مانتے ۹۲

حضرت ابو ہریرہؓ پر اعتراض اور جواب ۹۳

حدیث رد کرنے کا حنفیوں کا اصول ۹۸

حنفیوں کا اپنے اصول کو توڑنا ۹۹

حضرت ابو ہریرہؓ سے آدھا دین مروی ہے ۱۰۰

قیاس کو حدیث پر مقدم کرنا ۱۰۲

اہلحدیث دشمن امام نہیں ۱۰۳

ثواب رسانی ۱۰۳

تحسین ترمذیؒ ۱۰۳

اصول حدیث ۱۰۴

سترھویں تہمت ۱۰۴

حدیث سے کلام اللہ کا نسخ ۱۰۵

حنفی مذہب کے حیلے ۱۰۷

مولف کی غلطی ۱۰۸

جواب ۱۰۹

شاہ ولی اللہؒ صاحب سے تردید تقلید ۱۰۹

صحابہؓ اور تابعینؒ ۱۱۰

سچا وعظ ۱۱۱

اتباع اور تقلید ۱۱۲

شاہ صاحبؒ کا فیصلہ ۱۱۳

چاروں اماموں کا فرمان ۱۱۳

حرمت تقلید کی دلیلیں ۱۱۵

بدنیتوں کی جبلت ۱۱۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوحنیفہؒ نے کسی صحابی سے نہیں پڑھا ۱۱۸
امام صاحبؒ تابعی نہ تھے ۱۱۹
مولف کی نافہمی ۱۲۰
اٹھارہویں تہمت ۱۲۰
دوسو صحابہؓ کی اونچی آمین ۱۲۱
مولف کی بدحواسی ۱۲۲
پانی کی ناپاکی کا مسئلہ ۱۲۳
شیرخوار لڑکے کے پیشاب کا مسئلہ ۱۲۴
تیسرا مسئلہ ۱۲۵
استنجاء کا مسئلہ ۱۲۵
غسل کا مسئلہ ۱۲۶
پانچ سو روپے کا انعام ۱۲۶
حنفی مذہب کا ایک عجیب مسئلہ ۱۲۶
حنفی مذہب کا دوسرا عجیب مسئلہ ۱۲۷
حنفی مذہب کا تیسرا عجیب مسئلہ ۱۲۸
فقہ میں کتا نجس العین نہیں ۱۲۸
حنفی مذہب کا پانچواں عجیب مسئلہ ۱۳۰
معارضہ کچھ نہیں ۱۳۱
بخاری پر اعتراض کرنے والا جہنمی ہے ۱۳۲
مولف کے بے ہودہ خیالات ۱۳۳
حنفی شافی کی مورچہ بندی ۱۳۴
ہماری منشاء ۱۳۵
امام ابوحنیفہؒ کے مذہب پر حنفی نہیں ۱۳۵
حنفی مذہب کی فقہ کے اور مسائل ۱۳۶
کج بحثی ۱۳۷
حضرت پیران پیرؒ کے نزدیک حنفی اہل سنت نہیں ۱۳۹
علامت اہل بدعت ۱۴۰
پیران پیرؒ کے نزدیک ناجی جماعت اہلحدیث ہے ۱۴۰
پیران پیرؒ کی نماز ۱۴۲
تفسیر مظہری کا مطلب ۱۴۳
رائے قیاس کی تردید ۱۴۴
رائے قیاس کے رد کی بہترین دلیل ۱۴۵
رد رائے میں فیصلہ فاروقیؓ ۱۴۶
رائے قیاس کی تردید کی حدیثیں ۱۴۷
رائے کا رد اصول فقہ سے ۱۴۸
رائے کا رد امام ابوحنیفہؒ سے ۱۴۸
حنفی مذہب کے پانچ مسائل جو خلاف عقل و نقل ہیں ۱۴۹
قیاسی بچہ ۱۴۹
قیاسی سلام ۱۵۱
قیاس دشمن نسل انسان ہے ۱۵۲
حنفی مذہب کی نماز کا نقشہ ۱۵۳
مولف کا جھوٹ ۱۵۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی حضرت عبداللہؓ کی نہیں مانتے ۱۵۸
تقلید کے کملے میں قربانی ۱۵۹
تقلید کا شرک ہونا ۱۵۹
مولف کی قلعی کھل گئی ۱۶۰
صبح کی دو سنتوں کے بعد لیٹنا ۱۶۱
لیٹنے کا حکم حضور ﷺ ۱۶۲
سنت کی توہین کفر ہے ۱۶۲
حنفی دوستو ۱۶۴
تردید بدعت ۱۶۴
حضرت عبداللہؓ کا نسیان ۱۶۵
ابن مسعودؓ اور حنفی ۱۶۶
تحسین ترمذیؒ ۱۶۷
مولف کی محدثین سے دشمنی ۱۶۸
رفع الیدین نہ کرنا ثابت نہیں ۱۶۸
دروازہ علم کی حدیث ۱۶۹
سہو و نسیان ۱۶۹
حنفیات صحابہؓ ۱۷۰
امام ابو حنیفہؒ بہت سے مسائل سے
بے خبر تھے ۱۷۱
حنفی مذہب اور حضرت علیؓ ۱۷۲
حسن حدیث کی تعریف ۱۷۲
چاروں امام اور اہلحدیث ۱۷۳
صحابہؓ کی تقلید ۱۷۳

حضرت عمرؓ کا حضرت ابوبکر صدیقؓ
سے خلاف ۱۷۴
ایک حدیث سے ثبوت تقلید اور
اس کا جواب ۱۷۴
صحابہؓ کے آپس کے اختلاف ۱۷۶
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے تقلید
کی تردید ۱۷۹
جرح و تعدیل محدث کا ماننا تقلید نہیں ۱۸۱
تراویح گیارہ رکعت ہے ۱۸۲
ماں باپ کی تعلیم تقلید نہیں ۱۸۲
استاد کی ماننا تقلید نہیں ۱۸۳
نمازوں میں اقتدا دلیل تقلید نہیں ۱۸۴
تماشا ۱۸۶
اہلحدیث کی اقتدا ۱۸۶
مطابق تحقیق چلنا ۱۸۷
مولف کی گالیاں ۱۸۸
مذہب اہلحدیث ۱۸۸
محبت محمد ﷺ ۱۸۸
مولف کی تاویل کی تردید ۱۸۹
دیانت مولف ۱۹۰
سینے پر ہاتھ باندھنا ۱۹۱
والنحر کی تفسیر ۱۹۱
محمد ﷺ اور محمدی ۱۹۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ حدیثیں جنہیں حنفی مذہب نہیں مانتا ۱۹۳
اہلحدیث کے فضائل ۲۰۰
رد تقلید از مثنوی مولانا روم ۲۰۱
مولف کی فارسی دانی ۲۰۲
مولف کی جہالت ۲۰۲
اہلحدیث اور ائمہ اربعہ ۲۰۳
حضرت امام مالکؒ سے تردید تقلید ۲۰۴
حضرت امام احمدؒ سے تردید تقلید ۲۰۴
حضرت امام شافعیؒ سے تردید تقلید ۲۰۵
حضرت امام ابو حنیفہؒ سے تردید تقلید ۲۰۶
مقلد دراصل غیر مقلد ہیں ۲۱۳
لقب اہلحدیث ۲۱۴
صحابہؓ اہلحدیث تھے ۲۱۵
تابعینؒ کا اہلحدیث کہلوانا ۲۱۵
امام ابو حنیفہؒ اہلحدیث تھے ۲۱۷
اہلحدیث اور حنفی کا فرق ۲۱۸
قرآن بھی حدیث ہے ۲۱۹
حدیث کا اصطلاحی معنی ۲۲۰
حق والی جماعت اہل حدیث ہے ۲۲۲
قرآن سے لقب اہلحدیث کا ثبوت ۲۲۳
اہلحدیث کی فضیلت ۲۲۳
اہلحدیث خلفاء رسول ہیں ۲۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطیب الہند

حضرت مولانا محمد صاحب محدث جوناگڑھی رحمہ اللہ

کے حالات زندگی

مشکوۃ محمدی کے مولف حضرت مولانا محمد صاحب جوناگڑھی رحمہ اللہ کا شمار ہندوستان کے ان یادگار علماء حدیث میں ہوتا ہے جو اپنے علمی کمالات' دینی وجاہت' عملی کردار' حسن صورت و سیرت اور مجاہدانہ کارناموں سے زمانہ پر چھا گئے۔

مولانا ۱۸۹۰ء میں اپنے آبائی وطن جوناگڑھ ضلع کاٹھیاواڑ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام ابراہیم تھا۔ آپ کا تعلق میمن قوم سے تھا۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے وطن مالوف ہی میں حاصل کی۔ مقامی اساتذہ میں مولانا عبداللہ صاحب جوناگڑھیؒ کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

دہلی میں قیام و تعلیم و فراغت

اس وقت دہلی ہندوستان کا مادر علم تھا۔ اندرون و بیرون ملک کے تشنگان علم یہاں آکر علمی پیاس بجھاتے تھے۔ دہلی کی ہر مسجد ایک بڑی علمی درس گاہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ چنانچہ آپ نے بھی ۱۹۱۲ء میں دہلی کا رخ کیا۔ مدرسہ امینیہ دہلی کا مشہور مرکزی مدرسہ تھا۔ آپ نے اپنا علمی سامان سفر سب سے پہلے یہیں کھولا۔ لیکن جذبہ عمل بالحدیث اور تقلیدی قیود و حدود سے طبعاً" آزاد تھے اس لیے مدرسہ کی فضا راس نہ آئی اور جلد ہی اس کو خیرباد کہہ کر عاملین بالحدیث کے مشہور دینی و علمی مرکز صدر بازار میں مولانا عبدالوہاب صاحب ملتانی رحمہ اللہ کے دارالکتاب و السنہ میں داخل ہو گئے۔ یہاں باقاعدہ درس نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ اس وقت دہلی میں مولانا عبدالرحیم صاحب غزنوی رحمہ اللہ اور مولانا عبدالرشید صاحب رحمہ اللہ کی مسند علم پھاٹک حبش خان دہلی میں لگی ہوئی تھی جو حضرت میاں صاحب نذیر حسین محدث رحمہ اللہ سے فیض یافتہ عاملین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالحدیث کا مرکز تھا۔ آپ نے اس علمی مرکز سے بھرپور استفادہ کیا اور حدیث کی پوری تعلیم یہیں حاصل کی۔ علوم عقلیہ کی تعلیم دہلی کے مشہور اساتذہ مولانا محمد اسحاق صاحب دہلوی اور مولانا محمد ایوب صاحب پراچہ سے حاصل کی۔

تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے دہلی میں مسجد اہل حدیث اجمیری گیٹ کو اپنا مستقر بنایا اور وہاں مدرسہ محمدیہ کی باقاعدہ بنیاد ڈالی اور مدرسہ کو شائقین علوم نبویہ کا مرکز بنا دیا۔ مدرسہ میں آپ باقاعدہ درس و تدریس کے منصب پر فائز تھے۔

بے مثال تصنیفی خدمات

قدرت نے آپ کو درس و تدریس و خطابت کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا بڑا پاکیزہ ذوق عطا فرمایا تھا' آپ نے اپنے قلم سے شرک و بدعات کے استیصال کے لیے تلوار کا کام لیا اور ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی شرکیہ رسومات اور تقلیدی جمود کو پاش پاش کر ڈالا۔ حق کے اس جواں مرد سپاہی نے توحید و سنت کے ہر محاذ سے دین حق کی حمایت کی اور شرک و بدعات کے تمام قلعوں پر زبان و قلم کے گولے برسائے۔ آپ کے قلم حق رقم سے جو شاہکار علمی اور تحقیقی رسائل اور اعلیٰ کتابیں مرتب ہو کر شائع ہوئیں وہ اردو زبان میں دینی علوم کا بڑا قابل فخر سرمایہ ہیں جس کے بار احسان سے اردو دنیا کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی۔

آپ کے چھوٹے بڑے رسائل اور کتابوں کی تعداد سو سے متجاوز ہے لیکن آپ کی ان لمبی یادگاروں میں تین شہ پارے ایسے ہیں جن پر پوری ملت اسلامیہ ہندو پاک کو بجا طور پر ہمیشہ ناز رہے گا اور یہ وہ کتابیں ہیں جو تاریخ کے ہر دور میں اپنے لائق مولف کے نام کو زندہ روشن رکھیں گی۔

اول: علامہ ابو الفداء عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ کی مایہ ناز عربی تفسیر جو ابن کثیر اور تفسیر القرآن العظیم کے نام سے مشہور ہے۔

مولانا جوناگڑھی رحمہ اللہ نے اس بلند پایہ ضخیم تفسیر کا اردو ترجمہ کر کے اردو خواں حضرات کے لیے قرآن کریم کو سمجھنا انتہائی آسان کر دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج تک یہ تفسیر ہزاروں کی تعداد میں چھپ چکی ہے۔ اور کئی ادارے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ ہند و پاک بلکہ پوری دنیا میں اس کی مقبولیت کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مغربی ممالک امریکہ اور روس وغیرہ میں بھی یہ تفسیر اپنا جوہر دکھا رہی ہے۔

دوم: علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کی مشہور کتاب "اعلام الموقعین" ہے جو دین محمدی کے سمجھنے اور دین حق کی معرفت کے لیے ایک جامع دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ مولانا جونا گڑھی ؒ نے "دین محمدی" کے نام سے اس کا بھی اردو میں ترجمہ کر کے امت پر احسان عظیم کیا ہے جسے بلاشبہ رہتی دنیا تک ہمیشہ علمی و مذہبی حلقوں میں یاد کیا جاتا رہے گا۔

سوم: آپ کی محبوب کتاب "خطبات محمدی" جو اس خلوص اور محنت کے ساتھ لکھی گئی کہ اس سے ہزاروں مساجد کے منبر گونج اٹھے' اور لاکھوں گھرانے ترانہ محمدی سے گونج اٹھے۔ اس کتاب کا درس مساجد و دینی مجالس میں آج تک مسلسل اور باقاعدہ دیا جا رہا ہے۔

اخباری محمدی: ان تصنیفی خدمات کے علاوہ آپ نے اپنے "اخبار محمدی" کے ذریعہ ملک میں توحید و سنت کی آواز بلند کی۔ اخبار محمدی مدتوں ہندوستان کے مطلع صحافت پر توحید و سنت کا آفتاب و ماہتاب بن کر چمکتا رہا۔ جس کی ضیاء پاش کرنوں سے پورا ملک روشن ہوا۔

عدیم المثال خطیب: خطیب الہند حضرت مولانا محمد صاحب رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے خطابت کا ایسا ملکہ اور قدرت عطا فرمائی تھی کہ وہ ہر موضوع پر نہایت جامع اور مدلل و موثر خطاب فرماتے تھے۔ آپ کی آواز میں ایسی کشش اور تاثیر تھی کہ خطبہ مسنونہ شروع کرتے ہی سامعین پر رقت طاری ہو جاتی تھی۔ اور بعض بے اختیار ہو کر زار و قطار آنسو بہانے لگتے تھے اور خطبہ سے متاثر ہو کر کتنے علانیہ تائب ہوتے تھے۔ آپ کے مواعظ اور توحیدی خطاب نے ہندوستان میں تقلید اور شرک و بدعات کی بساط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٹ ڈالی اور بلا مبالغہ لاکھوں آدمی شرک و بدعات سے تائب ہو کر سچے موحد اور متبع سنت بن گئے۔

آپ کا چہرہ نورانی اور شکل و صورت ایسی موہنی اور پسندیدہ تھی کہ جس کی نظر پڑتی آپ کا معتقد اور گرویدہ ہو جاتا' اس پر آپ کا عمل بالحدیث اور اتباع سنت کا جذبہ سونے پر سہاگے کا کام دیتا۔

اسی حق گوئی کا نتیجہ تھا کہ اہل تقلید نے آپ کی مایہ ناز کتاب "درہ محمدی" کے خلاف کھسیا کر کلکتہ ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کیا اور عرصہ دراز تک آپ کو اس سلسلہ میں پریشان ہونا پڑا لیکن استقامت کے اس پہاڑ نے ہمیشہ صبر و استقلال سے ہی ان کا مقابلہ کیا۔

وفات: آپ اپنی عمر کے پچاس سال پورے کر کے یکم صفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۹۴۱ء اپنے آبائی وطن جونا گڑھ میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) آپ کی وفات پر ہمارے دوست مولانا ابو المعارف شاد اعظمی مئوی نے حسب ذیل تاریخ لکھی۔

آہ حضرت العلامہ مولانا محمد جونا گڑھی رحمۃ اللہ علیہ

۴۱ عیسوی ۱۹

لقد مات فی الوطن المبارک و فقه
سمی رسول الله شیخ محمد
فقال بقلب الحزن شاد مورخا
تخلی الی الله الجمیل محمد

علامہ مرحوم کی وفات کو آج تقریباً پچپن (۵۵) سال ہو چکے ہیں لیکن ان کے علمی برکات اور صدائے حق کی گونج پورے ہند و پاک میں سنائی دے رہی ہے۔ اللھم اغفرلہ' وارحمہ' و عافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ

آمین

جنوری ۱۹۹۷ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ وکفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

کتاب راہ صواب کی حقیقت

جن کی نیت حق کو ثابت کرنے، باطل کو رد کرنے اور لوگوں کی صحیح راہنمائی کی ہوتی ہے ان کا تو کہنا کیا؟ لیکن ان کے سوا بھی جو لوگ مہذب ہیں وہ ظاہری تہذیب کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ گو تعصب برتیں، گو جہالت کا مظاہرہ کریں، گو لوگوں کو صرف مغالطہ ہی دیں۔ لیکن وہ بھی ایک قرینے کا ہوتا ہے۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ مئو کے مصنف ہی منہ پھٹ ہیں۔ لیکن آج ایک رسالہ جو ہماری نظر سے گذرا اس نے ہمیں باور کرادیا کہ "لنکا میں جسے دیکھو باون (۵۲) گز کا" یا یوں کہہ لیجئے کہ "حمام میں سب ننگے" اس رسالہ کا نام ہے "راہ صواب" شاید کاتب کی غلطی سے "خراب" کے بدلے "صواب" لکھ دیا گیا ہے۔ ورنہ اس کا صحیح نام "راہ خراب" ہے۔

یہ رسالہ میری کتاب "دلائل محمدی" حصہ دوم کے جواب میں لکھا گیا ہے لیکن اول سے آخر تک مؤلف صاحب نے "دلائل محمدی" کی کسی بحث کو حقیقی طور پر چھوا بھی نہیں صرف منہ چڑایا ہے اور گالیاں دی ہیں۔ اور ادھر ادھر کی باتوں سے پورا رسالہ ۶۴ صفحہ کا بھر دیا ہے۔ اس رسالہ کے مؤلف نے اپنا نام لکھا ہے۔ مولوی سید قربان علی شاہ صاحب حنفی القادری حیدر آبادی۔ اگر مؤلف صاحب بجائے شاعرانہ ترنگ اور دل آزاری کے مقتدی کے سورہ فاتحہ پڑھنے کی، اونچی آواز سے آمین کہنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی، رفع الیدین کی اور سینے پر ہاتھ باندھنے کی، ہماری وارد کردہ دلیلوں پر نقض کرتے اور انہیں توڑ کر اپنے ٹوٹے ہوئے دلائل کو جوڑتے تو کم از کم یہ رسالہ برائے نام ہماری کتاب کا جواب تو کہا جاتا۔ لیکن مؤلف صاحب نے ایسا نہیں کیا انہوں نے تو کچھ بولیاں بولی ہیں، کچھ پہیلیاں بجھوائی ہیں۔ کچھ شاعرانہ انداز میں پھبتیاں کسی ہیں، کچھ غیر متعلق بحثیں چھیڑی ہیں۔

ایک راز کی بات سے بھی ہم اہل حیدر آباد کو مطلع کر دیں۔ وہ یہ کہ جہاں تک اصلیت کا تعلق ہے۔ مسکین قربان علی صاحب کا تو صرف عاریتاً" نام لے لیا گیا ہے۔ ورنہ اس کے اصلی مصنف تو کوئی محبوب علی شاہ ہیں۔ جو کاروان ساہوان کے کسی مدرسے کے ملازم ہیں۔ لیکن رب العزت جانے کس مصلحت سے انہوں نے اپنے تیئں پردہ میں رکھا۔ اور کسی اور کا نام رسالہ پر لکھ مارا۔ اصلی مؤلف نے بھی اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ بدعتیوں کے چند مختلف رسائل اپنے سامنے رکھ کر ان میں سے عبارتیں نقل کر کے ایک کتاب کی تالیف کر لی ہے۔ اور جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے قربان علی صاحب تو محض قربانی کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ انہیں تو مطلقاً لکھنا پڑھنا ہی نہیں آتا۔ ہاں حیدر آباد کی ایک انجمن نے چونکہ اس رسالہ کی اشاعت کی ہے اس لئے اس کے جواب کی ضرورت محسوس ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سواد اعظم!

سب سے پہلے آپ نے ابن ماجہ کے حوالہ سے ایک حدیث بیان کی ہے۔ کہ "بڑی جماعت کی تابعداری کرو الخ ———— چونکہ عموماً" حنفی بھائیوں کی طرف سے یہ حدیث پیش کی جاتی ہے اور اسے اپنے مطلب کے سانچے میں ڈھال کر رکھا جاتا ہے کہ بڑی جماعت حنفیوں کی ہے۔ اس لئے اور سب کو بھی حنفی بننا چاہیے۔ چنانچہ اس رسالہ کے ۴۵ صفحہ میں بھی لکھا ہے۔ "سواد اعظم مذہب حنفی"۔

میں چاہتا ہوں کہ اس کا قدرے تفصیل سے جواب لکھ دوں تاکہ مسلمانوں کو اصل حقیقت پر عبور ہو جائے۔ مصنف کے نقل کردہ الفاظ حدیث یہ ہیں۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار۔ (ابن ماجہ) (ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۱)

پہلا جواب!

پس پہلی غلطی تو یہ ہے کہ اس حدیث کا حوالہ ابن ماجہ کا دیا ہے میرا چیلنج ہے کہ مولوی صاحب نے یہ حوالہ غلط دیا ہے اگر وہ سچے ہیں تو یہ حدیث ابن ماجہ میں دکھا دیں۔ میں مکرر اعلان کرتا ہوں کہ یہ حدیث ابن ماجہ میں نہیں ہے۔

دوسرا جواب

ابن ماجہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں بلکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث اور ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

ان امتی لا تجتمع علی ضلالۃ فاذا رأیتم اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم۔

تیسرا جواب

لیکن یہ حدیث بھی صحیح نہیں ہے۔ چنانچہ امام سندی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی اسنادہ ابو خلف الا عمٰی و اسمہ حازم بن عطاء وھو ضعیف۔	یعنی اس حدیث کی سند میں ابو خلف اعمٰی ہیں جن کا نام حازم بن عطاء ہے اور یہ ضعیف ہیں۔

پس یہ حدیث ضعیف ہے۔

چوتھا جواب

ساتھ ہی یہ بھی یاد رہے کہ اس روایت کی جتنی سندیں ہیں سب کی سب مجروح ہیں۔ چنانچہ امام سندی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ وقد جاء الحدیث بطرق فی کلھا نظر۔ اس حدیث کو جس غرض سے مصنف نے پیش کیا ہے۔ اور ان کے ہم مشرب بھی جس غرض سے پیش کرتے ہیں۔ وہ بھی سرے سے باطل ہے۔ کیونکہ سواد اعظم سے مراد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سلف کرام رحمہم اللہ کی وہ جماعت جو اسی روش پر تھی۔ ملاحظہ ہو "تنقیح الرواۃ" عبارت یہ ہے۔

والمراد ما علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصلم و اصحابہ ومن بعد ہم من السلف۔

پانچواں جواب

اگر اس سے مراد یہ لی جائے کہ تم مقلدوں کی تابعداری کا ہمیں حکم ہو رہا ہے تو اس کا بطلان صرف اسی سے ظاہر ہے کہ مقلد کی تقلید نہیں ہو سکتی۔ "او خود گم است کرا رہبری کند۔" اندھے کے پیچھے اگر کوئی اندھا لگے تو ایسا ہے جیسے ظلمات بعضھا فوق بعض۔ اندھیرے میں اندھیرا۔

چھٹا جواب

پھر جس وقت رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت تو حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی رحمہ اللہ تھے ہی نہیں، یہ تو پیدا ہوتے ہیں چوتھی صدی کے بعد۔ اس پر ہم آپ کو آپ کے گھر کا گواہ دیتے ہیں۔

ساتواں جواب

دیکھئے حضرت شاہ ولی اللہ تحریر فرماتے ہیں۔

اعلم ان الناس الخ۔ یعنی چوتھی صدی سے پہلے لوگ شخصی تقلید پر جمے ہوئے نہ تھے۔

چنانچہ ابو طالب مکیؒ قوت القلوب میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یہ کتابیں اور مجموعے نوپید ہیں۔ لوگوں کی باتوں پر بات کہنا اور ایک ہی امام کے قول پر فتوے دینا اسی کو لینا ہر قسم کے مسائل میں اسی ایک امام کے اقوال کو بیان کرتے رہنا۔ اسی مذہب کی فقہ لینا یعنی شخصی تقلید کرنا یہ وہ چیز ہے۔ جس پر سلف صالحین نہ تھے۔ نہ تو پہلی صدی میں یہ بات تھی نہ دوسری صدی میں یہ بات ہوئی۔

شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ دوسری صدی کے بعد بھی گو کچھ تخریج ہونے لگی۔ لیکن چوتھی صدی والے بھی ایک ہی مذہب کی تقلید پر، اسی کی فقہ پر، اور اسی کے فتوؤں پر جم نہیں گئے تھے۔ جو شخص ان لوگوں کے حالات کی تفتیش کرے گا وہ ہماری بات کی صداقت خود ہی دیکھ لے گا۔ ہاں ان میں عامی بھی تھے اور عالم بھی تھے۔ عامی حضرات ان مسائل میں جن میں اضافہ نہیں صرف شارع علیہ السلام کی ہی مانتے تھے۔ یعنی حدیث پر عامل تھے۔ اور وضو، غسل، نماز، زکوۃ اور دوسرے مذہبی طریقے اپنے بزرگوں اور استادوں سے سیکھتے تھے۔ اور اس پر عامل ہوتے تھے۔ اگر کوئی ایسا ہی واقعہ پیش آ جاتا جو بزرگوں کے علم میں نہ ہوتا تو جس مفتی سے چاہتے دریافت کر لیتے۔ یہ بات ان میں نہ تھی کہ فلاں خاص مذہب کے مفتی سے ہی اسی مذہب کا مسئلہ پوچھیں۔ یہ تو تھی حالت عام لوگوں کی۔ خاص لوگوں کی یہ حالت تھی کہ ان میں جو اہلحدیث تھے وہ تو ان احادیث کے عامل تھے۔ جو انہیں پہنچیں وہ معمول تھا۔ احادیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستفیض ہوں تو اور صحیح ہوں تو اور موقف ہوں تو۔ وہ ان کے ساتھ کسی اور چیز کے محتاج نہ تھے۔ اور دراصل احادیث پر عمل چھوڑنے کا کوئی عذر ہے بھی نہیں۔ یا ان ظاہر اقوال کو لیتے تھے جو جمہور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تابعین رحمہ اللہ کے ہوں۔ جن کی مخالفت کوئی اچھی چیز نہیں۔ اب اگر کوئی مسئلہ قرآن' حدیث' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ' اور تابعین رحمہ اللہ سے نہ ملا تو سلف اور بزرگ اہل علم کے اقوال کی طرف رجوع کرتے۔ اس میں بھی یہ کوئی قید نہ تھی کہ وہ کوفے ہی کے ہوں یا مدینے کے ہی ہوں۔ پھر اگر ان میں اختلاف پاتے تو جو قول زیادہ موافقت والا نظر آتا اسے لے لیتے۔ اگر ان میں بھی وہ مسئلہ نہ ملتا تو پھر ان میں جو علماء تھے وہ اپنے اجتہاد سے کام لے کر اقوال کی طرف رجوع کرتے۔ اس میں بھی یہ کوئی قید نہ تھی کہ وہ کوفے ہی کے ہوں یا مدینے کے ہی ہوں پھر اگر ان میں اختلاف پاتے تو جو قول زیادہ موافقت والا نظر آتا اسے لے لیتے۔ اگر ان میں بھی وہ مسئلہ نہ ملتا تو پھر ان میں علما تھے وہ اپنے اجتہاد سے کام لے کر اقوال نکالتے اور اس بناء پر انہیں لوگ منسوب کر دیا کرتے تھے کہ فلاں شافعی' فلاں حنفی' اور اسی طرح اہلحدیث بزرگوں کے بھی لوگ انہی کی طرف منسوب کر دیا کرتے تھے۔ جس کی جس سے زیادہ موافقت دیکھی اسی کو اس کی طرف نسبت دے دی۔ جیسے امام نسائی' امام بیہقی رحمہ اللہ کو شافعی کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ پس قضا کے فتووں کا والی وہی بنایا جاتا تھا جو مجتہد ہو۔ دراصل فقیہ کا نام بھی اس کا ہے جو مجتہد ہو مقلد نہ ہو۔

ان چار صدیوں کے گذر جانے کے بعد یعنی اسلام پر چار سو برس کا ممتد زمانہ گذر جانے پر اب لوگ دائیں بائیں ہو گئے۔ اور شخصی تقلید نے لڑائی جھگڑے خلاف اور اختلاف پیدا کر دیا۔ اور مذہب واحد کی فقہ پر لوگ چمٹ گئے۔

(حجتہ اللہ البالغہ مصری حصہ اول ۱۲۲)

آٹھواں جواب!

آگے چل کر صفحہ نمبر ۱۵۳ میں آپ جو تحریر فرماتے ہیں۔ اس کا ملخص مطلب یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ پھر جوں جوں زمانہ گزرتا گیا تقلید کا نشہ بڑھتا گیا اور پھر تو یہ حال ہو گیا کہ اس مذہب والا اپنے مذہب پر اور اس مذہب والا اپنے مذہب پر جان چھڑکنے لگا' سب ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ ہر کوئی تردید میں پھنس گیا۔ اور جس طرح بادشاہوں کی آپس میں جنگ نے سلطنت اسلامی کو پاش پاش کر دیا۔ ان چاروں مذہبوں کے جھگڑوں نے تعلیم اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ زمانے کے گزرنے کے ساتھ تقلید کا فتنہ زور پکڑتا گیا۔ تحقیق کا مادہ اٹھتا گیا۔ یہاں تک کہ اب اللہ تعالیٰ کے دین کا نام رہ گیا۔ آپ کتنی ہی دلیلیں قرآن و حدیث کی پیش کریں۔ لیکن وہاں سے صرف اتنا ہی جواب ملتا ہے کہ ہم تو اپنے بڑوں کے مقلد ہیں۔ ہمیں تو یہی تقلید کافی ہے۔

(ملخص از صفحہ نمبر ۱۲۳ حجتہ اللہ)

الغرض یہ تحریر صاف ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ تقلید شخصی کی یہ آفت اجتماعی طور پر مسلمانوں میں چار سو سال اسلام پر گزر چکنے کے بعد آئی ہے۔ اور یہ حدیث چار سو برس پہلے کی ہے۔ پس ظاہر ہے کہ اس سے مراد یہ تو نہیں ہو سکتی کہ تقلید سے الگ رہنے والوں کو حضور ﷺ فرماتے ہوں کہ تم تقلیدیوں کے ساتھ ہو جاؤ! کیونکہ اس وقت اور اس کے بعد چار سو سال تک دنیا اس بدعت سے خالی تھی۔

نواں جواب!

اب حدیث کا صاف مطلب یہی ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم کہ حضور ﷺ نے اپنے ساتھ اپنے صحابہؓ کی کلیت یا اکثریت کی اتباع کا حکم دیا ہے۔ اور یہ آیت ومن يشاقق الرسول الخ۔ اور یہی مطلب حدیث ما انا علیہ واصحابی کا ہے۔

دسواں جواب

اب ہمیں کہنے دیجئے۔ کہ اس حدیث کے بھی اولیں مخالف مصنف صاحب جیسے حضرات ہی ہیں کہ اجماع صحابہ ترک تقلید پر۔ لیکن یہ حضرات اس کے متبع نہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ پس اپنی پیش کردہ حدیث کے مصداق اور اپنی پیش کردہ آیت کے مصداق کون ہیں؟ دیانت داری سے خود ہی بتلا دیں۔ واللہ الموفق

گیارہواں جواب!

ان مقلدین جامدین کو اجماع صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اجماع تابعین رحمتہ اللہ علیہ کا مخالف سلف صالحین نے بھی لکھا ہے۔ چنانچہ حجتہ اللہ کے ۱۲۳ صفحہ میں امام ابن حزم رحمہ اللہ کا مقولہ منقول ہے۔

التقلید حرام ولا یحل الخ۔ یعنی تقلید حرام ہے۔ اور بلا دلیل کسی کا قول بجز قول نبوی ماننا حلال نہیں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ کہ تمہاری طرف جو وحی نازل ہوئی ہے اسے مانو۔ اس کے سوا اولیاء کی پیروی میں نہ لگ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب انہیں وحی الٰہی کی تابعداری کے لئے کہا جاتا ہے تو یہ اپنے بزرگوں کی تابعداری الاپنے لگتے ہیں۔ تقلید نہ کرنے والوں کی تعریف میں ارشاد ربانی ہے کہ میرے ان بندوں کو خوش خبری سنا دے جو بات سن کر اس کی اچھائی کی پیروی کرتے ہیں۔ یہی راہ یافتہ اور عقل مند ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ کہ جب بھی تم میں کوئی بھی اختلاف ہو اسے تم اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے جاؤ اگر تم میں اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔

خیال فرمایئے! کہ سوائے قرآن و حدیث کے اور طرف اختلاف کے لے جانے کو اللہ تعالیٰ نے جائز نہیں رکھا۔ اختلافی مسئلہ میں قرآن و حدیث کے سوا کسی اور کے قول کو لینا اللہ نے مطلقاً حرام قرار دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اول سے لے کر آخر تک اور تابعین عظام رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کا اول سے لے کر آخر تک اسی طرح تبع تابعین رحمہ اللہ کا اول سے لے کر آخر تک اس پر اجماع ہے کہ کوئی شخص اپنے زمانے کے یا اس سے پہلے کے کسی انسان کے تمام اقوال کا ماننا یعنی اس کی تقلید کرنا اپنے ذمے ضروری نہ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی جو کہ ان چاروں اماموں کے اقوال کی تقلید ضروری جانتے ہیں۔ ہر مقلد اپنے امام کے سوا اور کسی کا قول نہیں لیتا بلکہ اپنے امام کے خلاف قرآن و حدیث پر بھی اعتماد نہیں رکھتا۔ یہ سب اجماع امت کے مخالف ہیں۔ انہوں نے اول سے لے کر آخر تک کی تمام امت کا خلاف کیا ہے۔ ایک شخص بھی تینوں بہتر زمانوں میں انہیں ایسا نہیں ملے گا جو اس مرض کا مریض ہو۔

پس یہ مقلدین جامدین تمام ایمانداروں کی راہ کے خلاف چلنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بدترین تقلید سے نجات دے۔

پھر لطف تو دیکھو کہ یہ مقلد جن کی تقلید کے دعوے دار ہیں خود ان اماموں نے بھی تو اپنی تقلید سے ممانعت فرما دی ہے۔ پس یہ تو اپنے اماموں کے بھی مخالف ہیں۔ پھر یہ بھی خیال فرمایئے۔ آخر وجہ کیا ہے کہ یہ چاروں امام تو تقلید کئے جانے کے قابل ہوں۔ اور چاروں خلفاء راشدین اور بڑے بڑے بزرگ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے کوئی بھی تقلید کے لائق نہ ہو؟ اگر تقلید ہی کرنی ہے تو حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، کی ان اماموں کے درجے میں، یا علم میں، یا دیانت میں یا تقویٰ میں غرض کس چیز میں کم ہیں؟ جو انہیں چھوڑا۔ انہیں پکڑا جائے۔ سن لیا آپ نے سواد اعظم اور اجماع مسلمین اور سبیل مومنین کے مخالف کون ہیں۔

بارہواں جواب

یہ تو ظاہر ہے کہ تقلید شخصی اور چاروں جماعتیں مقلدین کی اپنے اماموں کے بعد ہی ہو سکتی ہیں۔ کوئی بیٹا اپنے باپ سے عمر میں بڑا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کوئی نالائق ایسی بات کہے تو گویا وہ کسی کو اپنا باپ کہتا ہے۔ پس اماموں سے پہلے تو یہ مقلد ہو ہی نہیں سکتے۔ اور اماموں کی تاریخ خود آپ نے اپنے رسالہ میں لکھی ہے آپ کی فصاحت و بلاغت بھرے الفاظ یہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سنہائے وفات حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۰ھ حضرت امام شافعیؒ ۲۰۴ھ حضرت امام احمد حنبلؒ ۲۴۱ھ (یہ احمد حنبل کون بزرگ ہیں؟ افسوس کہ ائمہ کے صحیح نام کا بھی پتہ نہیں اور چلے ہیں مذہب کی منجدھار میں پڑی ہوئی کشتی کی ملاحی کرنے کو) حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ ۱۷۹ھ۔

الغرض یہ ائمہ جب تک نہ تھے' نہ ان کے مقلد تھے' اس وقت سواد اعظم کا کیا مذہب تھا؟ ظاہر ہے وہ مقلد نہ تھے۔ نہ ان کی تقلید سے محض نا آشنا تھے۔ پس ان کے بعد جس نے تقلید کو لیا اس نے سواد اعظم کی پیروی ترک کی اور اس میں سبیل مومنین کا خلاف کیا۔ اس آیت و حدیث پر جسے عمل کرنا ہو اسے آج ہی تقلید کی بیڑیاں' فقہ پرستی کی ہتھکڑیاں' رائے قیاس کے طوق توڑ دینے چاہئیں۔ بحمداللہ اہلحدیث نہ تو سواد اعظم کے مخالف ہیں نہ ان کی راہ سچے مومنوں کی راہ کے خلاف ہے۔

تیرھواں جواب!

اور اگر یونہی ایک بھیڑ کھڑی کر کے آپ کہہ دیں کہ یہ ہے سواد اعظم اور یہ سب مقلد ہیں۔ تو ہم کہیں گے کہ ہر ہاتھ یدبیضا نہیں ہوتا' ہر لکڑی عصاء موسیٰ کا حکم نہیں رکھتی' ہر تخت والا سلیمان نہیں کہلاتا' ہر جام والا جم اور ہر آئینے والا سکندر اور ہر کتاب والا نبی نہیں ہوتا۔ ورنہ جناب کے سامنے حسینی اور یزیدی گروہ بھی ہے۔ عثمانی جماعت اور باغی ٹولہ بھی ہے۔

چودھواں جواب

صرف کثرت تعداد باعث فخر نہیں ہوتی' ہزار خرمہروں سے ایک موتی زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ قرآن کا فرمان ہے۔

وقلیل من عبادی الشکور — میرے شکر گزار بندے بہت کم ہیں

پندرھواں جواب!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا وہ وقت یاد نہیں جب ایک رب کا پوجنے والا روئے زمین پر صرف ایک ہی تھا اور ساری زمین کفار سے بھری پڑی تھی۔ وہ خلیل ربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

سولھواں جواب!

کیا وہ وقت یاد نہیں جب اپنے ساتھ ایک یار غار کو لے کر سرور رسولان سردار پیغمبراں رات کے اندھیرے میں مکے سے نکلے تھے۔ پس اپنی تعداد کو بڑھا چڑھا کر ہمیں دکھا کر، یہ ضعیف روایتیں پڑھ کر گو تھوڑی دیر کے لئے اپنے والوں میں آپ کی عزت بڑھ جائے۔ لیکن حقیقت کھلنے پر سوائے ندامت کے کچھ حاصل نہ ہو گا۔

سترہواں جواب

کیا وہ حدیث یاد نہیں کہ قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہو گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم کے لئے نکالیں۔ اور ایک جنت کے لئے۔

اٹھارہواں جواب!

میدان بدر کا نقشہ تو پیش نظر نہ ہو گا؟۔ یا آپ کے ہاں کی گنتی میں تین سو کی تعداد بارہ سو سے زیادہ ہے۔

انیسواں جواب

سنو! عدد وہاں گنے جاتے ہیں جہاں چیز برابر کی ہو۔ روپوں کی گنتی کے مقابلے میں پیسوں کی گنتی کی زیادتی پر فخر بیجا ہے۔ خیال تو کرو کہ کہاں حنفی اور کہاں محمدی؟

بیسواں جواب

حضور ﷺ فرماتے ہیں میری امت کے تہتر گروہ میں سے ایک ناجی اور باقی ناری کہئے! سودا اعظم تہتر کی ہوئی یا ایک کی؟ پس حکم حضور ﷺ ہے کہ بہتر اس کی پیروی کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکیسواں جواب

آپ کے مذہب کی کتاب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔

عن سفیان لو ان فقیہا علی رأس جبل لکان ھوا لجماعۃ

یعنی ایک عالم جو تنہا ہو اور کسی پہاڑ کی چوٹی پر ہو وہی جماعت ہے۔

پس معلوم ہوا کہ کثیر التعداد عوام کی بھیڑ سواد اعظم نہیں کہی جاتی۔

بائیسواں جواب

اسی کتاب میں ہے۔

والمراد اجماع العلماء ولا عبرۃ یا جماع العوام لا نہ لا یکون عن علم۔

یعنی اجماع سے مراد اجماع العلماء ہے۔ عوام کے اجماع کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس لئے کہ اس میں علم نہیں ہوتا۔ اور آپ مقلدین علماء میں داخل نہیں نہ تقلید علم ہے۔ (اعلام)

پس آپ حضرات کی بھیڑ ہرگز احادیث نہیں۔ یہ عقیدہ یقیناً خلاف شرع ہے۔ گو اس عقیدے والوں کی گنتی زمین کے سنگریزوں کے برابر ہو جائے۔ کہ امت میں کوئی ایسا ہے جس کی تقلید ہم پر فرض ہے۔ جس کا خلاف ہم پر حرام ہے۔ جس کی بات شرع ہے۔ شاہ ولی اللہ حجتہ اللہ میں فرماتے ہیں۔

ولم نؤمن بفقیہ ایا کان انہ اوحی اللہ الیہ الفقہ و فرض علینا طاعتہ وانہ معصوم۔

یعنی ہمارا کسی فقیہ پر ایمان نہیں۔ خواہ وہ کوئی بھی ہو ہم یہ نہیں مانتے کہ اس کی طرف فقہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی سے نازل فرمائی ہو اور ہم پر اس کی اطاعت فرض کر دی ہو اور وہ فقیہ معصوم ہو غلطی سے پاک ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیئسواں جواب

سواد اعظم کے معنی آپ نے تو بڑی جماعت کے کر دیئے۔ لیکن یہ تو شاید آپ نے کبھی سنا بھی نہ ہو گا کہ اس سے مراد کتاب و سنت بھی ہوا کرتی ہو۔ آپ ہی کے ہم مذہب ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

قیل الکتاب والسنة لکثرة معانیهما۔ یعنی ایک قول یہ بھی ہے کہ مراد سواد اعظم سے حدیث و قرآن ہے اور اسے سواد اعظم بوجہ ان کی معانی کی کثرت کے کہا جاتا ہے۔ تو مطلب اب اور واضح ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم قرآن پاک کی تابعداری کرو اور الحمد للہ یہی اہلحدیث کا مذہب ہے۔

چوبیسواں جواب

مولوی صاحب کی تشفی اگر مندرجہ بالا تمام دلائل سے بھی نہیں ہوتی تو اب ہم وہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اگر اس کے بعد بھی کسی کی تشفی نہ ہو تو وہ ایمان سے خالی ہے۔ سنو! مجمع الزوائد جلد صفحہ نمبر ۲۲ میں طبرانی کبیر سے حدیث نقل کرکے لائے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہیں۔

ما السواد الاعظم — حضور! سواد اعظم کون ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

من کان علی مآ انا علیه و اصحابی — یعنی وہ لوگ جو اس پر ہوں جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب۔

طبرانی صغیر کی روایت میں لفظ "الیوم" زائد ہے۔ یعنی جس پر آج میں ہوں۔ اور میرے اصحاب۔ حضورؐ نے اس سوال کے جواب میں بھی کہ نجات پانے والی جماعت کون ہے؟ یہی فرمایا تھا۔ اب سمجھ لو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کس چیز پر تھے؟ آیا وحی اللہ تعالیٰ پر یا تقلید مروج پر؟ اس بات کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ایک اور صرف ایک ہی ہے۔ کہ آپ مع اصحاب رضی اللہ عنہ صرف وحی الہی یعنی قرآن و حدیث کے پابند و پیرو تھے۔ پس آج بھی جو جماعت اصولاً" عقیدتاً" عملاً انہی دو چیزوں پر متبع ہے۔ وہی سواد اعظم ہے۔ وہی فرقہ ناجیہ ہے۔ جو کوئی اس واضح حقیقت کا منکر ہو جائے۔ کہ اہلحدیث کا یہی مذہب ہے وہ قول ائمہ کو یہ درجہ نہیں دیتے کیونکہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں چاروں اماموں میں سے ایک تو کیا چاروں کا متفقہ قول لینا بھی حرام اور حیا سوز ظلم ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ حجتہ اللہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

فان بلغنا حدیث من الرسول المعصوم الذی فرض اللہ علینا طاعته بسند صالح یدل علی خلاف مذھبه و ترکنا حدیثه و اتبعنا ذالک التخمین فمن ظلم منا و ماعذرنا یوم یقوم الناس لرب العالمین۔

یعنی اگر ہمیں کوئی صحیح حدیث پہنچے اور وہ ہمارے مذہب کے خلاف ہو تو پھر بھی ہم اپنے مذہبی مسئلے پر اڑے رہیں اور واجب الاطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چھوڑ دیں تو ہم سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا؟ اور قیامت کے دن اللہ رب العالمین کے سامنے ہمارا کیا عذر ہو گا؟

الغرض بحمد اللہ یہ حدیث بھی برتقدیر صحت ہماری دلیل ہے نہ کہ ہمارے مخالفین کی۔ بلکہ مخالف فرقہ اسے اگر مان بھی لے تو آج اختلاف دور ہو جائے۔ اللہ ہمیں نیک توفیق اور اچھی سمجھ دے۔ آمین۔

تقریظ پر تنقید

مصنف کی اور تحریر کی طرف رجوع کرنے سے پہلے ایک لطیفہ ناظرین کے گوش گزار کر دوں۔ اس کتاب کے شروع میں صفحہ ۲ پر مولف کے ایک محبوب نے تقریظ لکھی ہے ہم سے بھی چشم پوشی کر لیتے۔ مگر چونکہ مقرظ صاحب نے اپنے تئیں مفتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم سید اور شاہ، حسینی اور حسنی، قادری اور نظامی وغیرہ لکھا ہے۔ اس لئے ہم ان سے باادب عرض کریں گے۔ کہ کیوں جناب کسی کتاب کے ریویو کے لئے اس کے بعض مضامین کو دیکھ لینا ہی کافی ہے؟ کیا فتویٰ دیتے وقت استفسار کے چند فقرے پڑھتے ہی جناب فتویٰ دے دیا کرتے ہیں۔ اگر واقعی یہی روش جناب کی ہے تو یقیناً" ان مستفتیوں کی حالت زار قابل رحم ہے۔ جو آپ کے فتووں پر عمل کر لیں۔ کیونکہ جناب نے تو سوال کے چند فقرے پڑھے اور جواب لکھ دیا۔ ظاہر ہے کہ جس نے سوال ہی پورا نہیں پڑھا اس کا جواب کہاں تک پورا ہو گا؟ آپ نے اپنے منصب کا کچھ بھی خیال نہ فرمایا۔ کہ ایک زہریلی دل آزار گالیوں کی بوچھاڑ، بدتہذیبی کی پڑیا، کتاب پر تعریفی ریویو کر دیا۔ اور ساتھ ہی لکھ دیا کہ میں نے بعض بعض مضامین علمیہ کو دیکھا۔

الغرض ناظرین یاد رکھیں کہ مفتی صاحب نے صرف اپنے محب کی محبت میں ہی چند کلمے لکھے ہیں۔ کیونکہ مصنف آپ کے محب ہیں۔ لکھا ہے کہ۔ محبی مولوی الخ۔ ورنہ اگر انہیں بیان حقیقت انصاف کے ساتھ منظور ہوتا تو کم از کم اس کتاب کو جسے وہ خود مختصر سی کتاب لکھتے ہیں پہلے ٹھنڈے دل سے پوری دیکھتے زاں بعد اس پر قلم اٹھاتے۔ مفتی صاحب اگر آپ سچ مچ مفتی ہیں تو کم از کم آپ کو تعصب سے بہت دور ہونا چاہئے اور فرقہ پرستی اور طرف داری کی لعنت سے اپنے آپ کو بہت بچانا چاہئے۔ آپ کو سموئی ہوئی کاروائی کرنی چاہئے۔ اور جہالت کی باتوں کو نہ اچھالنا چاہئے یہ رسالہ جس کے محرر کا دل خوش نہیں ہوتا جب تک کہ دوسری جماعت اور ان کے بزرگوں کو سوقیانہ گالیاں نہ دے لے۔ آپ اس کی نسبت لکھتے ہیں۔ کہ مذہب حق کی تائید وغیرہ الخ۔ پس اس غلطی سے نادم ہو جایئے۔ اور مسلمانوں کو آپس میں نہ الجھایئے۔ اللہ تعالیٰ سے جلدی تائب ہو جایئے۔

ایک اور صاحب نے بھی جنہوں نے کسی مصلحت سے اپنا نام بھی نہیں لکھا۔ صرف کنیت پر ہی اکتفا کی اور اس کی گالیوں سے اپنا دامن دھونے کے لئے یہی سپر تھامتے ہیں۔ کہ "احقر نے اس کتاب کے بعض مضامین سنے"۔ فی الواقع یہ کتاب اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائق ہے ہی نہیں کہ کوئی مہذب آدمی اسے پوری سن سکے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہو تو میں مولف کی گالیاں نقل کر دوں گا لیکن سردست آپ یہ سن لیجئے! کہ مولف لکھتا ہے۔

مؤلف کی گالیوں کا نمونہ

ابن عبدالوہاب نجدی دجال صفحہ نمبر۶ کمبخت صفحہ نمبر۶ پھر انہی کی نسبت لکھتا ہے۔ "شیخ نجدی کے معنی شیطان کے ہیں" صفحہ نمبر۶۔ صفحہ نمبر۲۲ پر لکھتا ہے۔ "ابن عبدالوہاب نجدی شیطان"۔ صفحہ نمبر۲۶ پر لکھتا ہے کہ "ابن تیمیہ و ابن قیم ابن حزم عبدالوہاب نفس پرست (ہیں) اسی طرح اور فوت شدہ مسلمانوں کے بھی نام لکھ لکھ کر انہیں کوسا ہے۔ اور میری نسبت تو کچھ نہ پوچھئے اس قدر گالیاں لکھی ہیں کہ اگر انہیں الگ کیا جائے تو کئی صفحات میں آئیں۔ اسی طرح عموماً" سارا رسالہ پھکڑ بازی سے پر ہے۔ اس لئے ان دونوں مقرظین نے "بعض مضامین" کا لفظ کہہ کر اپنا بچاؤ کر لیا ہے۔ اب اگر کوئی مہذب مسلمان ان سے کہے کہ تم نے ایسی گندی اور دل آزار تحریروں کی نسبت یہ لکھا تو جھٹ سے یہ کہہ دیں گے صاحب یہ عبارت ہماری نظر سے اس وقت نہیں گزری تھی۔ یہ معترض صاحب بھی عداوت میں بھی ہمیں وھابیہ وغیرہ کہنے سے نہیں چوکتے۔ خیر! یہ تو ہوا بیچ کا لطیفہ' اب ہم مولوی سید قربان علی شاہ صاحب کی اور تحریر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

قرآنی آیات میں خیانت

نام کے اثر سے متاثر ہو کر غالباً" سب سے پہلے آپ نے اپنے عقل و علم کی قربانی کی ہے۔ ہمارے بارے میں آیت قرآنی کی نقل کی ہے۔ اذا خاطبھم الجاھلون فقالوا سلاما ○ کیا ہم مولوی صاحب سے دریافت کریں کہ یہ آیت کس قرآن میں ہے؟ اللہ کی قسم قرآن پاک کی ہم نے تو بار بار تلاوت کی۔ اپنی تلاوت میں اس قرآن کریم میں جو ہمارے ہاتھوں میں امانت رسول ﷺ کے طور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اللہ رب العزت کتاب کی حیثیت میں ہے۔ یہ آیت تیسوں پاروں میں کہیں نہیں پائی۔ کیا قربان علی مہربانی فرما کر یہ آیت ہمیں دکھا دیں گے؟ ورنہ شرمائیں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اور یہ خیانت۔

حدیث کے الفاظ معانی اور مراد میں مؤلف کی غلطی

اس کے بعد مؤلف صاحب خیر سے ایک اور حدیث لائے ہیں۔ کہ اس کا مصداق بھی جماعت اہلحدیث ہے۔ وہ حدیث ان کے الفاظ میں یہ ہے۔

یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا اتم واباؤ کم لا یضلونکم ولا یفتنونکم○

یعنی ہوں گے آخر زمانے میں فریب کرنے والے جھوٹے مکار لوگ لائیں گے تمہارے پاس ایسی حدیثیں کہ نہ سنی ہوں گی تم نے اور نہ تمہارے باپ داداؤں نے سو بچاؤ تم اپنے تئیں ان سے اور ان کو اپنے سے اس لئے کہ کہیں گمراہ نہ کر دیں تم کو اور فتنہ و فساد میں نہ ڈالیں تم کو صفحہ ۴"

ناظرین کو یہ یقین دلانے کے لئے کہ راہ خراب کے سالک نے جو کچھ نقل کیا ہے وہ اردو کے چند چیتھڑوں سے اور متعصب بے علم لوگوں کی چند تحریروں سے ہے ہم کہتے ہیں یہ حدیث مشکوۃ کے باب الاعتصام میں موجود ہے۔ آباؤ کم سے پہلے لفظ لا ہے لیکن مصنف اصل کتاب دیکھتے اور وہاں سے نقل کرتے تو اسے لاتے یا عربیت کے عالم ہوتے تو ترجمہ لکھتے وقت خیال آتا کہ میں جو کچھ لکھ رہا ہوں۔ "نہ تمہارے باپ داداؤں نے" یہ نہ کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ پھر اس لفظ آباؤ کم کے بعد حدیث میں یہ لفظ ہیں فایاکم وایاھم لیکن یہ جملہ بھی مولف نے نقل نہیں کیا ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی چونکہ عربی زبان سے بھی محض ناآشنا ہیں اس لئے کسی رسالے سے ترجمہ نقل کرلیا ہے ورنہ خود ترجمہ کرتے تو پتہ چل جاتا کہ جو کچھ لکھتا ہوں "سو بچاؤ تم اپنے تیئں ان سے اور ان کو اپنے سے"۔ یہ ترجمہ کس فقرے کا ہے؟ اے جناب آپ کی نقل کردہ عربی عبارت میں تو وہ فقرہ ہے ہی نہیں لیکن یہ تو وہ سمجھے جو عالم ہو جاہل کی جانے بلا۔

ایک سطر کی حدیث نقل کرنے میں مولوی صاحب نے دو غلطیاں کی' تیسری غلطی ملاحظہ ہو کیوں جناب؟ ترجمے میں آپ نے دجالوں کا ترجمہ فریب کرنے والے کذابوں کا ترجمہ کیا جھوٹے لیکن پھر مکار یہ کس لفظ کا ترجمہ الغرض نہ نقل درست کی نہ ترجمہ درست۔ اب جناب کی اردو دانی اور فصاحب و بلاغت ملاحظہ ہو۔ یہ "آخری زمانے" کی زنانہ بول چال کی کیا ضرورت تھی؟ اور یہ فقرہ تو معلوم ہوتا ہے سونا منڈھا ہوا ہے (سو بچاؤ تم اپنے تیئں ان سے اور ان کو اپنے سے) یہ میں نے صرف اس لئے لکھا ہے کہ مولوی صاحب کا سارا زور اپنے رسالے میں صرف اسی بات پر ہے کہ یہ فقرہ "دلائل محمدی" میں یوں لکھا ہے اور یوں چاہیئے وغیرہ۔ اس لئے ہم نے صرف نمونے کے طور پر ان کا قصور علم بتلا دیا۔ باقی ایسی خطاؤں سے جن سے ان کا رسالہ پر ہے اب ہم چشم پوشی کریں گے کیونکہ اس سے مولف صاحب کے کمال علم کے اظہار کے سوا اور کوئی اہم فائدہ نہیں۔

پہلا جواب

اب حدیث کے متعلق سنئے۔ حدیث کا صحیح مطلب تو ان لوگوں کی مذمت ہے جو آنحضرت ﷺ کا نام لے کر موضوع حدیثیں بنائیں لیکن خوش مذاق نامعاملہ فہم مؤلف صاحب نے اس سے مذمت جماعت اہلحدیث سمجھ لی ہے۔

دوسرا جواب

ہمارے نزدیک حضور ﷺ پر جھوٹ بہتان باندھنے والا یقیناً" جہنمی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا جواب

اگر جناب کے نزدیک واقعی یہ حدیث اہلحدیث کی مذمت میں ہے تو کیا اس سے آپ کے مذہب کے تمام فقہا کی تردید و مذمت نہ ہوئی؟ جب کہ خود آپ نے اپنے رسالے کے صفحہ نمبر ۲۸ میں لکھا ہے کہ ہر فقیہ اہلحدیث ہے اور صفحہ ۳۳ میں ائمہ اربعہ کو بھی اہلحدیث لکھا ہے۔

چوتھا جواب

اگر یونہی اپنے مخالف کو خواہ مخواہ ہی ایک غیر متعلق حدیث سے الزام دینا ہو تو کیا وجہ ہے کہ اس سے مراد جماعت حنفیہ ہی نہ لی جائے؟

ایک تہمت کا ازالہ

اس کے بعد مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ اہلحدیث کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت! الحمد اللہ اہلحدیث اس الزام سے بھی بری ہیں آپ نے جس کا نام لکھا ہے اور جو لوگ اس کے قائل ہیں وہ بھی آپ جیسے حنفی ہیں۔

دوسری تہمت کا ازالہ

پھر آپ نے ایک جھوٹ اور بولا ہے کہ اہلحدیث مسند ابو حنیفہ' مسند احمد حنبل' موطا امام مالک کو معتبر نہیں مانتے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بھی غلط ہے اہلحدیث ہر حدیث کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا کرتے ہیں۔

مسند ابو حنیفہ کی حقیقت

اہل حدیث ہر حدیث کو مانتے ہیں جو بطریق محدثین سند صحیح سے مروی ہو خواہ حدیث کی کسی کتاب میں ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسند ابو حنیفہ کی حقیقت اور آپ مسند ابو حنیفہ کہاں سے لائے؟ حضرت وہ تو مسند خوار زمی ہے جو ساتویں صدی کے شخص تھے۔ ۶۶۵ میں ان کا انتقال ہوا ہے۔ ساتویں صدی میں یہ مسند جمع کی گئی۔ امام صاحب رحمہ اللہ کا انتقال دوسری صدی میں ہوا ہے۔ لیکن آپ کی تحقیق کو حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں جو زبان پر چڑھا لکھ مارا۔ آپ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ دیکھ لیجئے۔ اس کا نام ہی مسند خوار زمی لکھا ہے۔ پھر کتب حدیث میں اس کا درجہ کیا ہے؟ اس کی نسبت لکھا ہے کہ یہ چوتھے طبقہ کی کتاب ہے۔ عبارت یہ ہے۔

کاد مسند الخوار زمی یکون من هذه الطبقة پھر لکھتے ہیں۔ وهذه الطبقة مادہ کتاب الموضوعات لا بن الجوزی ط

ابن الجوزی کی کتاب الموضوعات کا مادہ اسی طبقہ کی کتابیں ہیں۔

امام ابو حنیفہ کی کوئی تصنیف نہیں

یعنی کہ اس طبقہ کی کتابوں کی اکثر و بیشتر حدیثیں گری پڑی بلکہ موضوع اور واہی ہیں۔ خود جامع مسند خوار زمی نے دیباچے میں لکھا ہے کہ لوگوں کی اس بات سے کہ امام صاحب رحمہ اللہ کی کوئی کتاب حدیث نہیں مجھے حمیت مذہبی نے ابھارا کہ میں اس کتاب کو لکھوں۔ پس ساتویں صدی میں یہ کتاب لکھی گئی ہے امام صاحب رحمہ اللہ کی جمع کردہ نہیں محض حمایت و تعصب مذہب کا ظاہرہ کیا گیا ہے اور دوسرے متعصبین نے اسے مسند امام ابو حنیفہ کا نام دے کر اچھالنا شروع کیا ہے۔ خود آپ کے ہم مذہب بھی اسے مانتے ہیں کہ سیرۃ النعمان میں مولانا شبلی نے صاف لکھا ہے کہ "انصاف یہ ہے کہ ان تصنیفات کو امام صاحب کی طرف منسوب کرنا نہایت مشکل ہے"۔ نیز امام رازی رحمہ اللہ نے مناقب الشافعی میں لکھا ہے کہ امام صاحب کی کوئی تصنیف نہیں ہے۔ سیرۃ النعمان میں لمبی بحث کے بعد بطور نتیجہ تحریر ہے کہ "آج امام صاحب کی کوئی تصنیف موجود نہیں ہے۔ پس مسند امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ امام صاحب کی تالیف کردہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

مؤلف کی امام کے امام سے بے خبری

ہاں جناب یہ احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کون بزرگ ہیں یہ آئے ہیں اہلحدیث کے مقابل؟ جنہیں یہ بھی تمیز نہیں کہ حضرت امام احمد رحمتہ اللہ علیہ کا صحیح نام کیا ہے؟ سنئے آپ کا پورا نام حضرت امام احمد بن محمد بن حنبل ہے۔ کبھی آپ کو دادا کی طرف نسبت کرکے احمد بن حنبل بھی کہہ دیتے ہیں۔ لیکن احمد حنبل یہ آپ کی علیت کا نرالا نشان ہے۔

مؤلف کا صحاح ستہ پر حملہ

پھر آپ نے صحاح ستہ پر حملہ کیا ہے۔ سچ ہے ایک مقلد کو صحاح ستہ سے واسطہ ہی کیا؟ وہ تو کہئے آپ کو عوام الناس کا ڈر ہے ورنہ آپ تو قرآن کریم کی نسبت بھی ایسے الفاظ کہہ دیں کیونکہ آپ مقلدین جس طرح صحاح ستہ سے بے نیاز ہیں کلام اللہ شریف سے بھی یکسو ہیں نہ حدیث سے مسائل لے سکتے ہیں۔ نہ قرآن سے آپ ہیں اور فقہ حنفی کی کتابیں۔ آپ صحاح ستہ کو دو ڈھائی صدی کے بعد کی لکھی ہوئی مان کر ان پر حملہ کرتے ہیں لیکن چھ صدی کے بعد کی لکھی ہوئی مسند خوارزمی کو معتبر مانتے ہیں۔ فاف لکم ط

تیسری تہمت کا ازالہ

اس کے بعد آپ نے لکھا ہے کہ اہلحدیث کو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دلی عداوت ہے وہ انہیں برا جانتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس کی نسبت صرف اتنی گذارش ہے کہ جسے ائمہ دین میں سے کسی ایک بھی عداوت ہو اللہ تبارک و تعالیٰ دونوں جہاں میں اس کا منہ کالا کرے۔ الحمد للہ ہم امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عداوت سے انہیں برا کہنے سے اور برا جاننے سے پاک ہیں۔ اور جو ہم پر اس قسم کی تہمت لگاتا ہے قیامت کے دن اس کا دامن ہو گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہمارا ہاتھ۔

اہلحدیث امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دشمن نہیں

اے حنفی قادری صاحب سنو۔ اگر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کے چھوڑنے کی وجہ سے آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا ہے کہ ہم حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دشمن ہیں تو ذرا گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو تو سہی کہ تم نے جو تینوں اور اماموں کی تقلید ترک کی ہے کیا تم ان کے دشمن نہیں ہو؟ اگر باوجود ان تینوں بزرگوں کی تقلید کرنے کے تم ان کا دشمن بتلاؤ۔

امام ابو حنیفہ اہل حدیث تھے

سنو جو ہمارا مذہب ہے وہی مذہب حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔ چنانچہ نہایۃ النہایہ میں اور شامی میں آپ کا فرمان موجود ہے۔ اذا صح الحدیث فھو مذھبی ط یعنی صحیح حدیث میں جو ہو وہی میرا مذہب ہے۔ اہلحدیث بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب صحیح حدیث ہے فرماتے ہیں۔ ضعیف الحدیث احب الی من ارآء الرجال ط تمام لوگوں کی رائے سے ایک ضعیف حدیث مجھے بہت پیاری معلوم ہوتی ہے۔

(عقود الجواہر)

فرماتے ہیں۔

ما جاء عن الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبا الراس والعین ط — یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سر آنکھوں پر ہے۔

پس امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سچے متبع ہم ہیں نہ کہ وہ جنہوں نے امام صاحب کا نام لے کر سینکڑوں برس بعد ہزارہا مسائل گھڑ لئے ہیں اور انہیں امام صاحب کا مذہب قرار دے لیا ہے۔ ہم تمہاری اس گھڑنت کے منکر ہیں نہ کہ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح مذہب کے جسے وہ خود اپنے زبان سے بیان فرما گئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف حدیث قول کو چھوڑنا شان اسلام ہے

آپ لکھتے ہیں کہ مجتہد کو راستی اور غلطی پر ثواب ملتا ہے یہ تو درست ہے لیکن کہیں اس کی دلیل بھی آپ نے دیکھی ہے کہ مجتہد کا اجتہاد خلاف حدیث ہو۔ اور کسی کے سامنے وہ حدیث بھی ہو اور کسی مجتہد کے خلاف حدیث اجتہاد بھی ہو پھر وہ حدیث چھوڑ کر اجتہاد کو مانے تو اسے بھی ثواب ملے گا؟ ہم تو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ایسی صورت میں اجتہاد مجتہد کو ماننے والا اسلام سے مذاق کرنے والا ہے۔ سنئے آپ کے مذہب کی معتبر کتاب شامی میں ہے۔

اذا صح الحدیث و کان علی خلاف المذہب عمل بالحدیث — جب مذہب کے خلاف کوئی حدیث مل جائے تو حدیث پر ہی عمل کرنا چاہئے۔

امام مالک تینوں اماموں کے ساتھ تھے

امام صاحب کا جو اجتہادی اور قیاسی مسئلہ خلاف حدیث ہو اسے ترک کرنا اور حدیث پر عمل کرنا۔ یہ شان اسلام کا بھی خلاف ہے۔ مولوی صاحب خیرات الحسان کا حوالہ تو آپ نے دے دیا لیکن خیرات الحسان کی یہ عبارت آپ کی نظر سے نہیں گزری کہ امام صاحب رحمہ اللہ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں؟ پس ان چاروں بزرگ اماموں میں سب سے بڑا درجہ اس معنی میں حضرت امام مالک رحمہ اللہ کا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کے تو استاد کے استاد ہیں رحمہم اجمعین۔

مذمت نجد سے مراد عراق ہے

مذمت نجد کے بارے میں جو حدیث آپ نے نقل کی ہے اس کا صحیح مطلب بھی سنتے جائیے۔ بخاری مسلم میں ہے کہ اس فرمان کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔ الفاظ یہ ہیں۔ وھو مستقبل المشرق پس وہ نجد جس کی مذمت آپ نے کی ہے وہ نجد عراق ہے نہ کہ نجد یمن خود تم بھی دبی زبان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے قائل ہو چنانچہ تم نے لکھا ہے کہ اس سے مراد عراق عرب ہے۔ تم نے جو اس کے بعد لکھا ہے کہ "جو نجد سے ملحق ہے"۔

ان کی نسبت عرض ہے کہ نجد اور چیز ہے' اور ملحقات نجد اور چیز ہے ہند اور چیز ہے اور ملحقات ہند اور چیز ہے۔ یہ تمہارا تعارض ہی تمہارے کذب کی دلیل ہے۔اور حدیث میں جو عراق کا لفظ ہے جو فتنہ زا ہیں۔ صحیح بخاری میں ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔ فی ربیعۃ و مضر ان قبیلوں کا مسکن بھی آپ کا عراق ہے اور جن نجدیوں کی عداوت میں تم جامے سے باہر ہوئے جاتے ہو یہ قبیلہ بنو تمیم میں سے ہے۔

عراق کے فتنے

واقعات ظاہر کر رہے ہیں کہ عراق ہمیشہ فتنوں کا مرکز رہا۔ جنگ جمل' جنگ صفین' ظہور خوارج' شہادت حسین علیہ السلام' شہادت مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے روح فرسا واقعات کس طرح مسلمان سے پوشیدہ ہیں؟ یہاں تک کہ عرب و عجم میں یہ مقولہ مشہور ہے الکوفی لا یوفی ○ تم لوگ جو اس حدیث کو لے کر امام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے متبعین کو اس کا مصداق ٹھہراتے ہو اگر تم جیسا ہی کوئی اس حدیث کو لے کر اس کا مصداق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے متبعین کو ٹھہرائے تو تمہارے پاس اس کا کیا جواب ہو گا؟ دراصل تم بھی جھوٹے اور امام صاحبؒ کی شان میں گستاخی کرکے اس حدیث کا مصداق انہیں ٹھہرانے والا بھی تم سے کم نہیں۔

نجد یمن کی تعریف

یہ نجد یمن جس کے پیچھے تم پڑے ہوئے ہو اس کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تعریفیں بیان فرمائی ہیں حدیث مبارکہ میں ہے۔

اشار النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ نحو الیمن فقال الا ان الایمان ھاھنا

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یاد رکھو ایمان یہاں ہے" اور حدیث سنو بزار میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عنقریب تم مختلف لشکروں میں بٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاؤ گے.......

فليلحق بنجده یعنی اس وقت نجد کے لشکروں سے مل جاؤ۔

قبیلہ بنو تمیم کے فضائل

قبیلہ بنو تمیم نجدی ہے اور اسی قبیلے میں سے امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تھے اس قبیلے کے فضائل میں تین صحیح حدیثیں مروی ہیں۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

هم اشد امتی اعلی الدجال ط — یعنی دجال پر سب سے بھاری یہی قبیلہ پڑے گا۔

۲۔ فرماتے ہیں۔

هذا صدقات قومنا ط — یہ مال زکوٰۃ میری قوم کا ہے۔

۳۔ یہ فرمان بھی اسی قبیلے کی بابت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اعتقیها فانها من ولد اسماعیل ط

اسی قبیلے کی ایک عورت کے بابت آپ فرماتے ہیں کہ اسے آزاد کر دو یہ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ہے۔

یہ حدیث بخاری شریف کی ہے۔ بزار کی مسند میں ہے۔ کہ اس قبیلے کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

هم فخام الهام ثبت الا قدام انصار الحق فی اخر الزمان۔ اشد قوما علی الدجال ط — یہ لوگ بڑے عقلمند ہیں۔ بڑے دلیر اور ثابت قدم ہیں۔ آخر زمانے میں مددگاران حق یہ لوگ ہیں۔ دجال پر سب سے بھاری یہ قبیلہ ہے۔

آؤ میں آپ کو وہ حدیث سناؤں جس کے بعد کبھی کسی مسلمان کے دل میں اہل نجد کی طرف سے کوئی بغض و عداوت ہرگز نہیں رہ سکتی۔ مسند بزار میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے شانوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ احبوابنی تمیم ط بنو تمیم کے قبیلے سے محبت رکھو۔ پس جن سے دوستی اور محبت رکھنے کا فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے ان سے دشمنی اور بغض رکھنے والا مخالف رسول اور دشمن حدیث ہے۔ اسی طرح کی اور بھی کئی ایک حدیثیں ہیں اگر آپ تفصیل سے دیکھنا چاہیں تو میری کتاب "قبیلہ محمدی" دیکھ لیجئے۔

گنبدوں کا گرانا

اس کے بعد راہ صواب کا مولف ہمارے مسائل لکھتا ہے۔ ہدم قبور و گنبد شرک و بدعت توحید' اللہ تعالیٰ کی جسمانیت' انکار وسیلہ و شفاعت وغیرہ اس کے جواب میں گزارش ہے کہ ہدم قبور تو ہمارا مسئلہ نہیں البتہ ہدم بنا پر قبور کا مسئلہ ہمارا مسئلہ ہے۔ اس کے دلائل سنیئے۔

عن ابی ھیاج الاسدی قال قال لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع تمثا لا الا طستہ ولا قبر امشرفا الا سویتہ رواہ مسلم۔

"حضرت ابو الہیاج اسدی کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں اس کام پر مقرر کرکے بھیجتا ہوں جس پر مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کرکے بھیجا تھا۔ جہاں کہیں کسی جاندار کی تصویر دیکھو اسے مٹا دو اور جہاں کوئی اونچی قبر دیکھو اسے برابر کر دینا"

یہ حدیث صحیح ہے' صریح ہے کہ قبروں کے اوپر کی بنی ہوئی عمارت گنبد وغیرہ توڑ دینا چاہئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات پر مامور کیا اور اللہ تعالیٰ کے شیر نے اپنی خلافت کے زمانے میں حضرت حبان بن حصین کو اس کام پر مامور فرمایا۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ خود بھی قبروں پر گنبد عمارات مقبرہ اور کسی قسم کی بنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنانے کی ممانعت فرماتے ہیں۔ آپ کے مذہب کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خاں میں ہے۔

عن ابی حنیفة رحمه الله انه قال لا یجصص القبر و لا یطن ولا یرفع علیه بنآء و سفط ط	حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبر پختہ نہ بنائی جائے۔ اور مٹی سے بھی نہ لپی جائے اور قبر پر کوئی بنا کھڑی نہ کی جائے۔ نہ خیمہ کھڑا کیا جائے۔

اسی طرح آپ کے مذہب کی فقہ کی کتاب شامی میں ہے۔

عن ابی حنیفه یکره ان یبنی علیه بنآء من بیت او قبة او نحو ذالک	حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قبروں پر عمارت بنانی مکروہ ہے' خواہ کسی قسم کی عمارت ہو مقبرہ ہو یا گنبد ہو . وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح کی اور بھی بیسیوں عبارتیں کتب فقہ میں موجود ہیں۔ اگر آپ تفصیل سے دیکھنا چاہتے ہیں تو میری کتاب توحید محمدی ملاحظہ فرمایئے۔

چوتھی تہمت کا ازالہ

اس کے بعد مؤلف نے ہمارا مسئلہ لکھا ہے شرک و بدعت' اللہ کے بندے اللہ تعالیٰ سے ڈرو مخلوق سے شرماؤ۔ اہل حدیث اور نجدی تو شرک و بدعت کے اللہ کے فضل سے اتنے دشمن ہیں کہ ان ناموں سے بھی گھبراتے ہیں فلعنة الله علی الکاذبین ط

توحید

پھر ہمارا مسئلہ لکھا ہے توحید شان ربانی ہے۔ یہ لوگ اہلحدیث کی عداوت میں ایسے بگڑے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید بھی انہیں غلط مسئلہ دکھائی دینے لگی۔ جن مسائل سے ان حضرات کو ہم سے اختلاف ہے۔ اس میں ایک مسئلہ توحید کا بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یعنی ان کا مطلب یہ ہے کہ ہم توحید چھوڑ دیں۔ اللہ نہ کرے۔ تم توحید کی قدر کیا جانو ہمارے نزدیک تو وہ ہمیں اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہے تم مشرک بنے پھرتے رہو۔ لیکن اپنے شرک و کفر کی دعوت ہمیں کیوں دیتے ہو؟ ناظرین یہ ہے آپ کے ان مولوی ملاؤں کا مقصد کہ ہمارے ہاتھوں میں توحید باری تعالیٰ نہ رہے۔

پانچویں تہمت کا ازالہ

پھر لکھا ہے کہ ہم اللہ کی جسمانیت کے قائل ہیں یہ تو ہم پر بہتان ہے نہ ہمارا یہ مذہب ہے نہ اہل نجد کا ہے۔ واللہ علی ما نقول وکیل

وسیلہ

لکھا ہے کہ ہم وسیلے کے منکر ہیں۔ سنو دعاؤں میں مردوں سے وسیلہ لینا۔ اس کے ہم قائل نہیں اور اس لئے تم اپنی مثل قرآن کتاب ہدایہ دیکھ لو جس میں تحریر ہے۔

یکرہ ان یقول فی دعائہ بحق فلان انبیائک و رسلک ط	دعا میں بحق فلاں کہنا' یوں کہنا کہ تیرے انبیاء کے حق سے' تیرے رسولوں کے حق سے یہ مکروہ ہے۔

پس بحق رسول ﷺ بحق نبی' بحق ولی یہ کہنا اور یہ وسیلہ لینا خود آپ کے مذہب کی رو سے بھی مکروہ ہے اور وہ وسیلہ جس کا ذکر حدیث میں ہے۔ ات محمدن الوسیلۃ اس کے ہم قائل ہیں وہ جنت کے ایک مقام اور مکان کا نام ہے جو سب سے بلند و بالا اور افضل تر ہے وہ سوائے ہمارے نبی ﷺ کے اور کسی کو میسر نہیں ہو گا۔

چھٹی تہمت کا ازالہ

پھر قربان صاحب نے لکھا ہے کہ "ہم شفاعت کے منکر ہیں" یہ بھی جھوٹ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہمت ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتان بازوں کو غارت کرے ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ شفاعت کریں گے۔ اور سب سے پہلے کریں گے۔ اور سب سے بڑی شفاعت آپ ﷺ کی ہو گی۔ آپ اپنی امت کے شفیع ہیں' آپ اور تمام امتوں کے بھی شفیع ہیں بلکہ آپ تمام نبیوں رسولوں کے بھی شفیع ہیں' ﷺ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی شفاعت نصیب فرمائے آمین' آمین!

ساتویں تہمت

زاں بعد قربان صاحب نے ہمیں بے ایمان لکھا ہے۔ خارجی لکھا ہے۔ اللہ کی باتیں تو اللہ ہی جانے اتنا تو ہم بھی کہیں گے کہ حدیث کے مطابق اگر اللہ کے نزدیک ہم بے ایمان نہیں تو قربان صاحب کی بے ایمانی میں تو شک نہ رہا۔ تم نے ہمیں خارجی کہہ کر اپنا جی خوش کرلیا اس کے مقابلہ میں قلم ہمارے ہاتھ میں بھی ہے مگر ہم اپنا قلم روک لیتے ہیں اور اللہ کے حوالے کرتے ہیں۔

آٹھویں تہمت

ہم پر یہ بھی تہمت لگائی گئی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہنے والے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا نہیں کہتے بلکہ انہیں برا کہنے والوں کو خارجی جانتے ہیں۔ ہم انہیں حضور ﷺ کے بلند مرتبہ بزرگ صحابی چچا زاد بھائی چوتھے درجے کے سچے خلیفۃ المسلمین امیر المومنین مانتے ہیں رضی اللہ علیہ و کرم اللہ وجہہ فی الجنہ۔

حنفی مذہب بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہم پر تو صریح تہمت ہے' اب آپ اپنی نسبت سنئے' آپ کے مذہب کی معتبر کتاب چلپی میں لکھا ہوا ہے ان علیا لم یکن من اھل الاجتہاد یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد (یعنی سمجھدار عالم) نہ تھے کیسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے کون ہیں؟ بلکہ آپ کے مذہب کی معتبر کتاب ردالمختار میں ہے ان ساب الشیخین و منکر خلا فتھما لا یکفر ط یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دینے والا اور ان دونوں کی خلافت کا منکر کافر نہیں اسی طرح اور بھی بہت سے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آپ کے مذہب کی کتابوں میں برائی اور حقارت سے ذکر کیا گیا ہے۔ ان پر فتوے جڑے گئے ہیں۔ بحمد اللہ اس داغ سے اہل حدیث کا دامن پاک ہے۔

سیف محمدی

اگر آپ ان حوالوں کو جن میں آپ کے مذہب کے بانیوں نے پیشوایان اسلام کو گالیاں دی ہیں بالتفصیل دیکھنا چاہیں تو میری کتاب سیف محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالعہ فرمایئے۔

ناظرین کرام اس قسم کے ان مصنفین کتب کا اصلی مقصد یہ ہے کہ وہ دنیا کو کسی اندھیری کوٹھری میں آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر بند کر دیں۔ یہ اگر آپ کو دیکھنا ہو' تو آپ کتاب کا صفحہ نمبرے دیکھ لیجئے' جہاں لکھا ہے ہر مذہب والے کو آنکھ بند کرکے اپنی آپ پابندی کرنی چاہئے۔ دیکھا اور سنا؟ ان کی تو بس ایک ہی ہدایت ہے کہ آنکھیں بند کرکے اندھے بن کر' دل کو چھوڑ کر' تحقیق کو آگ لگا کر' سچائی کے قبول کرنے سے منکر ہو کر' تقلیدی کوٹھری میں بند ہو کر' یہ رٹ لگاتے ہوئے مرجاؤ۔

ووجدنا علیہ ابناءنا ○ جس پر ہمارے بڑے تھے ہم بھی اسی پر رہیں گے۔

اور ہماری طرف سے دنیا کو کہا جاتا ہے کہ گولر کے کیڑے نہ بنو تحقیق و تلاش کرو' حقانیت اور صداقت جہاں پاؤ اس کے قبول کرنے میں نہ ہچکچاؤ۔ ہمیشہ تلاش حق میں رہو اور جب حق مل جائے یہ نہ دیکھو کہ ماں باپ کی روش چھوٹتی ہے۔ قبیلے ترک ہوتے ہیں۔ شہری اور ملکی ناراضی ہوتے ہیں۔ حکومت اور سلطنت بگڑتی ہے۔ بزرگوں کی تقلید ٹوٹتی ہے۔ فقہ کی مخالفت ہوتی ہے۔ دنیا کائیں کائیں کرے گی۔ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کائیں کرے گی۔ ان تمام واہی خیالات کو چھوڑ دو' حق کی آواز کے سامنے پست ہو جاؤ۔ صداقت کے ماننے میں تعامل نہ کرو۔

فای الفریقین احق بالا من

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

قربان صاحب کی اس کتاب کے دیباچہ کا جواب بحمد اللہ ختم ہوا۔ آگے ملاحظہ فرمایئے۔ لکھتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ایک لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔ سنو آفتاب کا تھوکا منہ پر آتا ہے۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے وہ عام مقبولیت عطا فرمائی ہے کہ اسے آپ جیسے لاکھوں مل کر بھی مٹا نہیں سکتے۔ حدیث میں امام صاحب امیرالمومنین ہیں۔ اللہ کے فضل سے دنیا میں ان کا ہم پلہ کوئی اور نہیں گذرا۔ سنو خود امام المحدثین رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ ہے۔

خرجت کتابی الصحیح من زھاء ست مائۃ الف حدیث	یعنی میں نے چھ لاکھ حدیثوں میں سے چھانٹ چھانٹ کر صحیح بخاری شریف لکھی ہے

پس آپ کی یہ بکواس کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو صرف ایک لاکھ حدیثیں یاد تھیں اور وہ فتویٰ دینے کے منصب پر فائز نہ تھے۔ یہ کس قدر آپ کی دیانت داری کی نوحہ خوانی ہے؟ اور کیوں جناب اس کے مقابلے میں اگر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث دانی آپ کی ہی کتابوں سے بیان کی جائے۔ تو؟ انصاف کرو بزرگوں پر طعنہ زنی کرنا اپنی قبر کو جہنم کے انگاروں سے بھرنا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ جن کا قول آپ نے نقل کیا ہے خود ان میں اور حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ میں موازنہ کرتے ہوئے امام احمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن اسماعیل افقہ عندنا و ابصر من احمد بن حنبل ط

یعنی ہمارے نزدیک حضرت امام بخاری رحمہ اللہ سے فقہ میں اور بصیرت میں بہت زیادہ ہیں۔

حضرت امام بخاری پر وہی زبان درازی کرتا ہے جو اللہ کی لعنتوں کا مرکز ہو جس کے دونوں جہاں بگڑنے والے ہوں' جو رب کے نزدیک جانوروں سے بھی زیادہ ذلیل ہو۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ایسا شخص بدعتی ہے۔ یہ وہ کتاب ہے کہ امام محمد بن احمد مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

کنت نآئما بین الرکن والمقام فرأیت النبی ﷺ فی المنام فقال لی یا ابازید الی متٰی تدرس کتاب الشافعی ولا تدرس کتابی فقلت یارسول اللہ ماکتابک قال جامع محمد بن اسماعیل البخاری ○ ط

بیت اللہ شریف میں مقام ابراہیم اور رکن یمانی کے درمیان سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں سرور رسولاں شفیع امتیاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی' آپ نے مجھ سے فرمایا کہ شافعی کی کتاب کا درس کب تک دیتے رہو گے؟ میری کتاب کا درس کیوں نہیں دیتے؟ میں نے کہا قربان جاؤں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی کون سے کتاب ہے؟ آپ نے فرمایا امام بخاری کی صحیح بخاری۔

ملاحظہ ہو شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ حضرت امام عبدالواحد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے ہیں اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ میں نے جا کر شرف سلام حاصل کیا۔ حضور ﷺ نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے عرض کیا ما وقوفک یا رسول اللہ ؟ حضور کیسے کھڑے ہوئے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا انتظر محمد بن اسماعیل البخاری یعنی میں امام بخاری ؒ کے انتظار میں کھڑا ہوں' نیند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بیدار ہو کر میں نے معلوم کیا کہ ٹھیک اسی وقت حضرت امام بخاری ؒ کا انتقال ہوا ہے۔ اللہ آپ کو تمام امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے آمین!

اختلاف کی مذمت

تعجب سا تعجب ہے اور ایک مجھے ہی نہیں جب آپ سنیں گے تو آپ کو بھی تعجب ہو گا کہ قربان صاحب نے اختلاف کی بہت مدح سرائی کی ہے' اس لئے اگر انہیں اختلاف کا چسکا نہ ہو تو اور کیا ہو؟ آپ نے اختلاف کی قصیدہ خوانی کرتے ہوئے ایک حدیث بھی لکھی ہے کہ اختلاف الامۃ رحمۃ یعنی امت کا اختلاف رحمت ہے۔ اے جناب آپ حدیث سے کوئی تعلق نہ رکھتے ہوئے اس پر دست درازی کیوں کرتے ہیں؟ اللہ رکھے آپ کی فقہ کو وہ آپ کو بس ہے ہم نے تو آج تک ان لفظوں میں کوئی حدیث نہیں دیکھی ورنہ آپ ہی ذرا حوالہ لکھ دیجئے آپ کی عنایت ہو گی۔ ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ تمام قرآن کریم اور ساری حدیثیں اختلاف کی مذمت سے پر ہیں اختلاف کو باعث ہلاکت اختلاف ہے کہ وہ اسے سبب رحمت بتاتے ہیں اور اسی وجہ سے ہمیشہ اختلاف کے خواہاں و جویاں اور اس کی اشاعت میں رواں دواں رہتے ہیں کیونکہ آپ کے نزدیک تو جس قدر اختلاف زیادہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت وافر ہو گی۔ اسی لئے آپ اختلاف میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ ہے قرآن جو فرماتا ہے۔

ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ط

معلوم ہوا کہ رحمت رب اتفاق ہے۔ اختلاف رحمت نہیں نیز یہ ہے حدیث جس میں ہے۔

انما ھلک من کان قبلکم باختلافھم — یعنی اگلی تمام امتوں کی تباہی کا باعث یہی اختلاف تھا۔

قربان صاحب اختلاف کے عشق کو آگ لگائیے۔ اور اتفاق سے دوستی پیدا کیجئے۔ اپنے نفس پر اور ان مقلدین پر رحم کھائیے جن کی آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر آپ انہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے حوض کی مینڈکیاں بنائے ہوئے ہیں۔

حدیث اختلافات پر جرح

آپ کی پیش کردہ روایت آپ کے پیش کردہ الفاظ میں تو کہیں نہیں البتہ اختلاف امتی رحمة کے الفاظ ایک روایت میں ہیں اس کی نسبت آپ کے مذہب کے معتبر امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ موضوعات میں لکھتے ہیں۔

زعم کثیر من الائمة انه لا اصل له ○ بہت سے ائمہ کا خیال ہے کہ اس روایت کی کوئی اصل حقیقت نہیں، محض بے حقیقت ہے۔

تذکرۃ الموضوعات میں سے منقطع، مرسل، ضعیف، بے اصل وغیرہ لکھا ہے۔

حاشیہ بیضاوی میں ہے لیس بمعروف عند المحدثین ط یعنی یہ روایت محدثین کے نزدیک معروف نہیں ہے پس یہ روایت غیر ثابت ہے اور باوجود اس کے یہ روایت اتنی ہی نہیں بلکہ لمبی روایت ہے لیکن چونکہ اس روایت کا باقی حصہ ان مقلدین کے خلاف ہے، اس لئے وہ یہاں بھی چوری سے کام لیتے ہیں، پوری روایت یوں ہے۔

کتاب اللہ میں جو ہے اس پر عمل رکھو اسے چھوڑنے کا کوئی عذر رب کریم کے ہاں نہ چل سکے گا۔ اگر کسی مسئلہ کو کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو اسے میری سنت میں دیکھو وہ پختہ اور عمدہ چیز ہے اگر میری حدیثوں میں بھی تمہیں نہ ملے تو میرے اصحاب کا کہا ہوا لو۔ میرے اصحاب قائم مقام آسمان کی روشن ستاروں کے ہیں جس کے قول کو لو گے۔ راہ پاؤ گے میرے اصحاب کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے۔

پس اس روایت کے آخری حصے کو جسے راویوں کے دوسرے الفاظ میں بھی بیان کیا ہے یہ لوگ لے لیتے ہیں اور اپنے اختلاف کی برائی پر بھلائی کا لفافہ چڑھاتے ہیں حالانکہ اختلاف کا عذاب ہونا یہ ثابت شدہ اصول ہے۔ اے دلدادگان اختلاف، اے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمنان اتفاق' اے شیدایان تقلید' اے اعدائے حدیث' اے برہم زنان توحید' اے فداکاران شرک شدید' اپنی بداعمالیوں سے توبہ کرو اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے ڈر کر اللہ کے دین پر رحم کرو۔

آپ کا یہ قول کہ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنی اور دوسروں کی تقلید سے منع فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس شخص کے لئے ہے جو استنباط احکام کی قدرت رکھتاہو۔ یہ محض غلط ہے۔ اس لئے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان میں کوئی لفظ ایسا نہیں۔ آپ کا فرمان تو صاف ہے اور ساری دنیا کے لئے ہے خود تم نے جو الفاظ امام رحمۃ اللہ علیہ کے میزانی شعرانی جلد اول ۶۸ کے حوالے سے نقل کئے ہیں یہ ہیں۔

وبلغنا ان شخصا استشاره فی تقلید احد من علماء عصره فقال لا تقلدنی ولا تقلد مالکا ولا الاوزاعی ولا النخعی وخذ الاحکام من حیث اخذوا۔

اس کا ترجمہ جو آپ نے کیا ہے وہ یہ ہے۔ "یعنی ایک شخص کے جواب میں یہ بھی کہا کہ میری تقلید نہ کرنا اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کی اور نہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی' اور نہ نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام وہاں سے لے جہاں سے انہوں نے لئے ہیں۔"

اردو کی نزاکت ترجمہ کی غلطی وغیرہ تو وہ چیزیں ہیں جن پر ہم گرفت نہیں کرتے مگر اے ناظرین کرام! ذرا آپ انصاف کیجئے۔ اس پوری عبارت میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جس سے پتہ چلتا ہو کہ یہ حکم استنباط کی اہلیت والے کے لئے ہے ورنہ نہیں۔ ظاہر ہے کہ عامی لوگ جو مناسبت قرآن و حدیث سے رکھتے ہیں۔ وہی اقوال ائمہ سے بلکہ آپ کے مذہب کی کتاب شامی میں ہے۔ العامی لا مذهب له عامی کا کوئی مذہب نہیں۔ بلکہ قرآن و حدیث لفظوں میں' معنوں میں' مطلب میں آسان ہے اور اقوال ائمہ اس سے صدہا درجے زیادہ مشکل ہیں۔ پھر ایک عامی ان مختلف اور پھیلے ہوئے اور صدہا لوگوں کے اقوال میں سے تو بطور تقلید مسائل اخذ کرنے کی قابلیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتا ہو۔ اور قرآن و حدیث کے پاک مجموعے سے جو کم اور صرف ایک کے اقوال اور اختلاف و تضاد سے پاک ان سے مسئلہ لینے کی قابلیت نہ رکھتا ہو؟ اچھا یہی فرض کر لو' تو معلوم ہوا کہ علماء پر تو امام صاحب تقلید کو حرام قرار دیتے ہیں۔ تم بھی علماء کو مستثنیٰ کر دو۔

اور سنئے! بالفرض امام صاحب رحمہ اللہ کے اس قول کی تم نے تحریف کر دی لیکن اس قول کو کیا کرو گے؟ جو عقد الجید میں مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔

لیس لا حدمع اللہ و رسولہ کلام یعنی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے ہوتے ہوئے کسی کا کلام کوئی چیز نہیں۔

اس قسم کے ائمہ اربعہ اور ائمہ اسلام کے بیسیوں اقوال میری کتاب طریق محمدی میں ملاحظہ ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ مقلد جہاں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹوٹتا ہے۔ ائمہ کرام سے بھی چھوٹتا ہے۔ نہ گھر کا رہتا ہے نہ گھاٹ کا۔

مؤلف کا کفریہ کلمہ

مولوی قربان علی صاحب کا ایک وہ مقولہ سنئے جو آپ کسی مسلمان کی زبانی نہیں سن سکتے۔ ہم گو ان کی ذات شریف سے تو واقف نہیں۔ لیکن کتاب کا تو ایک ایک حرف بتلاتا ہے کہ کچھ اردو کی کتابیں سامنے رکھ کر مؤلفین میں اپنا نام گنوایا ہے۔ اور نہایت بے باکی کے ساتھ قرآن و حدیث کا مذاق اڑایا ہے۔ وہ قرآن کو حدیث کو ہدایت کا نہیں بلکہ گمراہی کا آلہ لکھتے ہیں اور اس پر آیت دلیل میں لاتے ہیں۔

یضل بہ کثیرا ط

آہ مسلمان ہو کر قرآن و حدیث کو آلہ گمراہی بتلانا اور اپنی اس قرآن دشمنی کے ثبوت میں قرآن کی آیت کا ٹکڑا پیش کر دینا یہ کس قدر کھلا کفر ہے؟ شاید قرآن کی ان آیتوں پر ایمان نہیں۔

ھدی للمتقین' شفاء و رحمۃ للمومنین ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو آیت تم نے پیش کی ہے اس کی صراحت و تشریح اسی آیت کے اخیر میں ان الفاظ میں ہے۔ وما یضل بہ الا الفاسقین ○ اللہ تعالیٰ تمہیں سمجھ دے کہ تم قرآن و حدیث پر ہاتھ صاف کرنے سے بچو! آمین۔

پس آیت کا وہ مطلب نہیں جو تم نے سمجھا ہے کہ قرآن گمراہ کرنے کے لئے اترا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دراصل قرآن کریم سراسر ہدایت ہی ہے۔ لیکن جو بدکار اس سے ہدایت نہ لیں وہ گمراہ ہوتے ہیں، سچ تو یہ ہے کہ جو کام آریوں، عیسائیوں اور سناتنیوں کا تھا۔ افسوس کہ وہ آج تم انجام دے رہے ہو۔ اور پھر مسلمان کہلواتے ہو۔

چار اور تہمتوں کا ازالہ

اس کے بعد مؤلف نے ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا بے ادب ائمہ مجتہدین سے شر و فساد کرنے والے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بغض و عناد رکھنے والے۔ بزرگوں کی اہانت کرنے والے وغیرہ کہا ہے۔ اس کے جواب میں صرف یہی کہہ دینا کافی ہے کہ ان تمام گندگیوں سے ہم بفضل رب کریم پاک دامن ہیں۔ اس خیال کے جو لوگ ہیں۔ ہم تو انہیں ملعون و مطرود اور رحمت رب سے محروم سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں پر اپنا غضب و غصہ نازل فرمائے۔ کہو آمین! اور اس کے بعد ذرا اپنی فقہ شریف کی ورق گردانی کرو۔ سنو!

فقہ کی کتابوں میں صحابیوں کی برائیاں

آپ کے مذہب کی معتبر تر کتاب اصول شاشی میں ہے۔ کابی ھریرۃ و انس بن مالک یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ غیر مجتہد اور غیر فقیہ تھے۔ بین السطور میں حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ اور آس پاس کے دیہات کے تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو غیر فقیہ لکھا ہے۔ ٹھیک اردو میں لفظ غیر فقیہ کے معنی بے وقوف کے ہوتے ہیں۔ پس ان سینکڑوں صحابیوں کو حنفی مذہب کی معتبر اور اصول کی اعلیٰ کتابوں میں اس طرح تہذیب کے ساتھ گالی دی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربان صاحب ! اب ایمان سے کہئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہ کی بے ادبی کرنے والے کون ہیں۔ شان خاصان رسول ﷺ میں لاف زنی کرنے والے کون ہیں؟ تعجب ہے کہ جان نثاران رسول ﷺ شاگردان پیغمبر تو غیر فقیہ ٹھہریں اور اصول شاشی والے اور نور الانوار والے فقیہ مانے جائیں؟ مجتہدین کرام اور ائمہ عظام کی توہین بھی اگر آپ کو غیر مشتبہ الفاظ میں دیکھنی ہو تو اپنے مذہب کی اعلی اور اصولی کتاب نورالانور میں دیکھئے۔ جس میں دو جگہ لکھا ہے۔ کجھل الشافعی یعنی مثال کے طور پر شافعی رحمہ اللہ کی یہ جہالت ہے۔

اس بے ادبی کو دیکھئے نام کس حقارت سے لیتے ہیں اور پھر انہیں جاہل کہتے ہیں۔ یہ الفاظ شافعی رحمہ اللہ کے متعلق۔

اب تو آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ آپ کے فرقے نے کیا کیا ستم توڑے ہیں۔ اور کس طرح صحابہ رضی اللہ عنہ کی اور ائمہ دین کی سب وشتم سے خبر لی ہے؟ کسی کو ناسمجھ لکھا۔ کسی کو جاہل کہا۔ فالی اللہ المشتکی۔

اگر آپ کو یہ بحث مفصل دیکھنی ہو تو میری کتاب سیف محمدی ملاحظہ فرمائیں۔

محدثین رحمہ اللہ کی بے ادبی کا جواب

پھر آپ نے ایک انوکھی مثال یہ پیش کی ہے کہ محدثین رحمہ اللہ عطار کی طرح ہیں اور فقہ طبیب کے مثل۔ میں کہتا ہوں اول تو یہ مثال غلط ہے اگر بالفرض صحیح بھی ہو۔ تو ہم کہتے ہیں فرض کرو طبیب نے نسخہ لکھا لیکن اگر دوائیں نہ ہوں تو کیا اس کا نسخہ لے کر کوئی چاٹے گا؟ اسی طرح وہ فقہ جو حدیث کے بغیر ہو وہ نسخہ ہے جس کی دوا نہیں ملتی۔ نسخہ مریض کے ہی ہاتھ میں رہے گا اور وہ تڑپ تڑپ کر جان دے دے گا۔ طبیب صاحب بھی بغلیں جھانکتے رہیں گے۔ اور تیمار دار بھی منہ بسور کر رہ جائیں گے۔

وہ فقہ جو حدیث سے نہ ہو جسم ہے جس میں جان نہیں۔ چھلکا ہے جس میں گودا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ سیپ ہے جس میں موتی نہیں۔ آپ جیسے حضرات تو جو چاہیں۔ لکھ دیں۔ لیکن انصاف کی بات تو یہ ہے کہ محدث سے بڑا فقیہ نہیں ہوتا۔ فقیہ انہیں نہیں کہتے جو فرضی صورتیں تراشتے رہ جائیں اور ان پر اپنے گھریلو فتوے لگاتے جائیں۔ فقیہ وہی ہے جسے حدیث رسول ﷺ سے انس و محبت ہو۔

سردار محدثین حضرت امام بخاری کی نسبت حجتہ اللہ میں ہے۔ وکان غرضه .... استنباط الفقه۔ منجملہ اور اغراض کے امام صاحب رحمہ اللہ کی ایک غرض احادیث سے فقہی مسائل کا استنباط کرنا بھی تھی۔ آؤ محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنو! بیہقی میں ہے۔ آپ سے سوال ہوتا ہے کہ علم کی کس حد تک پہنچ کر انسان فقیہ ہو جاتا ہے؟ تو رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینها بعثه الله فقیها الخ۔

تعریف فقیہ

جو امر دین میں میری چالیس حدیثیں یاد کرلے اسے اللہ تعالیٰ فقیہ کرکے اٹھائے گا۔ پس محدثین کرام ہی فقہا ہیں نہ وہ جو رائے قیاس سے شپاشپ مسائل گھڑتے چلے جائیں۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ حجتہ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

فالفقیه یومئذ هو ترثار المتشدق الذی حفظ اقوال الفقهاء قویها و ضعیفها من غیر تمییز و سردها بشقشقه شدقیه۔

یعنی آج تو عوام میں فقیہ وہ کہے جاتے ہیں جو بکو ہوں خوب بکواس کر لیتے ہوں۔ جنہیں کتب فقہ کے بہت سے مسائل یاد ہوں۔ اور بے تمیزی کے ساتھ قوی اور ضعیف میں فرق کئے بغیر انہی کو ادھر ادھر موقع بے موقع کہتے پھریں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف اللہ تعالیٰ کو پکارو

اس کے بعد قربان صاحب نے یہ مسئلہ چھیڑا ہے کہ مردوں کو پکارنا جائز ہے۔ اس کے ثبوت میں السلام علیکم یا اھل القبور۔ کہنا اور تشہد میں السلام علیک ایھا النبی پڑھنا آپ نے وارد کیا ہے۔ اس کی نسبت گزارش ہے۔ کہ حقیقتاً" دونوں یہاں مخاطب نہیں یہ صرف منقول دعا ہے۔ جس طرح چاند دیکھنے کے وقت کی دعا میں ہے۔ ربی و ربک اللہ اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ ظاہر ہے کہ چاند تو کوئی تصرف روحانی نہیں رکھتا۔ آپ کے نزدیک مردوں کو تو تصرف حاصل ہے۔ لیکن شاید آج تک چاند کے او سورج کے تصرف اور اختیار کے آپ قائل نہیں ہوئے۔ اور اگر آپ اس جرم کے بھی پجاری بن گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ کو خبر ہے۔ اس طرح کے خطابات بطور نقل کے تو بہت سے ہیں۔ اور آپ کو بھی ماننا پڑے گا کہ وہ مخاطب سنتے نہیں ہیں۔ مثلاً

یا ابلیس ما منعک اور یا ارض ابلغی ماءک اور یا سماء اقلعی۔

جب ان آیتوں کو پڑھیں گے تو کیا خطاب کی وجہ سے جناب مان لیں گے۔ کہ شیطان ملعون اور زمین و آسمان بھی پکارے جانے کے قابل ہیں۔ اور یہ کہ وہ بھی سنے جاتے ہیں۔ اور یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان ناموں کا بھی اضافہ کر لیں گے؟ سنئے! اللہ تبارک و تعالیٰ کو مصیبتوں کے وقت پکارا جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ ہر حاجت کو پورا کرنے والا ہے۔ ہر دور نزدیک کی پکار کو سننے والا ہے۔ ہر شخص کے حالات سے عالم ہے۔ فی الواقع یہی عقیدہ کسی پیر پیغمبر کی نسبت رکھ کر جو اسے پکارے وہ قطعاً" مشرک و کافر ہے۔ ایمان سے بارہ پتھر باہر ہے۔ خواہ اس نے کسی دیوی کو اور بت کو پکارا ہو خواہ نبی اور ولی، پیر اور فرشتے کو پکارا ہو۔ تم نے ہماری یہ عیب جوئی اچھی کی۔ کیا جو چیز تمہیں بری لگے اس کے بیان کو ہم چھوڑ دیں۔ یا مسئلے کا جو حکم ہو اسے چھپا لیں گے؟ استغفر اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پکارنا شرک ہے

سنو! قرآن پاک میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

ادعو نی استجب لکم — "مجھے پکارو میں تمہاری پکار سنوں گا اور اسے قبول فرماؤں گا۔

اور ارشاد ہوتا ہے کہ

ولا تدع من دون اللّٰہ مالا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین ○ — خبردار اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارنا جو کہ نہ تجھے نفع پہنچا سکے نہ نقصان۔ اگر تو نے ایسا کیا تو تو یقیناً" ظالموں میں ہو جائے گا۔

لیکن تم تو کہتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو حاجت روائی کے لئے اور مشکل کشائی کے لئے پکارتے رہو۔ یا علی اور یا حسین کہہ کر ان سے مرادیں مانگتے رہو سچ تو یہ ہے کہ یہ عمل قرآنی تعلیم کے یکسر خلاف ہے۔ اور خود حنفی مذہب کے بھی خلاف ہے۔ حنفی بھائیو! تمہارے یہ ملا مولوی صرف اپنی روٹیوں کے خیال سے تمہیں حقیقت حال سے باخبر نہیں کرتے۔ ورنہ سنو تمہارے حنفی مذہب کی کتاب شرح فقہ اکبر میں ہے۔

ذکر الحقیقة تصر یحا" با التکفیر باعتقاد ان النبی ﷺ یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والا رض الغیب الا اللّٰہ"

یعنی حنفی مذہب کے کل عالموں نے اسے کافر کہا ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب ہیں۔ کیونکہ یہ عقیدہ قرآن کی اس آیت کے خلاف ہے۔ جس میں ہے کہ زمین اور آسمان میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی غیب کا جاننے والا نہیں ہے۔

تمہارے مذہب کی کتاب شامی میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یکفر بادعاء علم الغیب۔ غیب دانی کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔

تمہارے مذہب کی معتبر کتاب فتاویٰ بزازیہ میں ہے۔

من قال ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر یعنی جو شخص بزرگوں کی نسبت یہ عقیدہ رکھے کہ ان کی روحیں حاظر و ناظر ہیں وہ کافر ہے۔

مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں۔

سمجھو اعتقاد کہ حضرت انبیاء و اولیا ہر وقت حاضر و ناظر انداز ہمہ حال برنداء ما مطلع مے شوند اگرچہ از بعید باشد شرک است۔ یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت انبیاء اولیاء ہر وقت حاضر ناظر ہیں اور ہر حال میں ہمارے پکارنے کو اگرچہ ہم دور سے پکاریں۔ وہ سنتے ہیں اور خبر رکھتے ہیں یہ عقیدہ شرک ہے۔

مالا بدنہ کتاب کلمات الکفر میں ہے۔ "گفت کہ اللہ تعالیٰ و رسول اللہ گواہ کردم یا فرشتہ راگواہ کردم کافر شود"۔ یعنی بوقت نکاح کسی نے کہا کہ میں نے اللہ و رسول ﷺ کو گواہ کیا۔ یا فرشتہ کو وہ کافر ہے۔ اس کی وجہ حاشیہ پر یہ تحریر ہے کہ۔

چرا کہ آں اعتقاد کرد کہ رسول اللہ ﷺ غیب مے دانند مثل اللہ و پیغمبر اللہ در حال حیات غیب غید انست پس چگونہ بعد موت غیب داند"۔

کذافی قاضی خاں یعنی اس کے کفر کی وجہ حضور ﷺ کو مثل رب العالمین غیب داں جانتا ہے۔ حالانکہ حضور ﷺ اپنی زندگی میں غیب دان نہیں تھے۔ تو بعد از موت غیب داں کیسے ہو جائیں گے؟ مثنوی مولانا روم میں تحریر ہے ۔

از کسے دیگرچہ مے خواہی مگر حق زدادن مفلس آمد اے پسرا!

رزق ازوے خواہ نے از غیراو آب ازیم جو مجواز خشک جو

گفت پیغمبر ﷺ کہ جنت ازلہ گرہمی خواہی زکس چیزے مخواہ

یعنی تو اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں سے مانگتا پھرتا ہے شاید تو نے اپنے خیال میں اللہ تعالیٰ کو مفلس سمجھ رکھا ہے تو اپنی روزی وغیرہ کل حاجتیں اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اوروں سے طلب کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی پانی کے لبریز بھرے ہوئے دریا بلکہ سمندر کو چھوڑ کر کسی خشک گھڑے سے پانی طلب کرے۔

حضور ﷺ کی حدیث ہے کہ اگر جنت کے طلب گار ہو تو سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہ پکارو۔ اس سے حاجت روائی و مشکل کشائی طلب کرو۔

پس ایک وہ مسئلہ جو توحید کا ہے جس کا خلاف شرک و کفر ہے۔ جو قرآن میں ہے۔ جو حدیث میں ہے۔ جو فقہ میں ہے۔ جو بزرگ صوفیوں کی زبان پر ہے۔

اس کے بیان سے آپ کو تھرتھری کیسے چھوٹی؟ اللہ سے ڈرو۔ اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے اوپر جھکا رہنے دو۔ یک درگیرو محکم گیر۔ انہیں قبروں اور جھنڈوں' تعزیوں پر اور نشانوں پر اوندھا نہ ڈالو ! آہ ! کلیجہ کٹتا ہے۔ جب دیکھتے ہیں کہ ان جیسے توحید فروش علماء کی وجہ سے ناواقف مسلمان قبروں کے پتھروں پر سجدہ کر رہے ہیں۔ ان کی دھوون پی رہے ہیں۔ ان کی خاک چاٹ رہے ہیں۔ ان پر ہاتھ اور منہ مل رہے ہیں۔ ان سے دعائیں اور التجائیں کر رہے ہیں۔ کوئی بیٹا مانگتا ہے' کوئی مال چاہتا ہے۔ کوئی بیوی طلب کرتا ہے۔ آہ اللہ تعالیٰ کے بندو ! تمہارا وہ سر جسے صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے کے لئے بنایا تھا جس میں ایک رگ' ایک پٹھا' ایک ہڈی۔ کھال کا کوئی حصہ بلکہ ایک بال بھی کسی پیر' پیغمبر' ولی' شہید' فرشتے اور فقیر کا پیدا کیا ہوا نہ تھا اسے تم اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کے سامنے جھکاتے ہو؟ قریب والے سب چیز پر قادر' سب کے مالک اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے غلاموں کو پکارتے ہو؟ ارشاد ربانی ہے۔

ذالک بان اللہ ھو الحق و ان	یعنی اللہ تعالیٰ سچا ہے۔ اور اس کے سوا
مایدعون من دونہ ھوالباطل وان	جسے تم پکارتے رہتے ہو' سب باطل ہیں
اللہ ھو العلی الکبیر ○	اور اللہ بلند اور بڑا ہے۔

دعوت توحید

تم نے قرآنی آواز نہیں سنی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امن یجیب المضطر اذا دعا و یکشف السوء — میرے سوا کوئی نہیں جو بے قرار کی بے کسی کے وقت کی دعا کو سن سکے۔ اور اسے مشکل سے نجات دے دے۔

کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ تعالٰی نے ساری مخلوق سے افضل و اعلٰی حضرت محمد ﷺ کو خاص "خطاب کر کے فرمایا۔ کہ لوگوں میں اعلان کر دو۔

لا املک لکم ضرا ولا رشدا ○ — مجھے تمہارے کسی نقصان نفع کا اختیار نہیں۔

اس پر بھی بس نہ کر کے فرمایا۔ اور یہ بھی اعلان کر دو۔

لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا — مجھے تو خود اپنے نفع نقصان کا بھی اختیار نہیں۔

لوگو! تم نے اللہ کو سمجھا کیا ہے؟ سنو وہ فرماتا ہے۔

ان کل من فی السمٰوٰت والارض الا اٰتی الرحمن عبدا ○ لقد احصاھم وعدھم عداہ وکلھم اتیہ یوم القیمۃ فردا ○ — یعنی زمین آسمان میں جتنے جاندار ہیں' سب اللہ کے غلام ہیں' اس کے سامنے پیش ہونے والے ہیں۔ سب اس کے قبضے اور اس کی قدرت میں گنے چنے ہیں۔ اور ہر ایک قیامت کے دن اس کے سامنے تنہا تنہا جانے والا ہے۔

اپنے مقرب فرشتوں کا ذکر کر کے فرماتا ہے۔

و من یقل منھم انی الہ من دونہ فذالک تجزیہ جھنم — ان میں سے اگر کوئی بھی خدائی کا دعوٰی کرے تو میں اسے جہنم میں جھونک دوں۔

فرماتا ہے۔

ولہ من فی السمٰوٰت والارض کل لہ قانتون ○ — آسمانوں کے فرشتے زمین کے ہر پیغمبر اور تمام جاندار اور بے جان اسی کی ملکیت ہیں۔ اور سب اس کے سامنے دست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بستہ عاجز و اطاعت گزار ہیں۔

مسلمانو! چاہے ان ملا مولویوں کو دنیا دو۔ ان کی جیبیں بھرو۔ لیکن خدارا انہیں دین دے کر بے دین ہو کر اللہ کے سامنے نہ جاؤ۔ یہ تو دین کے ڈاکو۔ توحید کے چور ہیں صحیح چیز تو یہ تھی۔ کہ مردہ بدست زندہ لیکن انہوں نے معاملہ الٹ دیا ہے یعنی زندہ بدست مردہ' قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے۔

لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا اللہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون○	سورج چاند کو سجدہ نہ کرو۔ بلکہ صرف اللہ ہی کو سجدہ کرو۔ جو سب کا خالق ہے۔

یہ ہے تمہارے مذہب کی معتبر کتاب شامی جس میں تحریر ہے۔ لو سجد لغیر اللہ تعالیٰ یکفر۔ یعنی اگر اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرے تو کافر ہو جاتا ہے۔

یہ تو چاہتے ہیں کہ تم قبروں پر ہی جھکے رہو۔ وہیں چڑھاوے چڑھاتے رہو۔ منتیں اتارتے رہو۔ نذریں لے جاتے رہو اور ان کی پانچوں انگلیاں گھی میں رہیں۔ تم ان کے سر کڑاہی میں دو۔ اور پھر سے کلمہ پڑھ لو۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اس کی مزید تفصیل دیکھنی ہو تو میری کتاب "صراط محمدی" ملاحظہ فرمایئے۔ یاد رہے کہ السلام علیک کی جگہ بعض سے السلام علی النبی پڑھنا بھی مروی ہے۔ پھر تو یہ استدلال ہی گیا۔ اسی طرح سلام میت میں بعض حدیثوں میں داد قوم ہے بعض میں السلام علی اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین ہے پس یہ دوسرا استدلال بھی گیا۔

قربان صاحب نے اتنی چالاکیاں اپنی کتاب میں کھیلی ہیں کہ جن کا شمار مشکل ہے۔ اور شاید اس کی وجہ یہ ہوئی ہے کہ انہوں نے سمجھا۔ اولاً تو میری کتاب اہلحدیث کے ہاتھ میں جائے گی ہی کیوں؟ دوسرے بالفرض اگر گئی بھی تو ایسی کتاب کو پڑھے گا ہی کون؟ اور بالفرض کسی نے دیکھ بھی لیا تو علماء کو کیا خبر؟ اور اگر بالفرض علماء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہاتھوں میں پڑ گئی تو وہ اسے ردی میں ڈال دیں گے۔ کون جواب لکھتا ہے؟

لیکن مسکین کو کیا خبر تھی کہ سر منڈواتے ہی اولے پڑیں گے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو قربان صاحب اتنی جرات نہ کرتے کہ یہ لکھیں کہ ہم ابراہیم حنیف کی وجہ سے حنفی کہلواتے ہیں۔ پھر لکھتے ہیں کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کنیت رکھی۔ الخ وغیرہ۔ انھیں یہ نہیں معلوم کہ خود امام صاحب اپنی کنیت کے بابت کیا فرماتے ہیں سنئے ! امام صاحب فرماتے ہیں۔

لا یکتنی بکنیتی بعدی الا مجنون — یعنی یہ کنیت میرے بعد وہی رکھے گا جو نرا گدھا ہو۔ بالکل پاگل ہو' پورا مجنوں ہو۔

امام صاحبؒ کے پڑپوتے ابراہیم کہتے ہیں۔

رأینا عدۃ اکتنو ابھا فکان فی عقولھم ضعف — یعنی ہم نے خود دیکھا کہ جن لوگوں نے یہ کنیت رکھی سب پاگل ہی ہو گئے۔

(ملاحظہ ہو تاریخ خطیب بغدادیؒ)

اور اگر آپ کو تفصیل دیکھنی ہو تو میری کتاب مترجم امام محمدی ملاحظہ فرمالیں۔ یقین ہے کہ اب آپ ایسی کچی بات کہتے ہوئے ذرا جھجکیں گے بشرطیکہ اس کنیت کے ایک حصے نے آپ کے ذہن کے کسی حصے میں کوئی خاص بگاڑ پیدا نہ کیا ہو۔ آپ حنفی ہیں حنیفی نہیں ہیں۔ جو آپ اس لفظ پر اور اس نسبت پر کوئی قرآنی آیت اپنی فضیلت میں لا سکیں۔ قرآن پاک تو امام صاحبؒ سے پہلے اتر چکا تھا۔ اس میں آپ جو چوتھی صدی کے بعد کی پیدائش ہیں' آئے کہاں سے؟ اللہ تعالیٰ تمھاری عقل پر رحم کرے۔

تردید بدعت

مؤلف صاحب نے اس کے بعد اپنی حدیث دشمنی کا ایک اور ثبوت دیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ "یہی وجہ ہے کہ احناف نیت نماز سے پہلے یہ آیت انی وجھت الخ پڑھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیتے ہیں۔

میں کہتا ہوں یہ بھی تمہاری بدترین بدعت ہے اور حدیث اور سنت کے خلاف ہے۔ حدیث میں تو ہے۔ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوٰۃ کبر ثم قال الخ (نسائی) اور حدیث میں ہے۔ ان رسول ﷺ اذا قام یصلی تطوعا قال اللہ اکبر وجھت وجھی الخ۔ یعنی آنحضرت ﷺ اللہ اکبر تکبیر تحریمہ کے بعد انی وجھت وجھی الخ پڑھتے تھے۔ لیکن مؤلف صاحب نے حدیث کے خلاف یہ کہا کہ نیت نماز سے پہلے اسے پڑھ لے۔ ہر جگہ اللہ کے رسول کی مخالفت کریں۔ لیکن ہیں یہ چاہنے والے رسول کے۔ اہلحدیث ہر فرمان رسول ﷺ کو سر آنکھوں پر رکھیں لیکن ان کی رٹ یہی ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے منکر ہیں۔ تلک اذا قسمۃ ضیزیٰ ○

پھر جتنی دعا مولف نے ذکر کی ہے حدیث میں اتنی نہیں۔ بلکہ اس سے زیادہ ہے پھر اس میں مؤلف نے اپنے مذہب کی بھی مخالفت کی ہے۔

حنفیوں کے دو گروہ

حقیقت یہ ہے کہ حنفیوں میں اس وقت دو گروہ ہیں۔ ایک تو قبر پرست، تعزیہ پرست، مولود خواں۔ یہ گروہ اپنے تئیں بریلوی۔ یا رضائی وغیرہ کہلواتا ہے۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو اپنے آپ کو دیوبندی کہلواتا ہے۔ ہے۔ ان دونوں گروہوں کا حال وہی ہے جو قرآن نے ان لفظوں میں بیان کیا ہے۔ تحسبھم جمیعا وقلوبھم شتی۔

تو انہیں ایک سمجھ رہا ہے حالانکہ ان کے دل ایک نہیں۔

بلکہ ایک ایک سے الگ ہے۔ دیوبندی بریلویوں کو کافر و مشرک کہتے ہیں۔ اور بریلوی دیوبندیوں کو بھی اس سے دوسرے نہیں چھوڑتے۔ ہمیں اس وقت یہ کہنا ہے۔ کہ بریلوی جماعت کے تو چھوٹے بڑے سارے کے سارے ہی علم کے پاس سے بھی نہیں نکلے۔ آپ عمر بھر ان کی باتیں سنیں۔ لیکن ان میں سے ایک کو بھی قرینے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گفتگو کرنے والا نہ پائیں گے۔ یہ تو بے پر کی اڑانے والے۔ بے روح کے جسم ہیں۔ ان کا عمل جہاں قرآن و حدیث پر نہیں وہاں فقہ پر اور حنفی مذہب پر بھی نہیں یہ تو اپنے بزرگوں کی بڑھائی ہوئی تکلوں کی ڈور اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے ہیں۔ ورنہ ہمارا ان سے سوال ہے کہ بتائیں کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے کب مولود کیا؟ انہوں نے کب تعزیہ داری کی؟ انہوں نے کب عرس کے بہانوں سے میلے کئے؟ انہوں نے کب رجبی منائی؟ انہوں نے کب معراج کی رات چراغاں کئے؟ انہوں نے رجب کے کونڈے کب کئے۔ انہوں نے شعبان کی پندرہویں کو کب عید منائی؟ کب حلوے پکائے؟ کب فاتحہ دلوائی۔ کب روحوں کو کورے برتنوں پر پرشاد دیا؟ کب آتش بازی چھوڑ کر روحوں کو ڈرایا؟ کب چنوں پر ختم پڑھا؟ کب تیجے' دسویں چالیسویں کئے؟ کب برسیاں منائی؟ کب تبرک کی روٹیاں دیں۔ کب چالیس دن تک روح کا آنا مانا؟ کب تیرہ تیزی کا تہوار منایا؟ کب آخری بدھ کی عید منائی؟ کب مہندیاں اور دلدل نکالے؟ کب سانگ بھرے؟ کب قوالیاں سنیں؟ کب قبروں پر رنڈیوں کے مجرے کرائے؟ کب قبروں پر لوگوں کے سر جھکوائے؟ کب قوالوں کے فحش شعروں پر ناچے' اور کب تھرکے؟ کب انہیں غزلیں سن کر وجد آیا۔ کب انہوں نے مجاور بن پر جھاڑو بتی کی خدمت انجام دی؟

انہوں نے کب مخلوق میں سے کسی کو عالم الغیب حاجت روا اور مشکل کشا سمجھا؟ انہوں نے کب صلوٰۃ غوثیہ ادا کی؟ انہوں نے کب لکھی اور ہزاری روزے رکھے؟ انہوں نے کتنے تعزیے بنائے؟ کہاں کہاں بیٹھائے؟ کب رویوڑی گٹا ان پر چڑھایا؟ کب اپنے بچوں کے سر پر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کی چوٹی رکھی؟ کب تاشے اور نقارے پیٹتے ہوئے تعزیوں کو شہروں میں گشت لگایا؟ کون سا امام باڑہ بنا کر وہاں مجلس عزاداری قائم کی؟ کون سے مرثیے پڑھے؟ کون سے جنگ نامے اور کربلا نامے تصنیف کئے؟ اے رضائیو! اور بریلویو! کیوں اللہ کو' رسول کو' ائمہ دین کو' اسلام کو' اور اپنے مذہب کے امام صاحب کو بدنام کرتے پھرتے ہو؟ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگوں پر طوفان نہ باندھو ورنہ تم میں سے کوئی آئے اور خود تمہارے مذہب کی فقہ کی معتبر کتابوں میں سے' امام صاحبؒ سے ان کارناموں میں کسی کا بھی صریح' صحیح ثبوت دے تو اللہ تعالیٰ کی قسم ہم مان لیں گے۔

برادران! ان مولویوں کو مجبور کرو۔ ان افعال کا ثبوت امام صاحبؒ سے صراحت و صحت کے ساتھ طلب کرو۔ اگر یہ نہ پیش کر سکیں تو تمہیں بھی تمہارے رب کی قسم ہے کہ انہیں اور ان کے ساتھ ان بدعتوں کو چھوڑو۔ ورنہ یاد رکھو! قیامت کے دن نہ یہ مولوی کام آئیں گے۔ نہ یہ ملا تمہاری قبروں میں سوئیں گے۔ نیکیاں کرو' سنت پر عمل کرو۔ توحید کو مضبوط تھامو۔ ! تاکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہو سکو!

نماز سے پہلے کی دعا

خیر مجھے یہ عرض کرنا تھا کہ اس جگہ قربان علی صاحب نے خود حنفی مذہب کا بھی خلاف کیا ہے۔ یہ ہے حنفی مذہب کی عالی کتاب ہدایہ شریف۔ جس کے اول حصے کے ۸۶ صفحہ کی تیرہویں سطر میں لکھا ہے۔

عن ابی یوسف انہ یضم الیہ قولہ انی وجہت وجھی الی آخرا۔	مطلب یہ ہے کہ اللہ اکبر کہ کر پھر سبحانک اللھم الخ پڑھ کر انی وجہت الخ بھی آخر تک پڑھے۔ یہ مذہب ہے امام ابو یوسفؒ کا۔

لیکن امام محمدؒ اور خود ابوحنیفہؒ کا مذہب یہ ہے۔ کہ تکبیر تحریمہ کے بعد صرف سبحانک اللھم پڑھے۔

پس اس غیر مقلد قربان علی صاحب مولف راہ صواب نے یہاں فقہ اور خصوصاً امام صاحبؒ کا بھی اختلاف کیا ہے۔ آپ کے مذہب کی کتاب در مختار میں ہے۔

فلا یضم وجہت و جھی الا فی النافلۃ	یعنی وجہت الخ کا اضافہ نہ کرے بجز نافلہ کے۔

آپ کے مذہب کی کتاب شامی میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحق ان قراته قبل النية و بعد ها قبل التكبير لم تثبت عن النبی ﷺ ولا عن اصحابه۔	یعنی حق بات یہ ہے کہ انی وجہت کی نیت نماز سے پہلے یا نیت نماز کے بعد تکبیر اولیٰ سے پہلے پڑھنا نہ تو آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے نہ آپ ﷺ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے

امید ہے کہ اب حنفی مذہب کی لاج رکھ کر مؤلف صاحب اپنی اس بدعت سے توبہ نامہ شائع کر دیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تہمت

پھر لکھتے ہیں۔ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام احناف کے طریقہ پر عمل فرمائیں گے“۔ میں چاہتا ہوں کہ ان مقلدین کی اس یاوہ گوئی کو اولاً تو تفصیل سے بیان کروں۔ پھر اس کی تردید بھی ناظرین کے سامنے رکھ دوں' یہ اس لئے کہ آپ کو یقین ہو جائے کہ تقلید کی محبت میں یہ کس قدر اندھے بہرے ہو گئے ہیں۔ اور بڑے بڑے انبیا بالخصوص کلمتہ اللہ و روح اللہ و نبی اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کس طرح یہ بہتان تقلید باندھتے ہیں۔ پس سنئے!

گپ یا گپوڑا

شیخ چلی کے قصے' فسانہ عجائب کے فسانے' طوطا مینا کی کہانیاں' طلسم ہو شربا کی گپیں تو دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ لیکن مذہبی رنگ میں اس سے بھی زیادہ مضحکہ خیز۔ جھوٹ' حیا سوز بکواس' بے تکی گپ' بلا قرینہ کا کذاب' بعض نشہ تقلید کے بدمست لوگوں نے بک دیا ہے۔

چنانچہ بعض وہ لوگ جو اپنے آپ کو مقلد' حنفی المذہب مانتے ہیں۔ اور ان کے پرمذاق دل نت نیا سامان تفریح پیدا کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں' انہوں نے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے وقت کی راگنی الاپی ہے۔ اور جھوٹ بکا ہے۔ جس سے شیطان بھی شرمائے۔ اپنے نزدیک تو وہ گویا امام ابوحنیفہؒ کی تعریف و توصیف کرتے ہیں۔ ان کی فضیلت و منقبت بیان کرتے ہیں۔ لیکن دراصل اگر امام صاحب زندہ ہوتے تو غالباً ان پر کفر کا فتویٰ دے دیتے یا ان کے لئے کوئی سخت سے سخت سزا تجویز کرتے۔ یہ دشمنان حضرت امام صاحبؒ لکھتے ہیں۔ کہ من جملہ اور بہت سی کرامتوں کے امام صاحبؒ کی ایک کرامت یہ بھی ہے کہ:

پہلا باب

خضر علیہ السلام ہر دن صبح کو ان کے پاس آ کر علم دین سیکھا کرتے تھے۔ پچاس برس تک برابر یہ تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ امام صاحبؒ کا انتقال ہو گیا۔ چونکہ خضر علیہ السلام کی تعلیم ابھی تک مکمل نہیں ہوئی تھی اس لئے انہیں سخت صدمہ ہوا۔ جناب باری میں عرض کی۔ کہ اللہ العالمین اس غلام کی اگر تیرے ہاں کچھ قدر ہو تو ابو حنیفہؒ کو اجازت دے کہ وہ قبر سے مجھے تعلیم دیا کریں۔ اور میں شریعت کا پورا علم ان سے حاصل کر لوں۔ آسمان سے جواب ملا۔ خضر تم امام صاحبؒ کی قبر پر جاؤ اور جو چاہو سیکھو۔ اور اپنے ارمان پورے کرو۔ چنانچہ حضرت خضر نے اسی طرح صبح کے وقت بلاناغہ ان کی قبر پر جانا شروع کر دیا۔ اور امام صاحبؒ نے بھی انہیں قبر میں سے حسب عادت پڑھانا شروع کر دیا۔ ۲۵ برس تک یہ پڑھتے رہے اور وہ پڑھاتے رہے۔ یہاں تک کہ کل علم سیکھ لیا۔ جب خضر کی دستار بندی ہو گئی تو اللہ تعالیٰ سے عرض کی پروردگار اب مجھے کیا حکم ہوتا ہے۔ آسمان سے ندا آئی کہ اب عبادت میں مشغول ہو جاؤ اور حکم ثانی کا انتظار کرو۔

دوسرا باب

"ماوراء النہر میں ایک شخص تھا۔ ابو القاسم قشیری۔ اس کا باپ تو مر چکا تھا۔ ماں زندہ تھی۔ یہ شخص اپنی والدہ کی بہت خدمت کرتا تھا۔ اور اسے ہر وقت راضی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتا تھا۔ جوانی کی عمر میں اسے علم دین حاصل کرنے کا ولولہ اٹھا' ماں کی خدمت میں حاضر ہوا۔ باادب عرض کیا کہ :۔

"مجھے تحصیل علم کے لئے جانے کی اجازت دیجئے۔" ماں بھی بہت دین دار' متقی' پرہیز گار تھی۔ خیال کیا کہ اگر روکتی ہوں تو خیر سے روکنے والی بنتی ہوں۔ اگر اجازت دیتی ہوں تو اس کی جدائی پر صبر نہیں ہو سکے گا۔ اور پھر میرا اس کے سوا اور کون ہے۔ صبر کی سل کلیجہ پر رکھ کر کہا کہ جاؤ ! جان مادر تمہیں اللہ تعالیٰ کو سونپا۔ ابوالقاسم ایک اور شخص کو اپنے ساتھ لے کر ماں سے رخصت ہو کر خوشی خوشی بخارا کی طرف طلب علم کے لئے چلے۔

تیسرا باب

"ماں کی نظروں سے بیٹے کا غائب ہونا تھا کہ کوہ غم ان پر ٹوٹ پڑا۔ صبر کی رسی ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ آنکھیں ساون بھادوں برسانے لگیں۔ جی بے قرار ہو گیا' تلملانے لگیں' دروازے پر ہی بیٹھ گئیں اور رو رو کر جناب باری میں عرض کرنے لگیں۔ الٰہی ! میں نے کھانا پینا' سونا' رہنا اپنے ذمہ حرام کر لیا ہے۔ جب تک کہ اپنے نور نظر کو نہ دیکھ لوں۔ تمہیں بھی اللہ کی لاڈلی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا بھی دل رکھ دیا۔

"قشیری جو اپنے ساتھی کے ساتھ چلے۔ رات کو ایک جگہ قیام کیا۔ پاخانے کے لئے باہر نکلے۔ اتفاق سے سارے کپڑے پیشاب میں لت پت ہو گئے۔ گھبرا گئے واپس آکر ساتھی سے کہا کہ تم تو جاؤ۔ میں تو گھر واپس جاتا ہوں۔ اس پہلی منزل میں تو نجاست میرے کپڑوں کو لگی۔ شاید دوسری منزل میں جسم کو لگ جائے۔ اور پھر شاید تیسری منزل میں روح کو بھی ناپاک کر دے۔ بس میں اس سفر سے باز آیا۔ اس سے تو اچھا تھا کہ میں ماں کی خدمت میں ہی رہتا۔

الٹے پاؤں واپس آئے دیکھا کہ بڑھیا ماں سے جس جگہ جدا ہوئے تھے۔ وہ وہیں بیٹھی ہیں۔ سخت پریشان اور غمگین ہیں۔ آنکھوں سے آنسو تھمتے نہیں۔ ان کے سلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے وہ چوکنا ہو گئیں اور خوش ہو کر انہیں لے کر گھر آئیں۔

چوتھا باب

"قشیری کے اس فعل پر اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوا۔ اور خضر علیہ السلام سے کہا کہ قشیری نے اپنی والدہ کو خوش کیا ہے۔ میں بھی اس سے خوش ہوں۔ اس لئے تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم قشیری کے پاس جاؤ اور جو کچھ تم نے اپنے استاد ابوحنیفہ سے سیکھا ہے وہ سب انہیں گھر بیٹھے سکھا دو۔ چنانچہ حضرت خضرؑ ان کے پاس آئے اور فرمایا تو نے طلب علم کے لئے سفر کیا اور پھر اپنی ماں کو رضا مند کرنے کے لئے واپس چلا آیا' اس لئے مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم کو گھر بیٹھے کو پڑھاؤں۔

قشیری نے ان کی شاگردی شروع کی۔ اور حضرت خضرؑ روزانہ بلاناغہ آکر انہیں پڑھا جایا کرتے تھے۔ تین برس میں قشیری نے وہ کل علوم حضرت خضرؑ سے سیکھ لئے جو انہوں نے ایک برس میں سیکھے تھے۔ پچاس برس کی زندہ تعلیم اور ۲۵ برس کی مردہ تعلیم۔ اب قشیری بے نظیر عالم اور کل حقائق ودقائق سے آگاہ ہو گئے۔

پانچواں باب

"قشیری خود بڑے صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔ بہت سے لوگ ان کے شاگرد ہوئے۔ اور مرید بنے۔ انہوں نے ایک ہزار کتابیں تصنیف کیں۔ اور اب تک جو علم سینے میں تھا۔ آج کتاب میں آیا۔ زاں بعد اپنے ایک راسخ الاعتقاد مرید کو بلایا۔ اور کہا مجھے ایک ضروری امر پیش آیا ہے۔ تم میری یہ کتابیں لو اور ایک صندوق میں بند کرو۔ اور دریائے جیحون میں ڈال آؤ۔

ان کے سامنے وہ ایک ہزار کتابیں گن کر صندوق میں بند کر کے ان کے سپرد کیں۔ مرید جب امانت شیخ کو لے کر چلا تو دل میں خیال آیا کہ میں شیخ کی ان متبرک کتابوں کو کیسے دریا برد کروں۔ اور اگر نہ کروں تو شیخ کی خفگی کا خیال ہے۔ بہت سوچ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچار کے بعد سوچا کہ آؤ۔ اسے تو حفاظت سے رکھ دوں اور شیخ سے جا کر کہہ دوں گا کہ حضرت دریا میں ڈال آیا۔

چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور شیخ سے جا کر کہہ دیا کہ پیرو مرشد میں اس صندوق کو دریا میں ڈال آیا۔ شیخ نے پوچھا پھینکتے وقت دریا سے کوئی نئی بات ظاہر ہوئی۔ اب مرید سٹ پٹایا اور کہا۔ حضرت وہاں تو میں نے کوئی خاص بات نہیں دیکھی۔

شیخ نے کہا پھر تم نے اسے دریا میں ڈالا ہی نہیں۔ جاؤ۔ میرا حکم مانو اور اس صندوق کو دریا میں ڈال آؤ۔ مرید متفکر و متردد ہو کر دوبارہ چلا گیا۔ مگر اب کی مرتبہ بھی شیخ کی کمائی کو ضائع کرنے کی جرات نہ ہوئی۔ پھر آ کر کہہ دیا کہ حضرت ڈال آیا۔ پیر صاحب نے پھر پوچھا علامت بتاؤ؟ کہا علامت تو کوئی ظاہر نہیں ہوئی۔ پیر صاحب سخت ناراض ہوئے اور غصے میں فرمایا کہ تم میری اطاعت کیوں نہیں کرتے۔ تم فوراً" جاؤ اور جس طرح میں کہتا ہوں اس صندوق کو دریا میں ڈال آؤ۔ بالکل پس و پیش نہ کرو۔ مرید جبراً" کرہاً" چلا اور دل کو مضبوط کرکے اس صندوق کو دریا میں ڈال ہی دیا۔

چھٹا باب

صندوق کے دریا میں پڑتے ہی ایک ہاتھ نکلا۔ اور صندوق کو لے لیا مرید اولا" تو جھجکا پھر دل کڑا کر کے پوچھا تو کون ہے؟ اور اس صندوق کو کیا کرے گا۔ پانی میں سے آواز آئی گھبراؤ نہیں، میں شیخ کی اس امانت کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مؤکل ہوں۔ میں نے اسے سنبھال لیا آپ آرام سے جایئے اور شیخ کو مطلع کیجئے۔ مرید حیران و پریشان شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا قصہ بیان کیا۔ شیخ جی سے عرض کی جناب مجھے تو فرمایئے کہ اس گراں بہا رقم کو دریا برد کرنے کی کیا وجہ تھی؟ پیر جی نے فرمایا سنو!

ساتواں باب

جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو انجیل تو ان کو مل جائے گی۔ لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کہیں گے کہ مجھے اللہ کا حکم یہ نہیں کہ میں انجیل پر عمل کراؤں بلکہ شریعت محمد ﷺ پر عمل کرنے اور کرانے کا حکم مجھے ہوا ہے۔ کتب محمدیہ لاؤ! تاکہ میں ان کے مطابق عمل کروں۔ لوگ ادھر ادھر چاروں طرف گھومیں گے ہر طرف تلاش کریں گے۔ لیکن شریعت محمدیہ ﷺ کی کوئی کتاب ہاتھ نہ لگے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سخت متحیر ہوں گے۔ کہ اب کیا کروں۔ کس طرح لوگوں کو شرع محمدی بتلاؤں۔ تنگ آکر اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے۔ باری تعالیٰ حکم تو یہ ہے کہ شریعت محمد ﷺ پر عمل کروں۔ اور یہاں شریعت محمدیہ کی کوئی کتاب نہیں ملتی۔ اب فرمایئے کیا کروں؟ ارشاد ہو گا۔ نہر جیحون پر جاؤ اور وہاں دو رکعت نماز پڑھو۔ پھر کہو۔ اے ابوالقاسم قشیری کے صندوق کے امین مجھ کو صندوق دے دو۔ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ میں نے دجال کو قتل کیا ہے۔

آٹھواں باب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب خوش ہو کر نہر جیحون پر جائیں گے۔ وہاں بحضور قلب دو رکعت نماز ادا کریں گے۔ اور نہر کے کنارے کھڑے ہو کر باادب عرض کریں گے۔

"اے ابوالقاسم قشیری کے صندوق کے محافظ صاحب میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ وہ صندوق قشیری نے مجھے دینے کے لئے آپ کے سپرد کیا ہے۔ آپ وہ امانت مجھے عطا فرمایئے۔ میں نے دجال کو قتل کر دیا ہے۔ میں اب شریعت پر عمل کرنے میں حیران ہوں۔ مجھے ان کتابوں کا صندوق عطا فرمایئے۔"

نواں باب

"پانی شق ہو گا اور غیبی مرد اس صندوق کو سربمہر پیش کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اسے کھولیں گے تو دیکھیں گے کہ ایک ہزار کتاب ابوالقاسم کی لکھی ہوئی سربمہر اس میں موجود ہیں۔ ان پر اب وہ خود بھی عمل کریں گے اور ساری دنیا کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی پر عمل کرائیں گے۔ حضرت عیسیٰ بھی حنفی ہو کر رہیں گے۔ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی۔

دسواں باب

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھیں گے۔ بتاؤ جبرائیلؑ! قشیری کو یہ مرتبہ کیسے ملا؟ جبرائیلؑ کہیں گے کہ ماں کو راضی رکھنے کی وجہ سے۔ (انیس الجلساء)

یہاں تک بھی خیریت تھی کہ کوئی انیس الجلساء کا سا مصنف ہی کہہ ڈالتا' اتنا ہی نہیں بلکہ درمختار مصری جلد اول صفحہ نمبر ۴۲ میں لکھا ہے۔ یحکم بمذھبہ عیسیٰ علیہ السلام یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی حنفی مذہب کے مطابق عمل اور حکم کریں گے۔

شارح لکھتے ہیں تتبع فیہ القھستانی یعنی قہستانی بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حنفی مذہب ہوں گے۔

اس افسانے کی تردید

میں کہتا ہوں کہ اس سرتاپا غلط واقعہ مضحکہ خیز قصہ بیان کرتے ہوئے بھی شرم نہ آئی۔ خیال فرمایئے۔ کہ حضرت خضر زندہ موجود ہیں۔ لیکن نہ تو دربار محمدی ﷺ میں کبھی حاضری دیتے ہیں۔ نہ خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے کسی سے ملتے ہیں۔ نہ اولو العزم بزرگ ذی علم اصحاب سے کچھ سیکھتے پڑھتے ہیں۔ بلکہ امام صاحبؒ کے منتظر رہتے ہیں۔ ان کے زمانہ میں حاضر خدمت ہوتے ہیں اور ۷۵ برس تک ان کی جوتیاں سیدھی کرتے رہتے ہیں۔ وہ خضر جن کی نسبت اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعلمناہ من لدنا علما ○ ہم نے انہیں خاص اپنے پاس کا علم سکھایا تھا۔

جن کی شاگردی کے لئے موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر اللہ سے دعا کریں۔ کہ وہ آج ایک احاد امت کے شاگرد بنتے ہیں۔ اور اس قدر کند ذہن ثابت ہوتے ہیں۔ کہ ۷۵ برس تک پڑھتے ہیں۔ جب جا کر کچھ قابل بنتے ہیں۔ اس سے تو ان کے شاگرد قشیری ہی اچھے رہے کہ تین برس میں ۷۵ برس کا آموختہ چھین لیا۔

بھائیو! خضر کی زندگی کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ محدثینؒ کا قریب قریب اجماع ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ دلائل بھی اس کے کافی وافی موجود ہیں۔ "اصابہ" ملاحظہ ہو۔ مگر یہاں نہ صرف خضر علیہ السلام کی زندگی بلکہ سلسلہ تعلیم و تعلم بھی ثابت کیا جاتا ہے۔

قشیری کو دیکھئے کیا سوجھتی ہے کہ امام کے علوم کے خزانوں کو دریا برد کر دیتے ہیں۔ کاش کہ آج وہ کتابیں علماء حنفیہ کے ہاتھوں میں ہوتیں تاکہ انہیں مذہب کے پھیلانے میں پوری سہولتیں ہو جاتیں۔

ہمیں نہایت رنج کے ساتھ اس بات کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ حنفی مذہب تو صدہا سال ہوئے دریا برد ہو گیا۔ آج جو کچھ باتیں بعد والوں نے نکالی ہیں وہ امام صاحبؒ کے سر تھوپی جاتی ہیں۔ ورنہ اصلی باتیں تو امام صاحبؒ نے خضرؑ کو بتائیں۔ خضرؑ نے قشیری مرد کو اور قشیری نے انہیں سپرد سمندر کر دیا۔ سلسلہ منقطع ہو گیا۔ پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ تب سلسلہ کا چوتھا شخص دنیا پر رونما ہو گا! آج تو غائب غلہ ہے۔

وہ عیسیٰ علیہ السلام جو کلمتہ اللہ روح اللہ ہیں وہ امام صاحبؒ کے شاگرد ٹھہریں۔ قرآن نہ حدیث پر عمل کریں۔ اور ابوحنیفہؒ کی فقہ پر عمل کریں حالانکہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ امکم منکم اور اس جملہ کی تفسیر میں راوی حدیث ابن الذئب فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امکم بکتاب ربکم عزوجل و سنۃ بنبیکم ﷺ — یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہاری پیشوائی کریں گے۔ کتاب اللہ قرآن شریف اور سنت رسول اللہ حدیث شریف سے۔

(صحیح مسلم جلد اول ص ۸۷ مطبوعہ انصاری)

پھر تعجب پر تعجب اور اس عقیدہ کے رکھنے والے کے کفر پر دلالت کرنے والی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل تو مل جائے گی لیکن قرآن کریم نہ ملے گا۔ جس کی حفاظت کا ذمہ دار خود رب العالمین ہے۔ فرماتا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون○ — اس ذکر کو ہم نے نازل فرمایا اور اس کی حفاظت بھی ہمارے ذمہ ہے۔

سبحان اللہ! ابوحنیفہؒ کی کتابوں کی تو اس طرح حفاظت ہو لیکن ابوالقاسم محمد مصطفیٰ ﷺ کی کتابیں اس طرح برباد ہو جائیں کہ روئے زمین پر پتہ بھی نہ چلے۔ اور سب سے بڑھ چڑھ کر اس قصہ کو جھوٹ ثابت کر دینے والی بات یہ ہے کہ خود ابوالقاسم قشیری حنفی مذہب نہیں۔ خضر اور عیسیٰؑ کے لئے حنفی مذہب پسند کریں۔ لیکن آپ خود اس پر عمل نہ کریں۔ یہ عجیب مخمصہ ہے۔

اور سنئے! امام صاحبؒ نے قبر میں سے خضر کو پڑھا دیا۔ لیکن افسوس اب خاموش ہیں حالانکہ ان کا پڑھایا ہوا سب دریا برد' نقش بر آب ہو گیا۔ ضرورت تو اب ہے نہ کہ جب تھی۔ عصائے پیر بجائے پیر۔

پھر خضر کے بخل کو ملاحظہ فرمایئے۔ کہ قشیری کو ایک ہزار کتابیں لکھوا دیں۔ لیکن حضرت عیسیٰؑ کو ایک بھی لکھوانے کے لئے تشریف نہیں لائے۔ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کو ناخوش رکھا تھا؟ قرآن پاک تو فرماتا ہے

برا بوالدتی — ماں کے ساتھ بہت سلوک کرنے والے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ناظرین کرام! ہماری حیرت کی تو کوئی انتہا نہیں۔ یہ الٹے بانس بریلی کو کیسے؟ امتی تو نبی کا تابع ہوتا ہے۔ لیکن یہاں تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ نبی امتی کا تابع ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نبی ہیں اور حضرت ابوحنیفہؒ امتی ہیں۔ اور حضرت عیسیٰؑ کو ابوحنیفہؒ کا مقلد بتایا جاتا ہے۔ فالعیاذ باللہ۔ ایک مجتہد کو تو دوسرے مجتہد کی تقلید کرنا بتلائی جائے مگر ایک نبی کو مجتہد کا مقلد بنانے میں شرم نہ آئے۔ کہاں تک لکھوں۔ سچ تو یہ ہے کہ اس ناپاک قصہ کے سننے کی ایک بھی سچے مسلمان میں تاب نہیں۔ حافظ سیوطیؒ اپنے رسالہ اعلام میں لکھتے ہیں۔ مایقال انہ یحکم بمذھب من المذاھب الاربعۃ باطل لا اصل لہ یعنی یہ جو کچھ کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان چار مذہبوں میں سے کسی ایک مذہب کی پیروی کر کے لوگوں میں بھی اسی کے مطابق حکم کریں گے۔ یہ بالکل بے اصل، جھوٹ اور بدزیب باطل ہے۔

اس کہانی کو لے کر ہمارے قربان صاحب نے بھی اپنے بھیک کے ٹکڑوں میں ایک کا اضافہ کر لیا۔ سنو تمہارے مذہب کی معتبر تر کتاب شامی شریف میں بھی منقول ہے۔

ھذا کلام باطل لا اصل لہ ولا تجوز حکایتہ الا لردہ	یہ ساری کہانی محض غلط اور جھوٹ ہے۔ بالکل بے اصل اور پاد ہوا ہے۔ اسے بجز تردید کرنے کے اور کسی طرح ذکر کرنا ہی حرام ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ باوجودیکہ میرا ارادہ اس رسالہ کو بہت مختصر کرنے کا تھا لیکن اس بحث کو طول ہو گیا۔ یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ یہ ایک بالکل نئی چیز ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ خود حنفی حضرات بھی اپنے ہاں کے گپوڑے سے واقف ہو جائیں۔ اور قربان جیسے مولوی صاحبان بھی آئندہ اسے زبان پر نہ لائیں۔ اللہ توفیق دے۔

تیرھویں تہمت کا ازالہ

اس کے بعد مؤلف نے لکھا ہے کہ ابن عبدالوہاب کا عمل اور فتویٰ ہے کہ جمیع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقلدین مشرک و کافر ہیں۔ اس کا جواب سنئے! یہ غلط ہے۔ بلکہ تمہارے مذہب کی معتبر کتاب شامی میں ہے۔ کہ وہ خود حنبلی مذہب ہیں۔ دوسرے یہ کہ تم انہیں ابن عبدالوہابؒ کی طرف نسبت کرتے ہو۔ تمہارے بڑے اس جماعت کو عبدالوہابؒ کی طرف نسبت کرتے رہے۔ ملاحظہ ہو تمہارے مذہب کی معتبر کتاب شامی۔ کہو تم سچے اور وہ جھوٹے۔ یا تم جھوٹے اور وہ سچے؟

سنو! نجدیوں کا عقیدہ سنو! شیخ عبداللہ شیخ محمد بن شیخ عبدالوہابؒ اپنے ایک رسالہ کے صفحہ ۴۶ پر لکھتے ہیں۔

وانا نکفر الناس علی الاطلاق .... الا من هو مانحن علیه .... فجوابنا .... روی عنا شیئا من ذالک او نسبه الینا فقد کذب علینا وافترٰی۔ یعنی ہماری نسبت ہمارے دشمنوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ ہم اپنی جماعت کے سوا سب کو کافر کہتے ہیں۔ یہ محض جھوٹ، افترا، کذب، دروغ اور بہتان ہے۔

مؤلف کی غلطیاں

مؤلف کی یہ دیانت داری بھی قابل داد ہے کہ میری کتاب "دلائل محمدی" حصہ دوم کی تردید کے لئے ۱۳۴۰ھ کا مطلوبہ ایڈیشن سامنے رکھتا ہے۔ اور ۱۳۵۲ھ ذی الحجہ کے جدید ایڈیشن کو وہ چھوتا بھی نہیں۔ حالانکہ ۱۳۵۴ھ جمادی الثانی میں وہ اپنی کتاب چھپواتا ہے۔ اور مؤلف صاحب کو یہ بھی یاد رہے۔ جمادی عربی زبان کا لفظ ہے۔ مؤنث ہے۔ اس لئے یہ جمادی الاخریٰ یا جمادی الثانیہ کہا جاتا ہے۔ نہ کہ جمادی الثانی۔ لیکن آپ کو ان باتوں کی تمیز کہاں؟

آپ کا یہ اعتراض بھی لغو ہے کہ ٹائیٹل کے میرے القاب میری طرف سے ہیں۔ جیسے آپ عربی نہیں جانتے ایسے ہی غالباً" آپ نے اس سے پہلے کوئی کتاب بھی نہیں لکھی۔ ورنہ آپ جان لیتے کہ ٹائٹل مطبع والے کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس میں جو الفاظ تعریفی ہوں وہ اہل مطابع کی طرف سے ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تردید شرک

لولاک الخ کی حدیث موضوع ہے۔ لیکن آپ کو حدیث اور سند حدیث سے کیا لگاؤ؛

دافع البلاء والوباء فقط اللہ ہے اللہ کے سوا دوسرے کو ایسا ماننے والا مشرک ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتا ہے۔

"ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو" اگر خود تجھے اللہ تعالیٰ کوئی نقصان پہنچائے۔ تو اسے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ نہ تو نہ اور کوئی۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

پس بلاؤں کا دفع کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ اکیلا ہی ہے۔ قاسم الرزاق بھی۔ آنحضرت ﷺ نہیں ہیں۔ یہ وصف بھی جناب باری عزوجل کا ہے۔ فرماتا ہے۔ ان اللہ ھو الرزاق ذوالقوۃ المتین ○ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر ○ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں۔ للہ خزائن السمٰوات والارض۔

افسوس ! الٰہی کے اوصاف تم نے اللہ کے بندوں میں ثابت کرنے شروع کئے۔ اور لا الہ الا اللہ کو توڑ دیا۔

سنو ! رزاق اور روزیوں کا بانٹنے والا اللہ ہے۔ خزانے سب اسی کے ہیں۔ جسے چاہے کم دے' جسے چاہے زیادہ دے۔ جسے چاہے در در سے در۔ در کرائے جسے چاہے عزت و سلطنت کا جھولا جھلائے۔

چودھویں تہمت کا ازالہ

پھر ہمیں ایک الزام دیا ہے اور اس کا حوالہ دیا ہے سرما لکم ہیلی کی کتاب کا۔ بس یہ ہے ان کی علمیت کا تھیلا۔ اور یہ ہے ان کے حوالوں کی جان۔ ایک انگریز مسلمانوں کی مذہبی حالت سے اور وہ بھی اندرونی جزئی حالات سے کیا واقفیت رکھے گا۔ پھر اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تقلید پر قربان ہو کر مسلمانوں کو ایک اندھا دھند الزام دینا یہ کون سی دیانت ہے؟

الزام یہ ہے کہ ہم حضور ﷺ کو اپنا بڑا بھائی سمجھتے ہیں۔ اس کا جواب سنئے ہمارا عقیدہ ہے کہ۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ساری مخلوق سے افضل سید الاولین ولآخرین، شفیع المذنبین، بلکہ شفیع النبیین حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اور اگر لفظ بھائی کے اطلاق سے آپ کو انکار ہے۔ تو اسی کو آپ بے ادبی خیال کرتے ہیں تو سنئے۔

آنحضرت کو بھائی کہنا

قرآنی اصطلاح اور حدیث کے الفاظ میں یہ چیز نمایاں طور پر موجود ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ والی عاد اخاھم ھودا۔ والی ثمود اخاھم صالحا۔ والی مدین اخاھم شعیبا آولقد ارسلنآ الی ثمود اخاھم صالحا۔ واخوان لوط۔ اخوھم نوح۔

ان آیتوں میں بھی پیغمبروں کو ان کے قوم کے بھائی کہا گیا ہے۔ قرآن کریم کی ایک آیت اور بھی ہے۔ جس میں ذرا سا بھی ایمان ہو اس کے لئے اس مسئلہ میں بالکل کافی شافی جواب ہے۔ ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے اول مخاطب آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں انہی کو خطاب کرکے قرآن کریم فرماتا ہے۔

فان تابواو اقامو الصلوٰۃ واٰتو الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین۔	اگر یہ توبہ کرلیں اور نمازوں کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ ادا کریں تو دین میں وہ سب تمہارے بھائی ہیں۔

پس اس آیت میں سچے مسلمانوں کو خود اللہ نے اپنے نبی ﷺ کے ساتھ بھی بھائی کا لقب دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کے لئے اس لفظ کا استعمال نہ تو بے ادبی ہے۔ اور نہ آپ کی توہین ہے۔ نہ خلاف شرع ہے۔ خود حضور ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ انت اخی۔ (بخاری شریف) تم میرے بھائی ہو۔ آپ فرماتے ہیں۔ وددت لو انا رأینا اخواننا الخ میری چاہت ہے کہ کاش کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے الخ۔ مراد اس سے آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو آپ کے بعد آئیں گے۔ فرماتے ہیں۔

اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم۔ لوگو! اپنے رب کی ہی عبادت کرو اور اپنے بھائی (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اکرام کرو۔

پس ان اور ان کے علاوہ اور بہت سی سندوں کے ہوتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء کی نسبت بھائی کا لفظ بولنے کو موجب اہانت قرار دینا اپنے علم کا نوحہ اور اپنے ایمان کا ماتم کرنا ہے۔ اسلام کے لحاظ سے قرآن و حدیث کی اصطلاح سے' انما المؤمنون اخوة کی عمومیت سے' یہ مسئلہ صاف' واضح اور غیر مشتبہ طور پر ثابت ہے سب کا دین ایک ہے۔ اس لئے سب بھائی بھائی ہیں۔

ابی الا سلام لا اب لی سواہ
اذا افتخروا بقیس او تمیم
القوم اخوان صدق بینهم سبب
من المودة لم یعدل به نسب

باقی رہا درجہ اور فضیلت اس میں تو نہ کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا ہوا ہے نہ ہو گا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید تشفی چاہتے ہو تو میری کتاب صدائے محمدی پڑھو۔ اس کے بعد مؤلف نے کچھ ذاتی حملے کئے ہیں جن کے جواب کی طرف توجہ کرنے کی ہمیں چنداں ضرورت نہیں۔

انعامی وعدہ:

اس کے بعد چونکہ ہم نے لکھا تھا کہ حنفیہ میں سے اگر کوئی صاحب امام کے پیچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمد نہ پڑھنے کی' رفع الیدین نہ کرنے کی' جہری نماز میں آمین بالجہر نہ کہنے کی مرفوع صحیح صریح غیر مجروح حدیث پیش کرے۔ تو سو روپیہ لے لے۔ میری کتاب کے حوالے سے راجکوٹ سے ایک رسالہ شائع ہوا۔ اس نے اس رقم کا مطالبہ کیا۔ اس کے جواب میں میں نے لکھا کہ میری شرط کے مطابق کوئی صحیح غیر مجروع مرفوع حدیث اس میں تم نے پیش نہیں کی۔ اس لئے انعام کے حقدار نہیں ہو۔ اس پر بھی اگر تمہیں اصرار ہے تو عدالت کی معرفت وصول کر سکتے ہو۔ کیونکہ وہاں یہ معلوم ہو جائے گا کہ آیا میری شرط پوری ہوئی یا نہیں ہوئی؟

اس مطلب کے الفاظ کو بگاڑ کر قربان شاہ نے ہم پر اعتراض کیا ہے کہ یہ اسی آیت کے خلاف ہے جس میں حکم ہے کہ فیصلہ قرآن و حدیث سے کر لو۔

بندۂ خدا

ایک شرط پر ایک انعام مقرر کیا۔ اب کیا قرآن کی کوئی آیت بتلائے گی کہ اس نے یہ شرط پوری کر دی؟ لہٰذا اسے یہ انعام دے دو۔ یا کوئی حدیث اسے بتلائے گی اس کا حل تو اسی طرح ہو گا کہ تیسرے زندہ شخص کو حاکم بنایا جائے۔

اس کے بعد وہ لن ترانی کے لیے لیتے ہوئے اپنی جماعت کی نسبت لکھتے ہیں۔ کہ وہ مختلف فیہ مسئلہ کو اولی الامر (علماء شرع) میں پیش کر کے فتویٰ لیتے ہیں۔

اختلاف کے فیصلے کا قرآنی طریقہ!

میں کہتا ہوں کہ یہی وہ غلطی ہے جس نے آپ کو خطرات میں ڈال دیا ہے مختلف فیہ مسائل کو اولی الامر کی طرف لوٹانے کا حکم نہیں بلکہ قرآن کے الفاظ یہ ہیں۔

فان تنازعتم فی شیٍٔ فردوہ الی اللہ والرسول۔	مختلف فیہ مسائل کو قرآن و حدیث سے سلجھا لیا کرو جس میں جھگڑا واقع ہو اسے اللہ رسول کی طرف لوٹاؤ۔

یہاں یہ نہیں فرمایا۔ کہ اولی الامر کی طرف لوٹاؤ۔ لیکن تم لوگ تو جب تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں اپنا بیان نہ ملاؤ تمہیں چین نہیں پڑتا۔ یہاں تو تم نے صریح تحریف کی اور نہایت چالاکی اور بے باکی سے لکھ دیا کہ آیت کا یہی مطلب ہے۔

اللہ کے بندے ! فرمان ربانی اللہ رسول ﷺ کی طرف لوٹانے کا ہے۔ تم علماء شرع کی طرف لوٹاتے ہو اور اسے آیت کا مطلب بتاتے ہو؟ تحریر تمہاری اتنی بد ہے کہ بات منہ سے نکالنے سے پہلے گالیاں بکتے ہو۔ صرف اس ایک فقرے میں آپ نے چھ گالیاں بکی ہیں۔ یہ ہے آپ کی شرافت کی دلیل۔

ناظرین ! میری تحریر میں کہیں سختی پائیں تو ان کی سختی کو بھی سامنے رکھ لیں۔ اور حدیث البادی اظلم کو اور آیت جزآء سیئة سیئة مثلها۔ کو اور آیت وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به کو بھی سامنے رکھ لیں۔!

اولی الامر کا بیان :

اولی الامر کی تفسیر آپ نے کی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ' صحابہ کرام ' علماء ' فقہا ' حکام اور پیران طریقت۔ اس کی نسبت گذارش ہے کہ پھر آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کو واجب کیوں نہیں کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید سے آپ کو کس چیز نے روکا؟ صحابہ کرام کی تقلید آپ نے امت پر فرض کیوں نہ کی؟ پھر کیا وجہ کہ تمام علماء وقت کی آپ تقلید نہیں کرتے۔ کیا باعث جو کل فقہا کو آپ نے اس منصب سے گرا دیا؟ اور حکام اور پیران طریقت کی تو واللہ ایک ہی کہی۔ اب حاکموں کی تقلید کرو۔ حلال حرام ان کی زبان پر رکھو اور مزے کرو۔ موجودہ پیران طریقت کی تقلید میں سوائے گیسو درازی کے بحالت وجد باقاعدہ ناچ ناچنے طبلے کی تھاپ اور سارنگی کے سروں پر جھومنے کے۔ امردوں کے گانے اور بیسواؤں کے گلے سننے کے اور کیا حاصل ہو گا؟

سنئے ! دراصل اولی الامر کی مستقل اطاعت قرآن نے بتلائی ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے لفظ اطیعوا آیت میں موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعت کے لئے بھی لفظ اطیعوا موجود ہے۔ لیکن اولو الامر کی اطاعت کے لئے یہ لفظ موجود نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اولو الامر کی اطاعت مستقل نہیں۔ بلکہ ان کی اطاعت اس امر میں ہے جو آیت یا حدیث وہ ہمیں پہنچائیں ان کی اطاعت مقید ہے اسی لئے اس کے بعد ہی ارشاد ہوا۔ کہ مسائل مختلف فیہا میں صرف قرآن و حدیث ہی سند ہے۔ یہاں اولو الامر کا لفظ نہیں لائے پوری آیت یوں ہے۔

یاایها الذین امنوآ اطیعوا اللّٰه واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیئی فردوہ الی اللّٰه و الرسول ان کنتم تؤمنون باللّٰه والیوم الاخر ذالک خیر و احسن تاویلا ○(سورہ النساء)	پس آیت کا موجب و لازم تقلید کی حرمت ہے۔ کیونکہ اختلافی چیز کا فیصلہ صرف قرآن و حدیث سے ہی ہے۔ اور اسی کو شرط ایمان قرار دیا ہے جو شخص اپنے اختلاف کو ان دو کے سوا تیسرے سے فیصلہ کرائے وہ ایمان سے خالی اور محض کورا ہے۔ اولی الامر کی نسبت فرمان رسول ﷺ موجود ہے۔

حنفیہ کے استدلال کا جواب:

من امرکم منهم بمعصیة اللّٰه فلا سمع ولا طاعة	ان میں سے جو تمہیں قرآن و حدیث کے خلاف حکم کرے پھر نہ تو اس کی سنو نہ مانو!

فرماتے ہیں۔

انما الطاعة فی المعروف	یعنی اطاعت صرف قرآن و حدیث میں ہی ہے۔

اور حدیث میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔ یعنی کسی مخلوق کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نہیں ہے۔

ایک اور بات بھی گوش گزار کر دوں۔ تین کی اطاعت کا فرمان ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اولی الامر۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان تو نہ تنازع نہ اختلاف۔ لیکن اولی الامر میں اختلاف ممکن بلکہ موجود ہے۔ کیونکہ ان کے پاس وحی نہیں آتی۔ اگر یہ واجب الاتباع ہی سمجھے جائیں تو ایک حلال کہتا ہے ایک حرام کہتا ہے۔ دونوں کی اطاعت کا حکم ہے تو اس حکم کی بجا آوری بداہتہ" محال ہے۔ اور جس حکم کی بجا آوری اور تعمیل محال ہو اس کا حکم کرنے والا کبھی حکیم نہیں ہو سکتا۔ اور اللہ حکیم ہے پس یہ حکم اللہ نہیں ہو سکتا۔ چلتے چلتے ایک بات اور بھی سن لیجئے۔

آیت کے مخاطب صحابہ کرام ہیں۔ اگر تمہارے کہنے کے مطابق یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ اس سے مراد یہ چاروں بزرگ مجتہد' ائمہ اربعہؒ ہی ہیں۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیتا ہے کہ تم ان چاروں کی یا بقول تمہارے ان چار میں سے ایک کی تقلید کرو۔

اب ہم جناب سے پوچھتے ہیں کہ جب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بزرگان دین تھے ہی نہیں۔ تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی تقلید کیسے کرتے؟ امر محال کا حکم اللہ ہونا بھی محال ہے۔ پس یہ دعویٰ کرنا اور اس آیت سے یہ استدلال کرنا بالبداہت باطل ہو گیا۔

برادران! علم الٰہی اور حکومت شرعی کے جامع چاروں خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ پھر ان میں سے کسی ایک کی تقلید کو نہ آپ نے فرض مانی۔ نہ کی۔ نہ ان میں سے کسی کی طرح آپ منسوب ہوئے۔ پھر چاروں اماموں کی تقلید اور ان کی طرف نسبت یہ فرض کیسے ہو گی؟

اور سنئے! اگر امت پر مثلاً امام ابو حنیفہؒ کی تقلید ان کے زمانے میں فرض ہو گئی؟ تو امام مالکؒ جو ان کے سولہ سال بعد دنیامیں آئے اس تقلید سے کیوں مستثنیٰ ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شافعیؒ کو اور امام احمدؒ کو امام اول سے اختلاف کرنے کا کیا حق رہ گیا؟ بس تقلیدی وائرے میں یہ تینوں بزرگ بھی محصور رہتے تو کم از کم آج مسلمانوں میں ایک ہی تقلید ہوتی۔ یہ کیا کہ چار کی تقلید تم نے قائم کر کے مسلمانوں کو چار سمت بانٹ دیا ہے۔ اس کے ایکے کو توڑ دیا۔ جو مسلمانوں میں اسلام نے واجب قرار دیا تھا۔ مزید تفصیل دیکھنی ہو تو میری کتاب طریق محمدی ملاحظہ فرمایئے۔

جواب اعتراض:

فاستمعوا کے ترجمے کے متعلق نہ تو آپ نے اعتراض کو سمجھا نہ جواب کو اور لگے جواب لکھنے۔ برادرم! پھر سے بغور میری کتاب "دلائل محمدی" کی عبارت کو اور اس کے جواب کی عبارت کو پڑھیئے تو معلوم ہو جائے گا کہ مقصد صرف اتنا ہے کہ اردو ترجمے کے الفاظ میں عربی لفظوں کی ٹھیک رعایت ضروری نہیں۔ صرف بیان مطلب مقصود ہے۔ اس کے خلاف جو اعتراض مجیب کا تھا اس کے جواب میں لکھا گیا تھا کہ اگر تم فاقرؤا کے ترجمے کو اس وجہ سے غلط کہتے ہو تو فاستمعوا کا تمہارا ترجمہ غلط ٹھہرے گا۔ یہ ایک الزامی جواب تھا لیکن آپ نے بات کا بتنگڑ بنا دیا۔

جواب اعتراض:

اس طرح ہم نے لکھا تھا کہ آیت اذا قرئ القران کو درحقیقت سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنے سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اگر آپ کی بات مان لی جائے اور ترکی بہ ترکی جواب دیا جائے۔ تو اس کے بعد کی آیت کو بھی اسی معنی میں لینا چاہیئے۔ اس طرح بھی مسئلہ یہی ٹھہرے گا کہ امام کے پیچھے مقتدی کو الحمد شریف پڑھنا چاہیئے۔

جواب اعتراض:

پھر اس پر تفسیر بیضاوی اور تفسیر ابن جریر وغیرہ کا حوالہ دیا تھا۔ لیکن آپ اس الزامی جواب کو بھی نہیں سمجھ سکے۔ رہا جناب کا اس سے بدکنا کہ اوپر کی آیت واذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریٔ جس میں جمع کے صیغے ہیں اور یہاں آیت واذکر میں واحد کے صیغے ہیں۔ اور یہ لکھنا کہ "ہم پوچھتے ہیں کہ واحد اور جمع دونوں کا حکم ایک کیوں کر ہو گیا؟" اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کو قرآن پر عبور حاصل نہیں۔ ورنہ ایسی کچی بات نہ کہتے۔ قرآن پاک میں تو خطابت کی یہ شان بہت سے مقامات پر ہے۔ لیجئے ایک سن بھی لیجئے۔ ارشاد ہے۔

اذا یریکھم اللہ فی منامک قلیلا ولوارٰکھم کثیراً لفشلتم ولتنازعتم فی الامر۔

دیکھئے! اوپر کے تین خطابات میں لفظ واحد ہے۔ اور پھر دو خطاب میں لفظ جمع ہے۔

جواب اعتراض:

آپ نے یہ خوب اعتراض کیا کہ سننے اور چپ رہنے کا حکم اور دل میں یا آہستہ پڑھنے کا حکم اللہ تعالیٰ کیوں فرمانے لگا؟ اے جناب! بہتر تو یہ تھا کہ یہ اعتراض آپ خود اللہ تعالیٰ پر کرتے جس کی ایک صفت ہے۔ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون○ یعنی اللہ تعالیٰ سے کوئی باز پرس نہیں کر سکتا۔ اور وہ سب سے باز پرس کر سکتا ہے۔

یا پھر اپنے اصولی حضرات سے دریافت فرماتے جو یہ مانتے ہیں کہ قرآن کی ایک آیت میں خاموشی کا حکم ہے۔ دوسری میں قرات کا حکم ہے۔ ملاحظہ ہو کہ آپ کے مذہب کے اصول کی کتاب نور الانوار۔ اصول شاشی وغیرہ۔ دل میں پڑھنے اور زبان میں پڑھنے میں بھی آپ کو الجھن ہوتی ہے اس کی نسبت بھی سنئے!

انسان پڑھتا ہے لیکن آہستہ آواز سے دل ہی دل میں یعنی اور لوگ نہیں سن سکتے۔ یہ ہے دل میں پڑھنا اور زبان سے پڑھنا۔ آپ کو تو اپنے مذہب پر بھی نظر نہیں۔ دیکھئے ہدایہ میں ہے۔ ادنیٰ الجھر ان یسمع نفسہ جہر کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی قرات آپ سنے۔ اسی میں ہے ثمہ المخافتۃ ان یسمع نفسہ یعنی دل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پڑھنا یہ ہے کہ اپنی قرات آپ سنے کہیے! میرے کلام میں تناقض ہے۔ یا آپ کے صاحب ہدایہ کے کلام میں؟ تفسیر کبیر جس کا آپ نے حوالہ دیا ہے اس میں ہے۔ والمراد بذکر اللّٰہ فی نفسه کونه عارفا بمعانی الاذکار التی یقولها بلسانه یعنی دل میں یاد کرے۔ مراد یہ ہے کہ جو زبان سے کہیں اس کے معنی مطلب کو دل سے سمجھیں۔ پس دل میں پڑھنے اور زبان سے پڑھنے میں کوئی تناقض و تعارض نہیں۔

جواب اعتراض:

ترجے پر جو آپ کا اعتراض ہے۔ اس کی نسبت سے تفسیر قرآن کے مطابق آیت کا مطلب بیان کیا گیا ہے۔ لیکن آپ اسے اصل ترجمہ سمجھ کر چکرا رہے ہیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ تفسیر بیضاوی کی اصل عبارت ہماری تائید نہیں کرتی۔ یہ تو آپ کی صداقت کا کرشمہ ہے۔ ورنہ تفسیر کسی ثالث کے سامنے رکھ کر فیصلہ کرا لو!

آپ کا یہ لکھنا بھی غلط ہے کہ تفسیر کبیر میں اس کی تردید نہیں ہے۔ کیونکہ خود آپ لکھتے ہیں۔ یہ مقولہ امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے۔ پھر امام رازی رحمہ اللہ کا ہے۔ پھر امام رازی رحمہ اللہ اسے کیسے رد کر سکتے ہیں؟ جو مقولہ آپ نے نقل کیا ہے۔ وہ تو اعتراض ہے۔ کسی معترض کا نہ کہ مقولہ ہو امام رازیؒ کا۔ بلکہ امام صاحب نے تو اسے بہت زور سے ثابت کیا ہے کہ آیت واذا اقری کے مخاطب کفار ہیں مسلمان نہیں۔

ثنا بہ حالت قرأت:

آپ کا یہ لکھنا کہ حنفیوں کے نزدیک بہ حالت قرات امام مقتدی کو ثنا پڑھنے کے احکام ہی نہیں۔ یہ بھی آپ کی اپنے مذہب سے ناواقفیت ہے۔ سنئے درمختار میں ہے۔ وقیل فی المخافتة یثنی آہستہ قرأت والی نماز میں مقتدی امام کو قیام کی حالت میں پائے تو کہا گیا کہ وہ ثنا پڑھ لے۔ آپ کے مذہب کی کتاب قاضی خان میں ہے

لو ادرک الامام بعد اشتغل بالقراة قال ابن الفضل لا یثنی و قال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر ہ یثنی۔ یعنی مقتدی نماز میں شامل ہو اس حالت میں کہ امام قراءت پڑھ رہا ہو تو ابن الفضل کا قول ثنا نہ پڑھنے کا ہے۔ لیکن اوروں کا قول ہے کہ ثنا پڑھ لے آپ کی مذہب کی کتاب ذخیرہ میں اس کی وجہ بھی لکھی ہے۔

وہ یہ کہ امام کی ثنا خوانی مقتدی کی ثنا خوانی نہیں۔ پس اگر اس نے ثناء پڑھی۔ تو ترک سنت لازم آئے گا۔ گونگے کا قرات نہ کرنا اس کی بے بسی کے باعث ہے۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا۔ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں۔

ایک الزامی جواب بھی سنتے جاؤ۔

منفرد ہونے کی حالت میں تو آپ کے مذہب میں بھی ہر شخص پر قرات ہے۔ پھر گونگا تو اس حالت میں بھی کچھ نہیں پڑھتا۔ مہربان من! لکھنے سے پہلے سمجھ بھی لیا کیجئے۔ کہ کیا لکھ رہے ہیں؟

یا رسول اللہ ﷺ کی بحث:

اس کے بعد مصنف لائن سے نیچے اتر گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! کہہ کر پکارنا جائز ہے۔ اس کی نسبت سنئے! یا رسول اللہ ﷺ کہہ کر حضور ﷺ کو پکارنے والا اگر آپ کو حاضر ناظر جانتا ہے اگر عالم الغیب سمجھتا ہے۔ اگر آپ کو دور اور نزدیک کی پکار کا سننے والا سمجھ کر پکارتا ہے۔ اگر آپ کو حاجت روا، مشکل کشا، دافع البلا جان کر پکارتا ہے تو بلاشک یہ پکارنا ناجائز ہے۔ بلکہ شرک ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے۔

امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء ....الایۃ

"یعنی سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جو بے قرار دل کی فریاد کو، اس کی پکار کو جب وہ پکارے سن سکے اور اس کی برائی کو دور کر سکے۔"

حدیث شریف میں ہے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من صلی علی غائبا" ابلغته (شعب الایمان) جو مجھ پر درود پڑھے ہیں پہنچایا جاتا ہوں۔

معلوم ہوا کہ خود آپ درود والے کا درود بھی نہیں سنتے۔ قرآن پاک فرماتا ہے۔

فاذ کرو اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبکم ○ اللہ کو یاد کرو۔ اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے۔

انسان کی یہی تین حالتیں ہیں ان تینوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی یاد اس پر فرض کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا نام لینا سکھایا گیا پھر اللہ تعالیٰ کے نام کی جگہ دوسرے کا نام لینا حق خداوندی دوسرے کو دینا ہے اور یہی شرک ہے۔

سنئے! آپ کے مذہب کے مقتدا مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی" مجموعہ فتاویٰ میں لکھتے ہیں۔

یہ عقیدہ خلاف عقائد اہل اسلام بلکہ منجرالی الشرک ہے۔ ہر شخص کی ندا کو ہر جگہ سے ہر وقت سننا خاص ہے۔ پروردگار عالم کے ساتھ کسی مخلوق میں یہ صفت نہیں۔

اور سنئے! ظاہر ہے کہ یا اللہ! کہنا عبادت ہے۔ تو یارسول اللہ! کہنا بھی عبادت ہوئی۔ وہ عبادت اللہ تعالیٰ کی ہوئی یہ عبادت رسول ﷺ کی ہوئی۔ لا الہ الا اللہ بتلاتا ہے کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے تو اس حق کو دوسرے کو دینے والا یقیناً" مشرک ہوا۔ قرآنی تعلیم ہے۔ ایاک نعبد ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ پھر غیر کی عبادت کیسی مزید بحث صفحہ نمبر پر ملاحظہ ہو۔

ناظرین کرام! سچ تو یہ ہے کہ ایسے بے اصول لوگ بھی ہم نے کم دیکھے ہیں۔ میری کتاب "دلائل محمدی" میں سورہ فاتحہ' آمین بالجہر' اور رفع الیدین کی بحث تھی۔ اس کا جواب لکھا گیا۔ میں نے اس کا جواب الجواب لکھا۔ اس کے جواب میں حیدر آبادی صاحب نے قلم اٹھایا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ہماری دلیلوں کو توڑتے اپنی دلیلیں ان مسائل پر لاتے۔ لیکن یہ تو علمی کارنامہ تھا اس سے عاجز آکر مؤلف "راہ صواب" کہیں رکیک حملے کرتے ہیں۔ کہیں بڑوں کو کوستے ہیں۔ کہیں تہمتیں اور بہتان رکھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ کہیں غیر متعلقہ بحثیں چھیڑتے ہیں۔ کوئی پوچھے کہ قراءت فاتحہ خلف الامام کو یارسول اللہ کی ندا سے کون سا تعلق تھا؟ لیکن جب مسکین کے پاس تیر ختم ہوتے ہیں تو پتھر پھینکتے ہیں۔ جب وہ بھی ختم ہوتے ہیں تو خاک اڑانے لگتے ہیں۔ جب وہ بھی نہیں ملتی تو کیچڑ اچھالنے لگتے ہیں۔ پھر اس کے خاتمہ پر منہ چڑانے لگتے ہیں۔

اس کے بعد ان کا اعتراض ہے کہ ایک آیت کے شان نزول دو کیوں ہو گئے؟ اے جناب اگر آپ کو قرآن کریم سے کوئی لگاؤ ہوتا تو آپ اس اعتراض کو زبان پر نہ لاتے۔ ایک آیت کے کئی کئی شان نزول بھی ہوتے ہیں۔ اور خود جناب نے جو تسلیم کیا ہے کہ حنفی مذہب میں آیت واذا قریٔ القران کے شان نزول میں خطبہ اور نماز۔ پس اپنا اعتراض آپ نے خود ہی واپس لے لیا۔

تفسیر کبیر سے سورہ فاتحہ کا ثبوت:

آپ کا یہ فرمانا کہ تفسیر کبیر میں امام اعظم رحمہ اللہ صاحب کا قول معہ دلائل موجود ہے۔ یہ بھی ایک چوری ہے۔ ورنہ اس تفسیر میں تو آپ کے مذہب کی پوری تردید ہے چنانچہ صفحہ ۳۴۲ پر ہے۔

السوال الثالث وهو المعتمد ان نقول الفقها اجمعو اعلیٰ انه یجوز تخصیص عموم القرآن بخبر الواحد فهب ان عموم قوله تعالیٰ "واذا قریٔ القرآن فاستمعو اله وانصتوا" یوجب سکوت الما موم عند قرأة الا مام الا ان قوله علیه الصلوٰة والسلام لا صلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب و قوله لا صلوٰة الا بفاتحة الکتاب اخص من ذالک العموم وثبت ان تخصیص عموم القرآن بخبر الوا حد لازم فوجب المصیر الی تخصیص عموم هذه الایة لهذا الخبر و هذا السؤال حسن۔

مطلب یہ ہے کہ اگر ہم حنفیوں کی تمام چون و چرا کو تسلیم کر بھی لیں۔ تو ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں کہ یہ تو اجماعاً" ثابت ہے کہ قرآن کریم کے عام کی تخصیص حدیث سے ہو سکتی ہے۔ تو قرآن کی اس آیت میں جو عام طور پر چپ رہنے اور سننے کا حکم ہے اس میں سے مقتدی کا الحمد امام کے پیچھے پڑھنا مخصوص ہے کیونکہ حدیث میں آ چکا ہے۔ کہ جو الحمد شریف نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ اور حدیث میں ہے کہ کوئی نماز نہیں' بغیر سورہ فاتحہ کے اور سری نمازوں کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ولا دلا لة فیها علی هذا الحالة یعنی آیت کی کوئی دلالت اس پر نہیں۔ باوجود اس قدر کھلی تحریر کے پھر بھی اپنی بات کو غلط حوالے سے زور دار بنانا کتنی کمزوری ہے؟

چاروں مذہب کی آپس میں کشمکش:

یہ بھی خوب کہا کہ "تفاسیر میں ہے تا کہ ہر متعلقہ مقلد کو فائدہ پہنچے" بھائی تم دوسروں کے فائدے کے خواہاں کب سے ہوئے۔ تم چاروں مذہب والوں میں تو اتنی عداوت ہے گویا باپ مارے کا بیر ہے۔ ہر ایک کی حد الگ الگ ہے۔ یہاں تک کہ کعبے میں تم نے نویں صدی میں چار مصلے قائم کئے۔ ۸۰۱ میں تم نے اللہ تعالیٰ کے گھر کو بھی چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ تقریبا چھ سو سال تک تمہاری یہ بدعت جاری رہی۔ اب چودھویں صدی میں مجدد اعظم حضرت سلطان ابن سعود رحمہ اللہ الودود نے اس بدعت کو مٹایا اور حکم قرآنی پر اللہ کی مخلوق کو مجبور کر دیا۔ واتخذوا من مقام ابرهیم مصلی۔

تمہارے مذہب کی کتاب سراجیہ میں ہے۔

ار تحل الی مذهب الشافعی یعنی جو حنفی ہو پھر شافعی ہو جائے تو اسے

یعزر تعزیری سزا دی جائے گی۔

تمہارے مذہب کی معتبر کتاب شامی میں تمہیں تعلیم دی گئی ہے کہ خبردار! کسی کو ایسی دلیل نہ بتلانا۔ جس سے تمہارا مذہب رد ہوتا ہو وہ تم سے کچھ بھی پوچھے تم اپنے مذہب کی ہی کہے جانا۔ عبارت ملاحظہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لان علیہ ان یجیب بما یعتقدہ ولیس لہ ان یدلہ علی ما یھدم مذھبہ۔

ناظرین ! ذرا ان مذاہب اربعہ کا میل جول دیکھئے۔ اور حنفی مذہب کے فقہاء کی اس تعلیم پر غور کیجئے۔ درمختار میں لکھا ہے۔

لو قیل الحنفی ما مذھب الامام الشافعی فی کذا وجب ان یقول قال ابو حنیفۃ کذا۔

یعنی اگر کوئی شخص کسی حنفی مذہب والے سے پوچھے کہ فلاں مسئلہ میں امام شافعیؒ کا قول کیا ہے؟ تو اس پر واجب ہے کہ جواب میں کہے کہ قول ابو حنیفہؒ یہ ہے۔

سنا آپ نے؟ سوال از آسماں جواب از ریسماں۔ یہ صرف اس لئے کہ کہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول پسند کر کے' مطابق دلیل پا کر حنفی مذہب کو یا حنفی مذہب کے قول کو کوئی چھوڑ نہ دے۔ اس لئے تعلیم دی جاتی ہے۔ کہ گو سائل امام شافعیؒ کا قول پوچھے تم قول امام ابو حنیفہؒ ہی بتلاتے رہو۔

آپ کا یہ لکھنا کہ خطبے اور نماز دونوں کے لئے یہ آیت اتری ہے۔ آپ کے راجکوٹی مجیب کے خلاف ہے۔ انہوں نے تو کہا ہے کہ یہ قول کسی دانا آدمی کا ہو ہی نہیں سکتا۔ اب فرمائیے۔ آپ دونوں میں سے کون دانا اور کون نادان؟

مؤلف کا غلط دعویٰ :

آپ کا کہنا کہ حنفیوں کے نزدیک خطبے میں بھی سننے اور چپ رہنے کا حکم ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ آپ کے مذہب کی کتاب ہدایہ میں ہے۔ کہ خطبے کے وقت امام سے آیت صلوا علیہ الخ سن کر دل میں درود پڑھ لے۔ آپ کے مذہب کی درمختار میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والصواب انه یصلی علی النبی ﷺ عند سماع اسمه فی نفسہ — یعنی حضور ﷺ کا اسم گرامی سن کر دل میں درود شریف پڑھ لے۔

ملکہ اسی کتاب میں ہے۔

کان ابو یوسف ینظر فی کتابه و یصححه۔ — یعنی بحالت خطبہ امام ابو یوسفؒ اپنی کتاب دیکھتے اور اس کی صحت کرتے تھے۔

یہ ہے خطبے کا استماع اور یہ ہے اسکے لئے انصات۔

اعتراضات اور جوابات:

آپ کا یہ کہنا کہ رد کفار صاحب تفسیر کبیر کا اپنا خیال ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ وہ کہتے ہیں وفی الایة قول خامس اس آیت کی تفسیر میں پانچواں قول مفسرین کا یہ ہے۔ آپ کا یہ فرمان کہ سورہ فاتحہ کی مقتدیوں کے سوا اوروں کو حنفی مذہب میں تاکید شدید ہے۔ یہ بھی آپ کی بے خبری کا علم ہے اور بے علمی کا جھنڈا ہے۔ سنئے آپ کے مذہب کی کتاب ہدایہ میں ہے۔

ادنی ما یجزئ من القرأة فی الصلوٰة اية عند ابی حنیفة — یعنی کم سے کم ایک آیت کا پڑھ لینا نماز کی قرات کے لئے امام صاحبؒ کے نزدیک کافی ہے۔

بتلاؤ! مقتدیوں کے علاوہ الحمد شریف کی تاکید شدید کہاں رہی؟ اور یہ بھی سن لو کہ امام صاحبؒ کے نزدیک یہ آیت بھی ضروری نہیں۔ بلکہ صرف اس کا ترجمہ ہی کر لینا کافی ہے۔ ملاحظہ ہو یہی ہدایہ باب صفة الصلوٰة

پس کسی شخص کا "دو برگ سبز" دوہرے پتے کہہ لینا قراءت کر لینا ہے۔ مدعی ست اور گواہ چست۔ امام صاحبؒ کچھ فرمائیں۔ اور یہ دعوی داران تقلید اور ہی کچھ کہیں!

باقی رہی بحث آیت واذا قرئ کی اس کے اکتالیس جواب میں نے دلائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدی میں دیئے ہیں جن میں سے ایک جواب بھی مولف صاحب سے نہیں بنا۔

قرائت امام کافی ہونے کا ثبوت:

شکر ہے کہ مؤلف صاحب کو اس سترہویں صفحہ پر ایک حدیث لانے کی توفیق تو نصیب ہوئی کہ امام کی قرات اس کی قرات ہے۔

* مولانا سنئے! اس حدیث کے ایک راوی جابر جعفی ہیں۔ جن کی نسبت حضرت امام ابو حنیفہؒ لکھتے ہیں کہ میری نگاہ سے تو اس سے زیادہ جھوٹا شخص کوئی گذرا ہی نہیں۔

کہو! امام صاحبؒ کی مانو گے؟ اگر مانتے ہو تو خبردار اب نہ کہنا کہ حدیث میں ہے۔ کہ جس کا امام ہو اس کی قراءت اس کی قراءت ہے۔ باقی جواب "دلائل محمدی" میں گزر چکے ہیں۔ جنہیں مولف صاحب نے چھوا بھی نہیں۔

پندرہویں تہمت کا ازالہ:

یہ ہم پر تہمت ہے کہ ہم امام بخاریؒ کے مقلد ہیں۔ یہ امام بخاریؒ پر تہمت ہے کہ وہ امام شافعیؒ کے مقلد ہیں۔

اللہ کے بندے! اگر امام بخاریؒ کو مقلد مانا تو پھر مقلد کی تقلید کیسی؟ پھر تو ہمیں شافعی ہی کہتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو تو آپ کے دروغ کا دامن چاک کرنا تھا۔ امام بخاریؒ کی نسبت انصاف میں شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے۔

فقصد خالفه ایضا فی کثیر یعنی امام بخاریؒ نے امام شافعیؒ کے بہت سے مسائل میں خلاف کیا ہے۔

آیت میں بے شک قرآن کی قرات کا ذکر ہے لیکن آپ کی پیش کردہ حدیث میں مطلق قرات ہے جو شامل ہے۔ التحیات و اذکار نماز وغیرہ سب پر۔

اجماع صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام کے پیچھے الحمد پڑھتے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے ہم نے بحوالہ ابن ماجہ نقل کیا تھا۔ اس پر معترض لکھتے ہیں کہ ایک وقت کے واقعہ سے دوام ثابت نہیں ہوتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ آپ عربیت سے کورے ہیں اس لئے اسے ایک وقت کا واقعہ لکھتے ہیں۔ حدیث کے لفظ "کنا نقرأُ" ہیں۔ قواعد کی کتابیں دیکھیے کہ مضارع پر کنا کے داخلے نے کیا تصرف کر دیا ہے؟ ابن ماجہ کا حوالہ ہے۔ راوی کا نام ہے۔ کتاب کا صفحہ ہے لیکن مولف صاحب فرماتے ہیں۔

"چلیے صحابی کا نام لیتے ہوئے گویا کہ انہی سے سن کر نجد سے تشریف لا رہے ہیں" اور کیوں جناب! جب آپ فقہ کی کتابوں کے جملے نقل کرتے ہیں تو کیا انہی سے سن کر کوفے سے تشریف لاتے ہیں؟

معترض کی حالت قابل رحم ہے۔ امام سندیؒ اسے صحیح کہتے ہیں۔ کوئی مانے یا نہ مانے اس سے بحث نہیں۔ لیکن آپ ماننا نہ ماننا اور صحیح غیر صحیح کو ایک ہی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان دونوں فقروں کا مطلب الگ الگ ہے ایک نہیں۔

دلائل محمدی کے نمبر ۸ اور نمبر ۱۰ میں آپ کو فرق معلوم نہیں ہوتا۔ سنیئے نمبر ۸ میں اس کا ثبوت ہے کہ مخالف صرف حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیتا ہے۔ نمبر ۱۰ میں ہماری طرف سے اجماع صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔ کہو فرق معلوم ہوا یا نہیں؟ اسی طرح نمبر ۳ اور نمبر ۵ میں حنفیوں کا اصولی اقرار ہے۔

مؤلف کی اردو دانی:

ہماری اردو پر جابجا اعتراض ہے۔ جس کا جواب ہم نے نہیں دیا۔ نہ ان کی اردو پیش کی ہے۔ مگر یہاں تو بے ساختہ جی چاہتا ہے کہ اردو کے اس ادیب کا ایک مختصر سا جملہ پیش کر ہی دوں۔ تاکہ یہ گوشہ بھی بالکل خالی تو نہ رہے۔ لکھتے ہیں۔

"کم از کم اردو میں تو بھی کسی کے شاگرد ہو جاتے"۔

کہو! یہ کیسی اردو ہے۔ افسوس! مؤلف صاحب علم کے ساتھ ہی تہذیب متانت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی یکسر محروم ہیں۔ اپنی کتاب کے صفحہ ۲۰ پر مفعولی فاعل کی گردان شروع کر دی ہے۔ اور بھی اپنے رسالہ میں کئی جگہ اسے لائے ہیں۔ بھائی یہ باتیں طوطیوں کی ہوا کرتی ہیں ہم تو بفضلہ محمدی ہیں۔

سولھویں تہمت:

ان کی علمیت اور ان کی کج بحثی کا اندازہ آپ اس سے فرمالیجئے کہ اسی صفحہ نمبر ۲۰ میں لکھا ہے "اگر پوشیدہ قرات کا اقرار ہے تو اولیاء اللہ کی کرامات کا کیوں انکار ہے؟

سنا آپ نے! چاول کا رنگ سفید ہے اس لئے زمین گول۔ سنو! نہ ہم اولیاء اللہ سے منکر نہ کرامات اولیاء اللہ کا ہمیں انکار۔ جو ایسا ہو اس پر صدا پھٹکار۔ اور جو مسلمانوں پر تہمت باندھے وہ فی النار!

ہمارے عقائد میری کتاب عقیدہ محمدی میں ملاحظہ فرمایئے۔ کرامات اولیاء اللہ کے کئی مستقل مضامین میں نے اخبار محمدی میں بھی لکھے ہیں۔ الغرض یہ ہم پر تہمت ہے کہ ہم کرامات اولیاء اللہ کے منکر ہیں۔

اس کے بعد مؤلف صاحب نے ہمیں تقلید صحابی کی دعوت دی ہے۔ ہم کہتے ہیں جناب تو آج تک تقلید صحابہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھی نہیں پھٹکے۔ آپ نے جن چار کی تقلید امت پر واجب کی ہے فرمایئے ان میں سے صحابی کون ہے؟

حنفیوں کی حدیث دشمنی:

ہم نے اپنی کتاب دلائل محمدی حصہ دوم میں لکھا تھا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جب قیاس کے خلاف ہو تو حنفی نہیں مانتے ان کے ہاں کا اصول یہی ہے۔ اس پر مؤلف صاحب نے لکھا ہے کہ۔

آپ نے زبردستی قیاس کے خلاف لکھ مارا۔

سنو! مولانا ہم نے زبردستی نہیں لکھا۔ یہ ہے آپ کے مذہب کی اصول کی کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصول الشاشی اس کے صفحہ ۸۲ پر لکھا ہے۔

والقسم الثانی من الرواة هم المعروفون بالحفظ و العدالة دون الاجتهاد و الفتوٰی کابی هریرة انس بن مالک فاذا صحت روایته مثلهما عندک فان وافق القیاس فلا خفاء فی لزوم العمل به وان خالفه کان العمل بالقیاس اولٰی۔

یعنی جو راوی عادل و حافظ تو ہیں۔ لیکن فقیہ و مفتی نہیں جیسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ جب ان جیسوں کی روایت تیرے نزدیک صحت کو پہنچ جائے۔ تو اگر وہ حدیث موافق قیاس ہو تو اس پر عمل کے لازم ہونے میں کوئی پوشیدگی نہیں۔ ہاں اگر وہ حدیث خلاف قیاس ہو تو قیاس پر عمل کرنا ہی اولی ہے۔

کہو مولوی جی! صاف عبارت ہے یا نہیں کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ سند صحیح مروی ہو اور ہو وہ خلاف قیاس تو حنفی مذہب کے اصول کی تعلیم یہ ہے کہ ایسے وقت میں اس حدیث کو چھوڑ دیا جائے۔ اور قیاس پر عمل کیا جائے۔

اس اصول میں اصولیوں نے کئی گناہوں کا ارتکاب کیا ہے۔ اول تو یہ کہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر مجتہد غیر فقیہ یعنی صاف لفظوں میں بے سمجھ کہا ہے۔ دوسرے قیاس کو حدیث پر ترجیح دی ہے۔ تیسرے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہیں مانا۔

شان اللہ ہے۔ امام محمدؒ امام ابو یوسفؒ ہدایہ اور شرح وقایہ کے مصنف تو فقیہ ٹھہریں اور شاگردان رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غیر فقیہ ٹھہریں؟ قیاس فقہا تو مقبول اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم مردود۔ لا حول ولا قوة الا باللہ۔

اس حدیث کو حنفی نہیں مانتے:

اتنا ہی نہیں بلکہ اس کتاب میں اس کی مثال یوں بھی دی ہے لکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعلٰی هذا ترک اصحابنا روایة ابی هریره فی مسئله المصراة بالقیاس — یعنی اسی اصل کی بنا پر ہم حنفیوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ کے روکے ہوئے جانور کی خرید فروخت کے مسئلے میں چھوڑ دیا ہے اور قیاس کو لے لیا ہے۔

یہ تو تھا جواب مولوی قربان علی شاہ کے جواب کا۔ اب آگے سنئے مصنف اصول شاشی جو لکھتے ہیں کہ ہم نے اس حدیث کو اس لئے رد کر دیا۔ یہ بھی ان کی تحقیق کی کمی ہے۔ ورنہ یہ حدیث جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ایسے ہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔ کہیے آپ انہیں تو غیر فقیہ نہیں کہہ سکتے؟ اور ہے بھی وہ بخاری شریف میں مگر ان اصولیوں کی نظر بھی آگے نہیں بڑھی کیونکہ مذہب اس کے ماننے سے بگڑتا ہے۔ اس لئے حدیث سے روٹھے اور بہت سستے چھوٹے۔ اس طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت اصول الشاشی وغیرہ میں جو لکھا ہے کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اعتراض کو سن کر خاموش ہو گئے۔

یہ بھی ان اصولی حضرات کی مسامحت ہے ورنہ ترمذی اور ابن ماجہ میں موجود ہے۔ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے جواب میں کہا کہ بھتیجے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سن کر اس کے سامنے مثالیں بیان نہیں کرتے۔ پس خاموش حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوئے نہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض اور ان کے جواب:

لطف تو یہ ہے کہ اتنا کہہ کر مؤلف صاحب کو پھر کچھ سوجھی تو حضرت ابوہریرہ پر جرح کرنی شروع کر دی لکھتے ہیں کہ ان پر بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اعتراض ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ہم کہتے ہیں کہ اس سے ان کی فقاہت پر کیا بٹہ لگ گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی اعتراض کئے ہیں۔ لیکن آپ کے نزدیک وہ فقہا میں داخل ہیں۔ مائی صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اعتراض سے کوئی شخص غیر فقیہ ہو جاتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بنؓ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کے اصولی حضرات نے غیر فقیہ نہیں لکھا؟ بخاری و مسلم میں حدیث ہے۔ کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سنا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میت کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا یہ ان کی غلطی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ یہودیوں کے بارے میں فرمایا تھا۔ کہ وہ یہودیہ عورت اپنی قبر میں عذاب میں مبتلا ہے۔ اور یہ اس پر رو رہے ہیں۔

۲۔ بلکہ اگر آپ کے نزدیک کسی غیر فقیہ بے سمجھ ہونے کا یہی معیار ہے تو کہیے کہ امیرالمومنین خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی غیر فقیہ' غیر مجتہد (یعنی نعوذ باللہ بے سمجھ' نادان) تھے۔ کیونکہ یہی حدیث حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے جب مائی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سنی تو آپ نے اس کا خلاف کیا۔ یہ روایت بھی بخاری مسلم میں موجود ہے۔

۳۔ تیسرے یہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت کہ جنازہ اٹھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ تو ہمیں کہیں نہیں ملی اور ہمیں یقین ہے کہ یہ بھی مؤلف صاحب کے علمی باغ کا ایک بوٹا ہے۔

۴۔ البتہ مشکوٰۃ کی حدیث میں یہ الفاظ تو ہیں۔

ومن حملہ فلیتوضا یعنی جو میت اٹھائے وہ وضو کرلے۔

اس کے معنی اگر آپ نے یہ کئے ہیں کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ تو بھی جناب کے علم کے بوٹے کی ایک ناشگفتہ کلی ہے۔ اس کے معنی ہیں۔ لیکن علی وضوء ملاحظہ ہو آپ کے ہم مذہب حضرت ملا قاریؒ کی مرقات۔

۵۔ اور اگر یہ معنی لئے جائیں کہ نیا وضو کرلے تو یہ امر ندبی ہے نہ کہ وجوبی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ یہ کہ آپ کا کہنا بھی محض غلط ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بلکہ وہ فرمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں۔

۷۔ یہ کہ یہ روایت بھی صحیح نہیں۔ ضعفہ الجمھور (مرقات) محترم! آپ تو مہربانی فرما کر حدیث کو ہاتھ بھی نہ لگایا کیجئے۔ پھکڑ بازی' طعنہ بازی' بہتان بازی' مقفی عبارت' غلط سلط اردو کی ادبیت ہی جناب کا زیور اور آرائش کافی ہے۔

۸۔ اور یہ آپ نے خوب کیا کہ غسل کے بیان کو الگ کر دیا۔ اللہ کے بندے! وہ تو ایک ہی حدیث ہے کہ جو میت کو غسل دے وہ غسل کر لے۔ اور جو اسے اٹھائے وہ وضو کر لے لیکن چونکہ ہمارے مولانا کے سامنے اصل کتاب نہیں۔ اسی وجہ سے آپ نے نہ عربی عبارت نقل کی نہ دو اور ایک میں تمیز کر سکے۔

۹۔ اس جملے کے ترجمے میں بھی جناب نے غلطی کی کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مردے کو غسل دینے سے غسل واجب ہوتا ہے۔ حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔ من غسل میتا فلیغتسل لیکن آپ نے واجب بنا کر چھوڑا۔

۱۰۔ یہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نہیں بلکہ مرفوع حدیث کا جملہ ہے۔

۱۱۔ اس کی نسبت بھی آپ کی مرقات میں ہے والامر للاستحباب

۱۲۔ اچھا اب مہربانی فرما کر یہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اعتراضات آپ نے نقل فرمانے کی زحمت اٹھائی ہے ذرا ـــــــ ان کا حوالہ تو دیجئے۔ بے حوالہ بات ایسی ہے جیسے گدھے کی لات۔

۱۳۔ یہ حدیث شریف صرف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی نہیں۔ بلکہ اس کے راوی حضرت خذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ ملاحظہ ہو عون المعبود۔ تو کیا جناب کے نزدیک یہ بھی غیر فقیہ ہوئے؟

۱۴۔ اور لو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کنا نغسل المیت فمنا من یغتسل و منا من لا یغتسل (خطیب) تو کیا جتنے صحابہ میت کو غسل دینے سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ آپ کے نزدیک غیر فقیہ ہوئے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوستو! اللہ سے ڈرو! واللہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوستی ایمان ہے اور ان کی دشمنی بے ایمانی ہے۔ انہیں غیر فقیہ کہتے ہو؟ یاد رکھو اس زبان کو سانپ ڈسیں گے۔

۱۵۔ اچھا اب میں وہ حدیث سناؤں جس سے اس سارے قصے کا محض گھڑنت ہونا ثابت ہو جائے۔ ابو داؤد میں ہے۔

عن عائشة انها حدثته ان النبی ﷺ کان یغتسل من اربع من الجنابة ویوم الجمعة ومن الحجامة و غسل المیت۔	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ چار چیزوں سے غسل کیا کرتے تھے۔ ۱۔ جنابت سے ۲۔ جمعہ کے دن ۳۔ پچھنے لگوانے سے۔ ۴ اور میت کو غسل دینے سے۔

کہہ دو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی فقہ سے دور تھیں۔

۱۶۔ ہاں یہ جو حاشیے پر آپ نے شیخی کی ہے کہ حضرت عائشہ کے تفقہ پر حنفیوں کا عمل ہے۔ یہ اب کہاں گئی۔

۱۷۔ یہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سنتی ہیں۔ جس میں ہے کہ نمازی کے آگے سے عورت یا کتا یا گدھا گذر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ الخ تو فرماتی ہیں۔

بئس ما عدلتمونا بالحمار و الکلب	یعنی یہ بات تو تمہاری بہت ہی بری ہے کہ تم نے ہم عورتوں کو گدھوں اور کتوں کے برابر کر دیا۔

اس حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اور بھی بزرگ صحابہ ہیں تو کہئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انکار سے یہ سب بزرگ آپ کی نظر میں غیر فقیہ ٹھہر گئے؟

۱۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول پر کہ غسل کے وقت عورتیں اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر کے بال کھول لیا کریں۔ آپ فرماتی ہیں یونہی کیوں نہ کہہ دو کہ عورتیں بال منڈوا دیں! تو کیا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غیر فقیہ ہو گئے؟ اور کیا ان کی حدیث کو بھی آپ کے فقہاء کے قیاس کے خلاف کے وقت چھوڑ دینی چاہیئے؟

۱۹۔ یہ بھی آپ لکھتے ہیں کہ حنفی قیاس کے خلاف والی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نہیں لیتے۔ یہ غلط ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیثوں کو نہ لینے کے لئے دلیلیں بھی لکھتے ہیں۔ پھر حضرت عائشہ کو فقیہ مان کر ان کے خلاف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کر کے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی غیر فقیہ مانتے ہیں۔ یہ کیا اندھیر ہے!

۲۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار قریش کے بدری مقتولین سے کلام کرنے کا ذکر آتا ہے۔ تو آپ اس پر بھی انکار فرماتی ہیں۔ تو ان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جو اس حدیث کے کل راوی ہیں روایت کردہ کل حدیثیں مجروح اور ناقابل عمل ہو جائیں گی؟

۲۱۔ سباطہ قوم پر بول بحالت قیام کا ذکر سن کر بھی مائی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انکار کرتی ہیں تو کیا اس حدیث کے کل راوی بھی غیر فقیہ اور ان کی روایتیں بھی قابل ترک ہو جائیں گی؟

۲۲۔ بد شگونی والی روایت مشکوۃ شریف میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت صدیقہ کا اس پر بھی اعتراض ہے۔ تو کیا جناب ان پر بھی ہاتھ صاف فرمائیں گے کہ یہ فقیہ ہیں بے سمجھ ہیں؟

یہ بائیس جواب تو سردست لیجئے۔ کیا اب بھی آپ کے نقل کردہ بے حوالہ تین اعتراضات میں سے کسی میں جان رہی؟

مزید ملاحظہ فرمانا ہو تو اخبار محمدی کے فائلوں میں میرے وہ مضامین دیکھئے جو مسلسل کئی نمبروں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق شائع ہوئے ہیں۔

اس کے بعد مولف نے گالیاں بکنی شروع کی ہیں۔ نجدی اور خارجی اور جھوٹے اور بے ایمان اور نجد کے شیطان اور متعصب اور نہ جانے کیا کیا؟ ان باتوں کا جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہم نے پہلے لکھا ہے نہ اب لکھیں گے۔ کیونکہ جانتے ہیں کہ اگر کسی شریف انسان کے پاؤں پر کتا کاٹ لے تو وہ اس کے بدلے سے دست بردار ہی ہو جاتا ہے۔

حدیث رد کرنے کا حنفیوں کا اصول:

اس کے بعد مولف نے نور الانوار کے حوالے سے ایک عبارت لکھی ہے۔ گویا یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں قیاس خبر واحد پر مقدم ہے۔ مگر ہمارے مذہب میں نہیں، جس سے مقصود یہ ہے کہ گویا حنفی مذہب میں یہ نہیں کہ غیر فقیہ راوی کی بیان کردہ حدیث اگر خلاف قیاس ہو تو ترک کر دی جائے گی۔

اس کی نسبت گذارش ہے کہ جناب تو بحث ہے خبر واحد کی نہ کہ حدیث غیر فقیہ کی۔ آپ نے خاک اڑا کر چاند کو چھپانے کی بے فائدہ کوشش کیوں کی؟ یہاں اس کی بحث نہیں جس کی بحث ہے اور جو ہم نے لکھا ہے وہ تو آپ کی اسی کتاب نور الانوار میں بہت وضاحت سے مذکور ہے۔ اس لئے آپ نے قط تک عبارت لکھ کر چھوڑ دی ہے۔ اس سے آگے کی عبارت یہ ہے۔

وان عرف بالعدالة والضبط دون الفقه كانس وابى هريرة ان وافق حديثه القياس عمل به وهو ان خالفه لم يترك الا بالضرورة وهى انه لو عمل بالحديث لا نسد باب الرای۔

یعنی اگر راوی عادل ہو، ضابط ہو، لیکن فقیہ نہ ہو۔ جیسے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اگر ان کی روایت کردہ حدیث مطابق قیاس ہے تو ------ تو اس پر عمل کر لیا جائے گا۔ اور خلاف قیاس ہے تو بالضرورت چھوڑ دی جائے گی۔ اس لئے کہ اگر حدیث پر عمل کیا جائے تو رائے کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

ناظرین! یہ ہے نور الانوار۔ آپ اسے دیکھ لیجئے۔ اور اللہ کے لئے دھوکے سے بچیں۔ عبارت صاف ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غیر فقیہ کہا جا رہا ہے، ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کردہ حدیث رسول ﷺ پر قیاس کو مقدم کیا جاتا ہے۔ اس حدیث رسول ﷺ کو جو خلاف قیاس ان کی روایت سے مروی ہو چھوڑنے کی ہدایت کی جا رہی ہے۔ لیکن قربان صاحب ہیں کہ ان سب باتوں کا انکار کر کے سرخرو بننا چاہتے ہیں۔ اور جن مقامات پر اس کی بحث نہیں وہ پیش کر کے سستے میں چھوٹنا چاہتے ہیں۔ پھر مذہب کو جاتا دیکھ کر حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض بھی جماتے جا رہے ہیں۔ مولانا شاہ ولی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب الانصاف میں تحریر فرماتے ہیں۔

اصلوا انہ لا یجب العمل بحدیث غیر الفقہاء اذا نسد بہ باب الرأی الخ۔	یعنی حنفیوں نے جو غلط اصول وضع کئے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ غیر فقیہ راوی کی حدیث پر عمل واجب نہیں۔ ورنہ رائے قیاس کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

حنفیوں کا اپنے اصول کو توڑنا:

پھر لطف یہ ہے کہ حنفی خود اپنے اصول کو نبھا نہیں سکے۔ فقیہ کی بالکل ضعیف حدیث انہی سے مروی ہے۔ لیکن چونکہ ان کا مذہب بھی ہے اس لئے آنکھ بند کر کے یہ حدیث لے لی۔ روزے میں بھولے سے کھا لینے سے روزہ نہ ٹوٹنے کی حدیث کے راوی بھی یہی ہیں۔ لیکن چونکہ حنفی مذہب کا مسئلہ بھی یہی ہے۔ یہاں بھی حنفیوں نے یہ حدیث اپنے اصول کے خلاف لے لی۔

الغرض جہاں لینے سے مذہب بنتا تھا لے لی۔ جہاں مذہب بگڑتا دیکھا اصول کو لے کر حدیث چھوڑ دی۔

ناظرین پر واضح رہے کہ کتاب نور الانوار جس سے ہم نے مندرجہ ذیل بالا عبارت نقل کی ہے۔ اس میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کے ساتھ نہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا ہے نہ علامت "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" بنائی ہے۔ اور مؤلف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نزدیک یہ حرکت ان بزرگوں کے ساتھ دشمنی رکھنے کا ثبوت ہے۔

پس اس بنا پر معلوم ہوا کہ مصنف نور الانوار ان بزرگوں کے دشمن تھے۔ یا پھر اپنے قول سے مؤلف صاحب توبہ کریں اور ہمیں کسی بزرگ کا دشمن نہ کہیں۔ ناظرین اگر چاہیں اصل کتاب دیکھ لیں۔ مطبوعہ یوسفی لکھنؤ ۱۷۹

یہاں ہمیں بن ایک مزید بات کہنے کی بھی اجازت دیں وہ یہ کہ یہ سب کچھ لکھ کر پھر مص الانوار صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

وهذا ردراء بابی هریرة یعنی اس میں نہ تو حضرت ابوہریر واسـ ما فابه۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیر ہے نہ توہین۔

تعجب ہے انہیں اتنا نا سمجھ بتلایا کہ ان کی روایت کردہ حدیث رسول بھی متروک کر دی گئی۔ لیکن ابھی تک نہ ان کی تحقیر ہوئی۔ نہ توہین۔ تو اب کیا گالیاں دو گے یا مارپیٹ کرو گے؟ اللہ سے ڈرو اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سے توبہ کرو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آدھا دین مروی ہے:

سنو! امام حنظلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

بت عندنا الاحکام بثلاثة لاف حدیث روی ابو هریره رضی اللہ تعالیٰ عنہ منها الفا و خمس مائة — یعنی احکام کے بیان کی حدیثیں کل تین ہزار ہیں۔ جن میں سے ڈیڑھ ہزار صرف ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں۔

آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں فتوے دیتے تھے۔ آٹھ سو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے شاگرد ہیں۔ پانچ ہزار تین سو چوہتر حدیثیں ان سے مروی ہیں۔ انہیں غیر فقیہ کہنے والے سے زیادہ بے سمجھ اور بے ادب دنیا میں کوئی نہیں ہوا۔ اور نہ ہو گا۔

سنو مسلمانو! میرا ایمان تو یہ ہے کہ مصنف نورالانوار اور مصنف اصول شاشی جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کروڑ بھی جمع ہو جائیں تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک کروڑویں درجے کو بھی نہیں پا سکتے۔ ان حضرات کا حضرت ابوہریرہ کو غیر فقیہ کہنا محض لغو و باطل ہے تذکرۃ الحفاظ میں ہے۔

ابو هريرة الدوسی الیمانی الحافظ الفقیه - - - - من کبار ائمة الفتوی۔

غایۃ المقصود میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ' ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ' واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن اسقع جیسے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے شاگرد ہیں۔

تمام صحابہ سے زیادہ حدیثیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی آئی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی تھی کہ یہ حدیث بھول نہ جائیں۔ آپ کی دعا قبول ہوئی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ حافظ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کا فرمان ہے۔ کہ مہاجرین اور انصار رضوان اللہ علیہم کی اولاد میں سے نو سو بزرگوں نے آپ کی شاگردی کی ہے۔ خود حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ و السلام کی دعا کے بعد ایک حدیث بھی بھولا نہیں ہوں۔

امام رازی رحمہ اللہ جن کے اقوال ہمارے مولف صاحب لائے ہیں وہ بھی ہماری طرف سے بحیثیت گواہ پیش ہو سکتے ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

اما اصحاب الرای فان امرھم فی باب الخیر و القیاس عجیب فتارۃ یرجحون القیاس علی الخبر۔	یعنی رائے والوں کا عجیب حال ہے یہ کبھی قیاس کو حدیث پر ترجیح دے دیتے ہیں۔

مولانا! آپ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو بخوبی جانتے ہوں گے اور ان کی فقاہت تو آپ کے نزدیک بھی مسلم ہو گی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ حضرت عبداللہ نے فتویٰ دیا۔ کہ حاملہ عورت کے فوت شدہ خاوند کی عدت اس کے ذمے دونوں عدتوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو دیر کی ہو وہ ہے۔ یعنی چار ماہ دس دن۔ اور بچے کا ہونا۔ جو دیر سے ہو وہی اس کی عدت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہیں اس کی تردید کی اور فتویٰ دیا۔ کہ اس کی عدت حمل کا وضع ہونا ہے۔ وہ چاہے جب ہو۔ پھر انہیں غیر فقیہ کیسے کہا جا رہا ہے؟ جن بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر علم دین، مسائل شرع، علم حدیث، علم فقہ حدیث کا دارومدار تھا ان میں بڑے پائے کے بزرگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ملاحظہ ہو کتب محدثین اور الروض الباسم وغیرہ۔

قیاس کو حدیث پر مقدم کرنا:

ہمارا شیر بھی عجیب مزے کا انسان ہے۔ ہم نے دلائل محمدی میں لکھا تھا کہ جو معنی اس حدیث کے ہیں کہ "اس کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں" یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ "اس کی نماز نہیں جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔"

اس پر شیر صاحب لکھتے ہیں۔ یہ ابلیسی قیاس ہے۔ بھائی! دونوں حدیثوں کے یکساں الفاظ ہیں۔ اس پر قیاس کی بات ہی کون سی ہے؟ اللہ تمہیں سمجھ دے۔ ہاں اور جناب قیاس سے کہاں بھاگنے لگے؟ ادھر دیکھئے۔ اے جناب! آپ نے اور آپ کے آباء و اجداد نے حتیٰ کہ آپ کی فقہ کے اصول وضع کرنے والوں نے تو قیاس کو وہ درجہ دیا جو ابھی آپ سن آئے ہیں۔ کہ قیاس کے خلاف جو حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمائیں ہم اسے چھوڑ دیں گے۔ نہ مانیں گے۔ اتنا لکھ کر پھر اپنی عادت سے مجبور ہو کر مؤلف نے کوسنا شروع کیا ہے لکھا ہے۔ کمبخت ہیں۔ وہابی ہیں۔ نہ ادھر کے ہیں۔ نہ ادھر کے ہیں۔ خیر اسے تو ہم نظر انداز کرتے ہیں۔

اہلحدیث دشمن امام نہیں:

اس کے بعد قربان صاحب نے ہمارا متعصب ہونا ثابت کرنے کے لئے لکھا ہے
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ہم نے نہ "رحمۃ اللہ علیہ" لکھا ہے نہ "رحمۃ اللہ علیہ" لکھا ہے ہم کہتے ہیں
جناب کے تعصب کا مظاہرہ ہے ایک خیانت تو آپ نے یہیں کی ہے کہ ہم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اسے بھی آپ نے نقل نہیں کیا۔ دوسرے اسی کتاب میں جگہ جگہ رحمۃ اللہ علیہ امام صاحب ؒ کے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے وہ کیا آپ کی نگاہ سے نہیں گذرا! تیسرے آپ نے اپنی کتاب کے ۲۴ ص میں امام دار قطنی لکھا ہے اور اس کے بعد نہ رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے نہ "رحؒ" بنایا کہئے ہم آپ کو وہی کیوں نہ کہیں جو آپ نے ہمیں کہا ہے۔ اس صفحہ میں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھ کر بھی آپ نے نہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا ہے نہ "رضؓ" بنایا ہے اسی طرح کئی ایک مقامات اور بھی ہیں۔

ثواب رسانی:

ہم نے اپنے رسالے میں اور نواب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ میں جس چیز کو بدعت کہا ہے وہ بدعت ہی ہے۔ ورنہ اگر کچھ علم تھا تو اسے سنت ثابت کرتے۔ منہ چڑانے سے کیا نتیجہ؟ یہ تو ہم پر تہمت ہے۔ کہ ہم مردوں کی ثواب رسانی کے قائل نہیں۔ ہم قائل ہیں۔ اور جو ہم پر تہمت رکھے اس سے اللہ سمجھے۔ ہاں ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ ثواب رسانی کے طریقے وہی ہونے چاہئیں جو شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہیں۔ نہ وہ جو ہندوؤں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں بھی سرایت کر گئے ہیں۔ اس مسئلہ کی پوری وضاحت میری کتاب درود محمدی میں ملاحظہ فرمایئے۔

تحسین ترمذی رحمۃ اللہ علیہ:

اس کے بعد امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث کو جو حسن کہا ہے۔ اس پر آپ نے لکھا ہے کہ تم نے ان کی تحسین فلاں جگہ تسلیم نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں۔ وہاں تسلیم کے لائق نہ تھی اس کی دلیلیں وہیں موجود ہیں۔ یہاں تسلیم کے لائق ہے۔ ورنہ آپ ہی کوئی جرح کر کے بتلایئے۔ مگر آپ نے تو ہتھیار ڈال دیئے۔ میں نے تو اپنے رسالہ ولائل محمدی میں اور بھی بہت سے محدثین رحمۃ اللہ علیہ کی تصحیح و تحسین نقل کی ہے۔ بلکہ خود آپ کے مذہب سے اس حدیث کا ہونا ثابت کیا ہے۔ لیکن آپ سے نہ اس کا جواب بن پڑا ہے۔ نہ میری کسی ایک بات کا خارج از بحث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امور پر آپ نے گفتگو کی ہے۔ ولائل کو تو چھوا بھی نہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ اللہ کے فضل سے ہمارے قوی دلائل کے سامنے آپ کی پشت خم ہے۔ اور آپ کی نگاہیں نیچی ہیں۔ فالحمدللہ

اصول حدیث:

واہ علامہ دہر آپ نے یہ خوب اعتراض کیا ہے۔ کہ صحابیؓ کا نام نہیں۔ نہ ہو آپ اصول سے بے بہرہ ہیں ورنہ آپ کو معلوم ہوتا۔ کہ

الصحابۃ کلھم عدول — صحابہ سارے کے سارے عادل ہیں۔

اسلئے نام نہ ہونا حدیث میں کوئی ضعف پیدا نہیں کرتا۔

یہ تو حنفی اہلحدیث دونوں کے نزدیک مسلم ہے۔ لیکن آپ کی جانے بلا۔ کہ اصول ہیں کیا؟ صرف راویوں کی فقاہت ہی بیان نہیں کی۔ بلکہ حدیث کو حسن بھی کہا ہے۔ اور میں نے یہ سب نقل بھی کیا ہے۔ لیکن آپ سے بھی اس کا جواب کوئی بن نہیں پڑا۔

سترھویں تہمت:

یہاں بھی مؤلف ہم پر بہتان بازی کرنے سے نہیں چونکے لکھا ہے۔ کہ ہم نے دلائل محمدی ۱۸ میں صحابی کے قول کو بصورت عدم مخالفت قابل تقلید کہا ہے۔ حالانکہ یہ محض غلط ہے۔ ناظرین خود دلائل محمدی دیکھ لیں۔ اس کے بعد آپ نے امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کو مردود لکھا ہے۔ اس کے جواب میں ہم تو کچھ نہیں لکھتے۔ لیکن اگر کسی بگڑے دل کے قلم سے یہی لفظ کسی وقت احمد رضا خاں بریلوی کے لئے نکل جائیں تو برا تو نہ لگے گا؟ چاروں مصلوں کی اور تقلید کی پوری بحث دیکھنی ہو تو میری کتاب طریق محمدی دیکھئے۔ اس کتاب میں بھی شروع کے حصے میں کافی بحث گذر چکی ہے۔ اس پر دوبارہ نظر ڈالی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے کلام اللہ شریف کا نسخ:

اس کے بعد آپ نے کہا ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔

کلامی لا ینسخ کلام اللہ و کلام اللہ ینسخ کلامی	یعنی میرا قول اللہ کے قول کو منسوخ نہیں کرتا اور اللہ کا قول میرے قول کو منسوخ کرتا ہے۔

اس کی نسبت عرض ہے۔ کہ اگر آپ اس حدیث کی صحت ثابت کر دیں۔ اس کی سند غیر مجروح پیش کر دیں تو میں آپ کو انعام دوں گا۔ تم جیسے مقلدوں کا حدیث میں دخل دینا ایسا ہی ہے۔ جیسے کسی نامرد کا جورو کرنا۔

سنئے! اس کی سند میں جبرون بن واقد افریقی ہیں۔ جن پر حدیثوں کے گھڑنے کا الزام ہے۔ پس یہ حدیث انتہا درجہ کی ضعیف بلکہ تقریباً" موضوع ہے۔ ثابت و صحیح نہیں اور آپ کو تو یہ خبر بھی نہ ہو گی۔

سنئے! اگر یہ مان لیا جائے تو پھر تو حنفی مذہب کا پورا پورا ارنڈ کے درخت کی طرح جڑ سے اکھڑ جائے گا۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ حدیث شریف سے کلام اللہ شریف منسوخ ہو سکتا ہے۔ آپ کے مذہب کی اسی کتاب نور الانوار میں ہے۔ فیجرز نسخ الکتاب بالکتاب والسنۃ یعنی کتاب اللہ منسوخ ہو سکتی ہے خود کتاب اللہ سے بھی اور حدیث رسول اللہ سے بھی۔

۱۔ والدین اور اقربا کے لئے وصیت کا حکم کلام اللہ میں موجود ہے۔ لیکن حدیث میں ہے کہ وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں سارے حنفی اسے مانتے ہیں کہو! نسخ کلام اللہ حدیث سے جائز ہے یا نہیں؟

۲۔ عام مسلمانوں کو میراث کا حکم قرآن ہے لیکن حدیث نے میراث پیغمبری ﷺ کو اس میں سے مخصوص کر دیا ہے۔ کہیے آپ بھی مانتے ہیں یا نہیں؟ آپ سنی ہیں یا کچھ اور؟ اسی طرح کے اور بھی بہت سے مسائل ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں ایک اور نہایت گہرا اور عمدہ مطلب بھی عربیت کے قاعدہ سے ہو سکتا ہے۔ اللہ جانے آپ اسے سمجھ بھی سکیں یا نہیں؟ مشکوۃ شریف میں اس حدیث کے بعد متصل ہی اور حدیث ہے اس میں ہے۔

ان احادیثنا ینسخ بعضها بعضا" کنسخ القرآن — یعنی ہماری حدیثیں آپس میں ایک دوسری کو منسوخ کرتی ہیں مثل نسخ قرآن کے۔

یعنی جس طرح ہماری حدیثیں قرآن کریم کی ناسخ ہیں اسی طرح حدیث کی بھی وہ ناسخ ہو سکتی ہیں۔

اس صورت میں مطلب اور بھی واضح ہو گیا۔ حدیث شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

الا انی اوتیت القران و مثله معه — یعنی مجھے قرآن دیا گیا ہے۔ اور اسی جیسی چیز اور بھی اس کے ہمراہ دی گئی ہے۔

(رواہ ابوداؤد)

پس آپ کی حدیث بھی مثل قرآن ہے ماننے کے لحاظ سے، تعمیل و تسلیم کے لحاظ سے۔ دونوں بالکل یکساں ہیں۔ جو حکم قرآن کا وہی حدیث کا۔

سنو! بھائی مولوی قربان علی صاحب تم تو بہت چھوٹے ہو تمہارے بڑوں نے بھی حدیثوں میں بکثرت ٹھوکریں کھائی ہیں۔ باور نہ ہو تو میری کتاب درایت محمدی ملاحظہ فرمائیے۔

۴۔ اس موقعہ پر ہم مؤلف صاحب کو چار مسائل بتلاتے ہیں۔ جو باوجودیکہ قرآن کے خلاف ہیں۔ صحیح حدیث سے ثابت بھی نہیں۔ لیکن حنفی بے جان دلائل کو لے کر قرآن کی مخالفت کرتے ہیں اور اس سے آیات قرآنیہ کو گویا منسوخ مانتے ہیں۔

۱۔ کہتے ہیں کہ وتر واجب ہے۔

۲۔ کہتے ہیں کہ نبیذ یعنی کھجور کے شیرے سے وضو جائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ کہتے ہیں کہ دس درہم سے کم کا مہر نہ ہونا چاہیے۔
۴۔ کہتے ہیں کہ دس درہم سے کم کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹنے چاہئیں۔

دیکھئے! یہ مسائل قرآن کے خلاف ہیں۔ اور ان کے ثبوت کی حدیثیں بھی صحیح نہیں تاہم حنفی حضرات ان مسائل کو مانتے ہیں۔

دیکھئے یہ مسائل قرآن کا نسخ غیر ثابت حدیثوں کی بنا پر آپ نے کیسے تسلیم کر لیا؟ قرآن پر احادیث سے زیادتی کی کامل بحث صاحب دیکھنا چاہیں وہ میری کتاب "دین محمدی" ترجمہ اعلام الموقعین کے حصہ چہارم کا ص ۸۷ سے ۱۰۵ تک ملاحظہ فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کے دل میں نور چمکنے لگے گا۔

مصنف نور الانوار نے نسخ کتاب بالسنہ کی مثال میں آیت لا یحل لک النسا من بعد اور حدیث عائشہ ان النبی ﷺ اخبرھا بان اللہ تعالٰی اباح له النساء ماشاء پیش کی ہے۔ لیکن مولوی قربان علی شاہ صاحب ان تمام باتوں سے محض بے خبر ہیں۔

اور ہاں مولوی صاحب یہ تو آپ نے خوب کہی۔ کس مزے سے لکھا۔ کہ اربعین محمدی صفحہ نمبر ۱۱ میں ائمہ اربعہ کے ساتھ یہ زبان درازی ہے ۔

ما اہلحدیثیم و دغارا نہ شناسیم
باب الحیل ایں فقہا راز شناسیم

حنفی مذہب کے حیلے!

آخر یہ تو فرمایئے کہ اس شعر میں ائمہ اربعہ" کا ذکر ہی کیا ہے۔کیا باب الحیل امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے؟ یا تین اور ائمہ میں سے کسی نے لکھا ہے؟ سنو! جس نے باب الحیل کو کھولا ہے اس نے اللہ کی تمام شریعت کو بدل دیا ہے۔ اسے آپ اگر بسط سے دیکھنا چاہتے ہوں تو میرے مضامین اخبار محمدی جلد سوم کے صفحہ ۱۲ سے ملاحظہ فرما لیجئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کی غلطی

مولف صاحب کا یہ سلیقہ بھی قابل داد ہے کہ اگر کہیں عربی نقل کرتے ہیں تو ترجمہ نہیں۔ کہیں سے ترجمہ نقل کرتے ہیں تو اصل عربی نقل نہیں کرتے۔ اپنی اسی عادت کے مطابق یہاں بھی مؤلف نے ایک ترجمہ نقل کیا ہے۔ اور حوالہ دیا ہے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب انصاف کا۔ ہم نے انصاف کو اول سے آخر تک دیکھا۔ ہمیں تو اس میں مؤلف کی نقل کردہ عبارت نہ ملی نہ ترجمہ نظر سے گزرا۔ اللہ ہی جانتا ہے۔ کہ مؤلف کو اس غلط حوالے کی کون سی ضرورت پیش آئی تھی۔

دوسرا حوالہ دیا ہے عقید الجید کا اس کی نسبت سنئے اولاً تو لفظ "جان تو" یہ اصل عبارت کے علاوہ ہے۔ دوسرے شاہ صاحب خبر دیتے ہیں ماضی کے الفاظ سے لکھتے ہیں۔ اعتمدوا لیکن ہمارے علامہ صاحب اس کا ترجمہ کرتے ہیں۔ اعتماد کریں۔ عبارت میں لئلا یخرج پر عطف ہے ولیبنٰی علیھا کا۔ لیکن علامہ مؤلف ترجمہ کرتے ہیں۔ "اور چاہئے کہ بنا کریں اس میں ان سے جو پہلے اس کے ہیں۔"

ناظرین! اردو کے اس جملہ پر توجہ فرمائیں کیا فصاحت و بلاغت ہے؟ میرے خیال سے تو اردو کے ایک سو اعلیٰ ادیب انسان جمع ہو جائیں تو بھی علامہ کے اس فقرے کو سمجھ بھی نہ سکیں گے۔ یہ ہیں جنہیں ہماری اردو دانی پر اعتراض ہے۔ اس کا ترجمہ بھی نہیں۔ پھر اس جملہ کے بعد اصل عربی میں ایک اور جملہ ہے اسے اور اسے مخلوط کر دیا گیا ہے۔ پھر اس پوری عبارت کو چھوڑ دیا ہے۔

لا ن جمیع الصناعات کالصرف والنحوو الطب والشعر و لحداوۃ والنجارۃ والصیاغۃ لم یتسیر لا حد الا بملازمۃ اھلھا وغیر ذالک نادر بعید لم یقع وان کان جائزا فی العقل

اس پوری عبارت کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے۔ ہم نے اگر کہیں سے غیر متعلقہ عبارت حذف کی تھی تو نقطے لگا دیئے تھے۔ کہ پڑھنے والا اسے سمجھ لے۔ اس پر تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب کو اعتراض تھا۔ پھر یہ کھلی خیانت۔ اور اس طرح ملی جلی کہ کسی کو بھی پتہ نہ چلے۔ یہ کیوں؟

پھر عبارت میں مخدومہ کا لفظ بھی ہے۔ اس کا مطلب چونکہ مولف کو معلوم نہیں ہو سکا۔ لہٰذا اس لفظ کا ترجمہ ہی نہیں کیا۔ پھر یہاں بھی ان کی اردو ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں۔ "اور یہ کہ ہوں مخدومہ۔ یعنی بیان کیا جائے۔ راجع محتملات ان کی سے"۔

بھائی حیدر آبادی صاحب! یہ کون سی جناتی زبان بول رہے ہو؟ آپ کو تو اردو میں ادیب ہونے کا دعویٰ تھا؟ پھر آپ کے دعوے کو کون سی دیمک چاٹ گئی۔ اور ہاں حضرت یہ راجع کے کیا معنی ہوئے؟ ذرا سمجھو تو سہی کہ لکھتے کیا ہو؟

چونکہ مؤلف کو انہی چیزوں پر اعتراض تھا۔ اور اسے جابجا اچھالتے رہتے تھے۔ اس لئے میں نے بھی ذرا قلم چلا دیا ہے۔ ورنہ ہم تو ان کی ایسی غلطیوں سے چشم پوشی ہی کرتے رہے۔ یہ ساری عبارت ان کی پڑھنے کے لائق ہے۔

جواب

اب اصل عبارت کا جواب ملاحظہ ہو جس انصاف کا حوالہ آپ نے دیا ہے اسے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ختم اس عبارت پر کرتے ہیں۔

ولم یات قرن بعد ذالک الا وھو اکثر فتنۃ واو فوتقلیداً الخ

یعنی اب تو جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے۔ فتنے بڑھتے جاتے ہیں۔ لوگ تقلید میں مضبوط ہوتے جا رہے ہیں۔ دلوں میں سے امانت الٰہی اٹھتی چلی جا رہی ہے۔ لوگوں نے دین اللہ کی تحقیق چھوڑ دی ہے۔ اور صرف تقلید پر جم گئے ہیں۔ صاف کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو اگلوں کی اور بڑوں کی روش پر قائم ہیں۔ پس اس خرابی کی شکایت ہم دربار الٰہی میں کرنے کے سوا اور کیا کریں؟

شاہ ولی اللہ صاحب سے تردید تقلید!

اور جگہ اسی انصاف میں ولی کامل حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انهم اطمانوا بالتقلید و دب التقلید فی صدورهم رب النمل وهم لا یشعرون ○

یعنی یہ مقلدین تقلید پر جم گئے۔ اور تقلید ان کے دلوں میں چیونٹی کی چال کی طرح ان کی بے خبری میں رچ گئی۔

صحابہ رضی اللہ عنہ اور تابعین رحمہ اللہ

صحابہ رضی اللہ عنہ اور تابعین رحمہ اللہ کی بابت آپ اپنی اسی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔

وقدتوا تر عن الصحابة والتابعين انهم كانوا اذا بلغهم الحديث يعملون به من غير ان يلا خطوا شرطا۔

یعنی تواتر کے ساتھ یہ بات ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ صحابہ رضی اللہ عنہ اور تابعین رحمہ اللہ کو جب کبھی کوئی حدیث ملتی وہ فوراً" اس پر عمل شروع کر دیتے۔ کسی اور شرط کی طرف نگاہ بھی نہ اٹھاتے۔

یعنی یہ عادت نہ تھی کہ فلاں نے اگر حدیث کو لیا ہے تو ہم بھی لیں گے۔ ورنہ نہیں۔ یعنی تنقید کا شائبہ بھی ان میں تھا۔

فرمایئے ! اب تو غالباً" آپ کو بھی اطمینان ہو گیا ہو گا کہ تقلید بدترین بدعت ہے۔ اور خیر و بہتری کے زمانوں کے بعد ایجاد ہوئی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ تابعین رحمہ اللہ اس بدعت سے بالکل بعید تھے۔ فرضی اللہ عنہم اجمعین۔

آؤ! شاہ صاحبؒ کی بات ہمیں منوانے سے پہلے خود ہی مان جاؤ ! آپؒ وصیت نامہ میں لکھتے ہیں۔

"وا نما" تصریحات فقیہ رابر کتاب و سنت عرض نمودن۔ آں چہ موافق باشد در جز قبول آوردن۔ والا کالائے بر ریش خاوند دادن امت را بہ ہیچ وجہ از عرض مجتہدات بر کتاب و سنت استغنا حاصل نیست۔ و سخن متقشفہ فقہا راکہ تقلید عالمی راد ستاویز ساختہ تتبع کتاب و سنت را ترک کردہ۔ نہ شنیدن و بدیشاں التفات نہ کردن و قربت خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسنن بدوری انتہا۔

(وصیت نامہ)

یعنی ہمیشہ فقہ کی جزئیات کو قرآن و حدیث پر پیش کیا کرو۔ فقہ کا جو مسئلہ مطابق قرآن و حدیث ہو اسے قبول کر لو اور جو ان کے خلاف ہو اسے چھوڑ دو۔ امت میں سے کسی کو بھی اس بات سے بے نیازی ہو ہی نہیں سکتی کہ وہ اماموں کے اجتہادات کو کتاب و سنت سے نہ ملائے۔ ہرگز ان فقہا کی چکنی چپڑی باتوں میں نہ آنا چاہئے۔ جو کسی امام کی تقلید کو دستاویز بنائے رہے ہوئے ہیں۔ بلکہ ان کی طرف توجہ تک نہ کرنی چاہئے۔ ان نے دوری میں اللہ سے نزدیکی کی تلاش ہے۔

سچا وعظ

ناظرین کرام! وہ لوگ تو خیر جن کا ارادہ اور مقصود صرف لڑائی جھگڑے خلاف و مخالفت کا ہی ہے۔ جو اختلاف پر مٹے ہوئے ہیں۔ لیکن آپ کی زندہ ضمیر سے میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ شاہ صاحب رحمہ اللہ کی اس عبارت نے معاملے کو ختم نہیں کر دیا؟ کیا موجودہ تقلید شخصی کی رگ جان اس تحریر نے کاٹ نہیں دی؟ اہلحدیث وہی کہتے ہیں جو شاہ صاحب رحمہ اللہ فرما رہے ہیں۔ ان کے مجمل اقوال لا کر غلط نتائج نکال کر دنیا کو زنداں کا قیدی بتانا اچھا؟ یا ان کے لیے بے لاگ اور بہت صاف اور پاک اقوال لے کر مسلمانوں کو اس اندھیرے والے جیل خانے سے نکالنا اچھا؟

مسلمانو! کیا اندھیر کر رہے ہو۔ ایک طرف سے تمہیں کہا جاتا ہے۔ کہ آؤ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں۔ دوسری طرف سے آواز آتی ہے۔ کہ آؤ! امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید کریں۔ ایمان سے بتلاؤ کس کی آواز قابل قبول ہے؟

ایک طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ فقہ کی کتابوں میں امتیوں کے جو رائے قیاس ہیں انہیں مانو! دوسری طرف سے تمہیں رغبت دی جاتی ہے کہ حدیث کی کتابوں میں جو فرمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں انہیں تسلیم کرو! بتلاؤ کس کی بات قابل قبول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ مالی ادعوکم الی النجاۃ و تدعوننی الی النار ○ کیا بات ہے کہ ہم تمہیں نجات کی طرف بلا رہے ہیں اور تم ہمیں آگ کی طرف آوازیں دے رہے ہو؟

دوستو! تقلید امام کا چھوڑنا آسان ہے۔ اور اتباع رسول ﷺ سے ہٹنا کفر ہے۔ اسی عقد الجید میں یہی حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

الناس لم یزالوا علی ذالک یسئالون من اتفق من العلماء من غیر تقلید بمذھب الخ۔ یعنی ان مذاہب اربعہ اور ان متعصب مقلدوں کے ظاہر ہونے سے پہلے دنیاء اسلام کا یہی قاعدہ تھا۔ کہ جس عالم سے موقع پڑا مسئلہ دینی دریافت کر لیا۔ اور اس کی بتلائی ہوئی قرآن و حدیث کی دلیل پر عمل کر لیا کہ خاص مذہب یا کسی مخصوص عالم کے وہ پابند نہ تھے۔ لیکن افسوس! اس زمانے کے متعصب مقلدوں نے تو گویا اپنے اماموں کو نبی مان لیا ہے۔ اگرچہ ائمہ کا قول قرآن و حدیث سے کوسوں دور کیوں نہ ہو؟ مگر ان کی گردنوں میں سے تقلید کی پھانسی نہیں نکلتی۔ پر نہیں نکلتی۔ بھلا اس گمراہی اور حق سے دوری کو کوئی عقل مند بھی پسند کر سکتا ہے؟

اتباع اور تقلید

جو عبارت تم نے پیش کی ہے۔ اس میں تقلید کی دراصل ممانعت ہے۔ اس میں اتباع سلف کی ترغیب ہے۔ لیکن تم اتباع ----- اور تقلید کے فرق کو کیا جانو! اعلام الموقعین دیکھ کر اپنی علمیت بڑھاؤ! اور ان دونوں کے فرق کا احساس کرو!

آپ کی پیش کردہ عبارت میں آخری فقرہ جو چاروں مذاہب کی کتابوں کی بابت ہے اس سے بھی یہ مطلب نہیں۔ کہ ان میں سے کسی مخصوص مذہب کی اندھی تقلید کیا کرو۔ بلکہ ان کے اقوال لے کر حدیث قرآن سے ملا کر جس مذہب کا جو قول کتاب و سنت سے مل جائے۔ اسے لے لو۔ جو خلاف نظر آئے اس سے نگاہیں پھیر لو۔ یہی مطلب خود شاہ صاحب کے الفاظ میں بیان ہو چکا ہے۔ دوبارہ نظر ڈال لیجئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ صاحبؒ کا فیصلہ

شاہ صاحبؒ کی اسی کتاب عقد الجید میں موجود ہے اور یہی عبارت ساری کتاب کا خلاصہ ہے۔ اور واقعی آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ ہم مولوی قربان علی صاحب کو اور دوسرے اپنے بھائیوں کو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کی قبولیت کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

فان بلغنا حدیث من الرسول المعصوم الذی فرض اللہ علینا طاعتہ بسند صالح یدل علی خلاف مذھبہ و ترکنا حدیثہ واتبعنا ذالک التخمین فمن اظلم منا وما عذرنا یوم یقوم الناس لرب العالمین۔

یعنی جب ہمیں پیغمبر رب صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث صحیح سند سے پہنچے جو تابعداری کے لائق اور معصوم محض ہیں۔ اور وہ حدیث ہمارے مذہب کے خلاف ہو۔ اس وقت اگر ہم حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر اسی مذہبی تخمینہ پر جمے رہیں۔ تو ہم سے بڑھ کر ظالم کوئی نہیں۔ اور قیامت کے دن جب کہ سب لوگ رب العالمین کے دربار میں پیش ہوں گے ہمارا عذر نہ چل سکے گا۔

یاد رکھنا۔ شاہ صاحبؒ کی جس کسی کتاب میں تقلید کا جواز کسی طرح سے بھی کوئی بھی بالفرض نکال لے تو بھی تقلید سے مراد یہی ہے کہ قول امام کو حدیث و قرآن کی موافقت کی صورت میں ماننا اور مخالفت کی صورت میں پس پشت پھینک دینا۔

چاروں اماموں کا فرمان

چنانچہ خود شاہ صاحب اسی کتاب عقد الجید میں تحریر فرماتے ہیں۔

یکون عملہ بقول المجتھد کالمشروط بکونہ موافقا للسنۃ فلا یزال متفحصا عن السنۃ بقدر الامکان فمتی یجد حدیثا یخالف قولہ نبذہ واخذ الحدیث۔ والیہ اشار الائمۃ۔ قال الشافعی اذا صح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحدیث فھو مذہبی۔ واذا ارأیتم کلامی یخالف الحدیث فاعملوا الحدیث واضربو بکلامی الحائط۔ وقال مالک ما من احد الا و ماخوذ من کلامه و مردود علیه الا رسول اللہ ﷺ وقال ابو حنیفة حج لا ینبغی لمن لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی۔ و قال احمد حج لا تقلدونی ولا تقلدن مالکا ولا غیرہ وخذ الا حکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنة۔!

اے میرے بھائیو! جن کی نظریں ان سطروں پر اس وقت ہیں۔ آپ سے عرض ہے کہ خدارا اس عبارت پر غور کیجئے۔ اور حق کو قبول کرنے میں عار اور شرم نہ کیجئے۔ اے مولوی قربان علی صاحب اللہ آپ کو ہدایت دے۔ آپ بھی ذرا اس پر تامل کیجئے۔ یہ فرمان ان ہی کا ہے جن کے قول کو آپ نے بطور دلیل پیش فرمایا ہے سنئے! شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اور اپنے فرمان کو چاروں اماموں کے قول سے موید اور مدلل کرکے فرماتے ہیں۔ اللہ ان چاروں اماموں کی روح کو راحت پہنچائے اور ان پر اپنی رحمتوں کی جھوم جھوم کر برسنے والی بدلیوں میں سے بے شمار رحمتیں برسائے۔ فرماتے ہیں کہ۔

امام و مجتہد کے قول پر عمل اس شرط سے رکھو کہ قرآن و حدیث کے مطابق اگر اس بزرگ کا قول ہو گا تو مانوں گا۔ اور ہمیشہ حدیث کی تلاش میں رہو۔ جس قدر تم میں طاقت ہو۔ جب کبھی جس کسی مسئلے میں اپنے امام اور مجتہد کے قول کو حدیث و قرآن کے خلاف پاؤ۔ وہاں امام کے قول کو پھینک دو۔ اور حدیث شریف کو مضبوطی سے تھام لو' سنو ائمہ کرامؒ کے ارشادات بھی یہی ہیں۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ کوئی ایسا نہیں کہ جس کی بعض باتیں لینے کے اور بعض چھوڑنے کے قابل نہ ہوں۔ سوائے حضور کریم ﷺ کے۔ کہ آپ کی تمام باتیں قطعاً" واجب التعمیل و التسلیم ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ جسے میری دلیل معلوم نہ ہو اسے صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری بات پر فتویٰ دینا جائز نہیں۔
حضرت امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ مسلمانو! نہ میری تقلید کرنا' نہ کسی اور کی۔ بلکہ احکام اسلام وہاں سے لینا جہاں سے ان بزرگوں نے لئے ہیں یعنی قرآن و حدیث سے۔

برادران! کیا حرمت تقلید مروج ہے۔ عبارت نص قطعی نہیں؟ پھر اس عبارت کے لکھنے والے سے اسی کتاب سے فرضیت تقلید مروج کے پیچھے لگنا کیا دین و دیانت کے خلاف نہیں؟

اس عبارت کے متصل شاہ صاحب" حرمت کی تقلید کی ایک اور وجہ قائم کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ والوجه الثانی ———— الی ان قال ———— الا من هذا الوجه۔

حرمت تقلید کی دلیلیں

یعنی حرمت تقلید کی دوسری وجہ یہ ہے کہ کسی امام کی نسبت یہ حسن ظن کرلے کہ وہ انتہائی درجہ کو پہنچ چکا ہے۔ ناممکن ہے۔ کہ اس کا بتلایا ہوا مسئلہ غلط ہو۔ اب اسے اگر کوئی صریح صحیح حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے تو قول امام ہوتا ہم قول امام کی تقلید کو نہ چھوڑے۔ یا یہ سمجھ لے کہ جب میں اس امام کی تقلید کا اقرار کرچکا تو اب میں اس کی تمام باتیں ماننے پر مجبور ہوں۔ ورنہ تقلید ٹوٹے گی۔ پھر ایسا ہو کر بیٹھ رہے جیسے کوئی کم عقل شخص جسے اس کے مال میں تصرف کرنے سے روک دیا گیا ہو۔ اب اسے حدیثیں پہنچیں اور ان کی صحت یقینی ہو تاہم انہیں قبول نہ کرے۔ کیونکہ اس نے اپنے ذمہ تقلید کی بیخ لگا رکھی ہے۔ یہ عقیدہ بالکل فاسد ہے۔ اور یہ قول بالکل نکما اور محض غلط ہے۔ عقلاً" نقلاً" اس کا شاہد ہے ہی نہیں۔ سلف میں ایسا کرنے والا ایک بھی نہیں گذرا۔

اس مقلد نے دو بڑی بڑی غلطیاں کی ہیں۔ اول تو یہ کہ فقیہ اور امام جو خطا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلطی سے پاک نہیں اس نے معصوم اور غلطی سے پاک سمجھ کر اس کی نسبت یہ خیال کر لیا ہے۔ کہ اس کے تمام مسائل برحق ہیں۔ یا تو حقیقتاً" یہ حق عمل میں' دوسری ڈبل غلطی یہ کی ہے کہ یہ خیال کر بیٹھا کہ مجھ پر اس کی تقلید ضروری ہے۔ اللہ نے مجھ پر واجب کر دی ہے۔ ایسے ہی مقلدوں کے حق میں قرآن کریم کا یہ فرمان ہے۔ کہ اگلے زمانے کے کفار کہا کرتے تھے۔ کہ ہم نے تو اپنے بڑوں کو جس پر پایا ہم تو انہی کے قدم بقدم چلیں گے۔

دوسری عبارت جو آپ نے عقد الجید سے نقل کی ہے۔ اس میں ایک تو لفظ کلھا کی تحریف کرکے آپ نے کل لکھا ہے۔ دوسرے چونکہ اس کا ترجمہ کرنے سے آپ کا بھرم کھل جاتا۔ پردہ پوشی اس میں تھی کہ اس کا ترجمہ نہ کیا جائے۔ لوگ سمجھ لیں کہ یہ عبارت بھی ہمارے مفید مدعا ہو گی۔ بدیں وجہ جناب نے اس کا ترجمہ بھی نہیں کیا۔ ــــــــــ تیسرے مصلحته عظیمة عظیم پر آپ نے پیش غلط لگائے ہیں۔ وہ ان کا اسم ہے اور اسم ان پر ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ لیکن اللہ جانے یہ بلا؟

سنئے ! اس عبارت میں یہ ہے کہ چاروں مذہبوں سے اغراض مفسدہ کبیرہ ہے۔ چاروں کا مجموعہ الگ چیز ہے اور چار میں سے ہر ایک الگ چیز ہے۔ چار چونیاں اگر ہوں۔ اور کوئی کہے کہ ان چاروں کا ایک روپیہ ہوتا ہے۔ تو کوئی عقل مند ان میں سے ہر ایک کو ایک روپیہ سمجھ لے یہ محض اس کی عقل کی زیادتی ہے۔ کہنے والے کا قصور نہیں ــــــــــ!

پھر شاہ صاحبؒ اسے بھی شرعی حکم و جوب و فرض کی صورت میں نہیں بتلاتے عامیوں کے لئے ایک مصلحت جانتے ہیں۔ مصلحت اور ہوتی ہے۔ اور مسئلہ اور ہوتا ہے۔ غرض جناب نے شاہ صاحبؒ کی نسبت اور ان کی تصنیفات کی نسبت جو لکھا وہ محض غلط ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعتیوں کی جبلت

بدعتیوں کی جبلت میں یہ بات داخل ہے کہ بزرگوں کو ان کے حقیقی مرتبوں سے بہت بڑھا دیں۔ مولف نے اس کے بعد لکھا ہے کہ امام اعظمؒ تابعی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالمشافہ روایت کی ہے۔ اور ——— اور بھی جابجا ایسے بہت سے جملے لکھے ہیں۔

سنئے! امام صاحبؒ کی بہتری اور بزرگی کو ہم مانتے ہیں۔ لیکن شاید کیا بلکہ یقیناً" آپ کی نگاہیں تاریخ ابن خلکان پر نہ پڑی ہوں گی۔ جس میں تحریر ہے کہ امام صاحبؒ کے بہت بڑے شاگرد آپ کے مذہب کے رکن اعظم امام محمدؒ سے حضرت امام شافعیؒ دریافت فرماتے ہیں۔ کہ۔

۱۔ بتلاؤ! تمہارے استاد حضرت امام ابو حنیفہؒ قرآن کریم کے زیادہ جاننے والے تھے یا ہمارے استاد حضرت امام مالکؒ؟ جواب دیا کہ اللہ کی قسم علم قرآن میں ہمارے استاد سے آپ کے استاد زیادہ ماہر تھے۔

۲۔ اچھا بتلاؤ! حدیث رسول اللہ کا علم ہمارے استاد کو زیادہ تھا یا آپ کے استاد کو؟ جواب ملا کی اللہ کی قسم آپ کے استاد کو۔

پھر پوچھا کہ آپ کو اللہ کی قسم سچ بتلاؤ! کہ متقدمین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال کا زیادہ عالم کون تھا۔ امام مالک رحمہ اللہ یا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ؟ اس کے جواب میں بھی یہی فرمایا کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ۔

پس امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا۔ اب سوائے قیاس کے اور کیا باقی رہا۔ اور قیاس انہی چیزوں پر ہوتا ہے۔ جب ان میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بہ اقرار تمہارے بڑھے ہوئے ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ صحیح قیاس میں بھی وہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے آگے ہی رہیں گے۔

یہ ہیں بزرگوں کی تصریحات اس کے خلاف آپ جیسوں کا کچھ لکھنا آفتاب پر خاک ڈالنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوحنیفہؒ نے کسی صحابی سے نہیں پڑھا

یہ لکھنا صریح جھوٹ ہے۔ کہ امام صاحبؒ نے صحابہؓ سے بالمشافہ روایت کی ہے۔ اے جناب ۸۰ھ میں تو امام صاحب تولد ہوتے ہیں۔ پھر سن شعور کو پہنچ کر آپ آبائی تجارت میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ آپ کے ہاں کی معتبر کتاب شامی میں ہے۔

انه اول امره اشتغل بالاکتساب۔

کم سے کم اگر تیس برس بھی آپ کی صغر سنی اور تجارت کے رکھ لئے جائیں۔ تو ایک صدی پوری اسلام پر گزر چکنے تک تو آپ علمی میدان میں آئے بھی نہ تھے۔ آپ کے مذہب کے ایک صاحب یعنی مولانا شبلی اپنی کتاب سیرۃ النعمان میں لکھتے ہیں۔ کہ بیس برس سے کم عمر کا شخص حدیث کی درسگاہ میں شامل نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر لکھتے ہیں۔ غالباً" یہی قید تھی جس نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو ایسے بڑے شرف سے محروم رکھا۔ یعنی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاگردی سے ــــــــــ !

اس سے پہلے اسی صفحہ میں مولانا تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ امام ابوحنیفہؒ نے کسی سے بھی کوئی حدیث روایت کی۔ یعنی کسی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ نے کوئی ایک روایت بھی نہیں سنی۔ چنانچہ خود مصنف سیرۃ النعمان کے الفاظ اسی میں یہ ہیں۔

"واقعہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے کسی صحابی سے کوئی حدیث نہیں سنی۔"

اگر امام صاحبؒ کو یہ شرف حاصل ہوا ہوتا تو آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک۔ لیکن کسی بزرگ کی بزرگی اسی میں منحصر نہیں کہ جو مرتبہ اسے حاصل نہ ہو وہ خواہ مخواہ اس میں مان لیا جائے۔ آیئے! تاریخی طور پر اس کی تحقیق کریں۔

کوفے میں سب سے آخر جو صحابی انتقال کرتے ہیں وہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان کے سن انتقال کی بابت تین قول ہیں۔ ۸۶ھ ' ۸۷ھ ' ۸۸ھ لیکن آخری قول کو بھی معتبر مانیں تو امام صاحب رحمہ اللہ کی عمر اس وقت آٹھ سال کی ہوتی ہے جو بچپن کا زمانہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام صحابہ رضی اللہ عنہ میں علی الاطلاق سب سے آخر میں جن کا انتقال ہوتا ہے۔ وہ حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کا انتقال مکہ شریف میں ۱۰۰ھ میں ہوتا ہے۔ لیکن امام صاحب رحمہ اللہ کا ان سے حدیث سننا تو کہاں؟ ملاقات کرنا بھی ثابت نہیں ہوتا۔ پس یہ ثابت ہونا محال ہے کہ امام صاحب رحمہ اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے بالمشافہ حدیث سنی۔!

یہی وجہ ہے کہ سیرۃ النعمان کے مصنف کو بھی باوجود وہ امام صاحبؒ کی تعریف میں رطب و یابس سب کچھ بے تحقیق جمع کئے چلے جاتے ہیں۔ اس بات کا اقرار کرنا پڑا کہ امام صاحب رحمہ اللہ نے کسی صحابی سے کوئی روایت بالمشافہ نہیں سنی۔ وہ خود فرماتے ہیں ——— کہ

صاف بات یہ ہے کہ امام رحمہ اللہ نے صحابہ رضی اللہ عنہ سے ایک بھی روایت کی ہوتی۔ تو سب سے پہلے امام کے تلامذہ خاص اس کو شہرت دیتے۔

امام صاحب تابعی نہ تھے

تحقیقی طور پر امام صاحب رحمہ اللہ کے تابعی ہونے میں بھی کلام ہے۔ لیکن مؤلف صاحب تو لکھ چکے کہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے بالمشافہ حدیثیں روایت کی ہیں۔ تاریخ ابن خلکان میں صاف موجود ہے۔ کہ امام صاحب رحمہ اللہ کو کسی صحابی سے ملاقات اور روایت حاصل نہیں ہوئی

اسی طرح امام صاحب رحمہ اللہ کے مناقب کی حدیثیں بھی سب موضوع ہیں۔ جن میں امام صاحب رحمہ اللہ کا نام ہے۔ ملاحظہ ہو موضوعات کبیر ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ۔

اسی طرح یہ بات ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے امام صاحبؒ کے بچپن میں انہیں دیکھ کر ان کے لئے دعا کی۔ محض گپ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ۴۰ھ میں ہوا۔ اور امام صاحب کی پیدائش ۸۰ ھج میں ہے۔ بس یہ سب خوش گپیاں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کی نافہمی

رحمۃ اللہ علیہ کسی نام پر نہ لکھا گیا ہو تو اسے تعصب سمجھنا یہ آپ کے متعصب دماغ کی اپج ہے۔ ورنہ آپ کی کتاب میں بھی یہ عیب موجود ہے۔ جو عبارتیں ہم نے سیرۃ النعمان کی نقل کی ہیں۔ اس میں بھی بیسیوں جگہ نام ہے۔ نہ ان پر رحمتہ اللہ علیہ لکھا ہے اور نہ علامت "رح" ہے۔ کہو انہیں بھی متعصب کہو گے؟

اتنا لکھ کر پھر مؤلف نے گالیاں بکی ہیں۔ جن کا جواب سوائے سکوت کے اور مناسب نہیں ـــــــــــــــ!

ناظرین! اگر آپ میں سے کوئی ان کی دیانت یا ان کے علم کی حقیقت دیکھنا چاہے وہ "دلائل محمدی" کو دیکھ لے تو سمجھ لے گا کہ واقعہ کیا ہے۔ "دلائل محمدی" میں عربی کی تین عبارتیں ہیں پھر تینوں کا ترجمہ ہے۔ اس میں پہلی عبارت یہ ہے

ھو اسم من اسماء اللہ تعالٰی اس کا ترجمہ ہے کہ آمین اللہ کا نام ہے

لیکن مؤلف صاحب صریح بددیانتی سے کام لے کر اپنی کتاب میں تالیف فرماتے ہیں ـــــــــ کہ

"خاتم کے معنی ما یختم بہ ہیں۔ آپ نے نام ترجمہ کیا۔ جو غلط در غلط اور بے ربط ہے"۔

اس کے بعد پھر گالیاں بکنا شروع کر دی ہیں۔ اب ناظرین خود ہی بتلائیں ہم نے صحیح لکھا ہے یا مولف نے؟ اس کے بعد خود بے ربطی کی ہے۔ جس کا کوئی ذکر فکر نہیں۔ اس بات کو لا کھڑا کیا ہے۔ یعنی کہا ہے کہ "آپ کو سرکار کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے"۔

اٹھارہویں تہمت!

اس بے ادب بے خبر شخص سے کوئی کہہ دے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کو جو خاتم النبین نہ مانے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد کسی کو نبی مانے۔ ہم تو اسے کافر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے ہیں۔ اور جو مسلمانوں پر بلاوجہ تہمت لگائے اسے جہنم کا کیڑا جانتے ہیں۔

مولویو! اللہ سے ڈرو۔ بہتان باندھ کر مسلمانوں میں پھوٹ نہ ڈالو۔ ہمارے عقائد میری کتاب "عقیدہ محمدی" میں دیکھو۔ جھوٹ بول کر لعنت الٰہی مول نہ لو ــــــ!

ہاں ایک حدیث مؤلف نے لکھی ہے۔ لکھتے ہیں۔ "موافق حدیث آمین کے معنی ہیں دعا قبول کر" ــــــ ہم کہتے ہیں جناب نے پھر حدیث کا نام لیا؟ آپ جیسے مست تقلید کو اس سے کام کیا؟ مہربانی فرما کر یہ حدیث دکھایئے! ورنہ شرمایئے۔ منہ چھپایئے۔

آپ نے لکھا ہے کہ یہ فتویٰ کہ آمین دعا نہیں جہل آمیز ہے اس کے جواب میں صرف اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ خود امام ابو حنیفہؒ سے آمین کا دعا نہ ہونا ہم نے مبسوط کے حوالے سے دلائل محمدی نمبر ۲ میں نقل کر دیا ہے۔ اور حوالے بھی دیے ہیں۔ اب آپ کے یہ الفاظ کس پر پڑے؟ اگر تمیز ہے تو جان جایئے! اور نقصان نہ اٹھایئے!

اے جناب! ہم نے تو آمین کو دعا مان کر پھر بھی اسے بلند آواز کہنے کے بہت سے دلائل اپنی کتاب دلائل محمدی نمبر ۲ میں لکھے تھے۔ لیکن آپ سے نہ ہو سکا کہ ــــــ ان میں سے ایک کو بھی توڑتے۔ یا اپنی ٹوٹی ہوئی دلیلوں کو جوڑتے؟

دو سو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اونچی آمین

ناظرین! ہمارے مؤلف صاحب کا علمی نا تجربہ کاری کا برہنہ فوٹو ملاحظہ فرمایئے۔ ہم نے لکھا تھا کہ بقول حضرت امام عطاؒ استاد حضرت امام ابو حنیفہؒ دو سو صحابہ بلند آمین کہا کرتے تھے۔ جن کی آواز آمین حضرت عطاؒ نے سنی۔

اس پر مؤلف صاحب لکھتے ہیں کہ ایک کو دو سو بنا دیا۔

سنئے! جناب ایک کا بیان ہے وہ دو سو کا فعل نقل کرتے ہیں۔ پس فاعل اور عامل دو سو ہوئے۔ نہ کہ ایک۔ اس روایت میں ہے کہ ان کی آمین کی بلند آوازیں گونج پیدا کر دیتی تھیں۔ اس پر مؤلف صاحب لکھتے ہیں۔ کہ کھجور کے پتے تھے۔ اللہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندے! علم سے نہیں تو عقل سے، آدمیت سے ہی کام لیا ہوتا۔ کبھی کھجور کے پتوں کی مسجد بنی بھی ہے۔ اور اگر جناب نے کبھی کسی واعظ کی زبانی سن لیا ہو۔ کہ مسجد نبوی ﷺ کی چھت کھجور کے پتوں کی تھی تو گذارش ہے۔ کہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ بھی پکی بن گئی تھی۔ اور حضرت عطا تابعی رحمہ اللہ کا انتقال ۱۱۵ھ میں ہوتا ہے۔ تو یہ واقعہ اس وقت کا نہیں جب چھت کھجور کے پتوں کی تھی۔ پھر آوازوں کی گونج کو مسجد کی چھت کے کچا ہونے سے کیا مطلب؟ بہت آوازوں کا ملنا ہی آواز میں گونج پیدا کر دیتا ہے۔ بلند آوازوں کے خلط مسلط ہونے کا نام ہی عربی میں رجہ ہے۔ حضرت عطا رحمہ اللہ مکی ہیں۔ آپ نے اللہ جانے کھجور کے پتوں کی مسجد کیسے سمجھ لی ــــــــــ!

پھر لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ ایک وقت کا ہے ــــــــــ یہ بھی نادرست ہے۔ کیونکہ روایت میں لفظ "اذا" ہے پس جب بھی نماز ہوتی۔ اور امام والا الضالین باآواز پڑھتا ــــــــــ تو مقتدی اونچی آواز سے آمین کہتے۔ یہ تھی ہمارے مولف صاحب کی تین سطری عبارت۔ !

مؤلف کی بدحواسی

یہ بدحواسی بھی قابل داد ہے۔ کہ ہم نے معترض کی عبارت دلائل محمدی میں نقل کی تھی۔ کہ وہ آیت ادعوا ربکم الخ کا ترجمہ یہ لکھتے ہیں۔ لیکن مؤلف صاحب نے اسے ہماری عبارت قرار دے کر پھر اور حوالے دے کر گویا تعارض ثابت کیا ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ یہ آپ کا قصور فہم ہے۔

یہ لکھنا کہ ہم نے خفیۃ" کے معنی یا تفسیر بیان نہیں کی۔ یہ صریح دروغ۔ بے فروغ ہے۔ خود یہ "اسرارا" کس لفظ کے معنی اور کس لفظ کی تفسیر ہے؟ یہ بھی آپ نے محض جرات سے کام لیا ہے جو تفسیر حسینی کی ایک لمبی عبارت نقل کی ہے۔ بھائی میں نے تفسیر نقل کی ہے۔ آیت تدعونہ تضرعا وخفیۃ کی وہاں تفسیر حسینی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی نقل کردہ عبارت نہیں ہے۔

اللہ کی شان ہے۔ باوجود ان تمام باتوں کے لکھنے کے پھر بھی ہمارے مولف کے قلم سے ایک سچا جملہ نکل ہی گیا لکھتے ہیں۔

"آمین نماز میں درمیان سر جہر کہنے کے فضیلت پر قرآن ناطق ہے۔ یہی حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔"

میں کہتا ہوں یہ ہے حق جو آپ کی زبان سے نکلا۔ اللہ کرے آپ کو اس پر عمل بھی نصیب ہو کہ بہت بلند اور بالکل پست نہیں بلکہ درمیانہ اونچی آواز سے آمین کہا کریں۔ یہی میں نے اپنی کتاب دلائل محمدی میں لکھا تھا۔ جسے خود آپ نے بھی صفحہ نمبر ۲۸ پر نقل کیا ہے۔ جہر و سر کے درمیان کی اونچی آواز آپ کے ہم مذہب نے اور خود آپ نے اس سے پہلے اور اس کے بعد جو سری آواز سے دل میں آمین کہنے کی تھی وہ آپ کی اس تحریر سے سوخت ہو گی۔ فالحمد اللہ۔

ناظرین! مولوی صاحب نے اردو میں جو فقرہ لکھا ہے میں چاہتا ہوں کہ ذرا سی توجہ آپ اس امر پر کریں کیا مزے کی اردو ہے! اور کس قدر فصاحت بلکہ بلاغت سے بھری ہے! "کہنے کی افضلیت" اس فقرہ پر بے ساختہ زبان سے نکلتا ہے کہ کسی گونگے کی زبان ہے۔

اس کے بعد مولف نے ہمارے چند مسائل گنوائے ہیں۔ گو ان کا جواب بفضلہ بار بار ہو چکا ہے۔ لیکن بریلوی گروہ انہی اوچھے ہتھیاروں سے ہمیشہ حملہ آور ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے پھر بھی ان مسائل کے جوابات یہاں لکھے جاتے ہیں غور فرمائیے۔

پانی کی ناپاکی کا مسئلہ!

ہمارا پہلا مسئلہ یہ لکھا ہے کہ پانی اگرچہ بالکل ہی تھوڑا ہو تاہم نجاست کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔ جب تک کہ رنگ اور بو اور مزہ نہ بدلے۔

اس کی بابت گذارش ہے کہ اس مسئلہ کی نسبت ہماری طرف غلط ہے۔ ہاں جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی دو قلے ہو جائے تو بے شک جب تک اس کا مزہ یا بو یا رنگ کسی نجاست کے پڑنے کی وجہ سے نہ بدلے وہ پاک رہتا ہے۔ یہ ہے ہمارا مسئلہ۔ پس اسی میں تم نے دو جھوٹ بولے ہیں۔ توبہ کیجئے! ورنہ منہ کالا ہو گا۔ اب اس کی دلیل سنئے! رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث (ابوداؤد) اور روایت میں ہے۔
الا ما غلب علٰی ریحه و طعمه ولونه (ابن ماجه)۔
یعنی پانی جب دو قلے ہو تو ناپاکی کے پڑنے سے وہ ناپاک نہ ہو گا۔ جب تک کہ اس کا رنگ یا مزہ' یا بو نہ بدلے۔

اس حدیث کے مطابق اہلحدیث کا یہی مذہب ہے۔ آپ اگر حدیث کو نہ مانیں اور اپنے مذہب کی فقہ پر اسے قربان کر دیں تو یہ آپ کا فعل ہے۔ ہم اہلحدیث تو حدیث کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔ یہ اعتراض ہم پر نہیں۔ حدیث رسول ﷺ پر ہے۔ پس اسے واپس لیجئے۔ ترمذی میں ہے۔ کہ امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ اور امام اسحاقؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔

شیر خوار لڑکے کے پیشاب کا مسئلہ!

لکھا ہے کہ اہلحدیث کے نزدیک شیر خوار لڑکے کا پیشاب پاک ہے۔ اس کی نسبت بھی سن لیجئے۔ پاک ناپاک کی بحث نہیں۔ بات یہ ہے کہ اہلحدیث کہتے ہیں کہ چھوٹا لڑکا دودھ پیتا لڑکا اگر کسی کے کپڑوں پر یا جسم پر پیشاب کر دے تو صرف پانی کا چھینٹا دے لینے سے وہ پاک ہو جائے گا۔ اس کی دلیل سنئے! حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ میں اپنے چھوٹے لڑکے کو جو ابھی کھانا نہیں کھاتا حضور ﷺ کے پاس لائی۔ آپ ﷺ نے اسے گود میں بٹھا لیا۔ بچے نے وہیں پیشاب کر دیا۔ فدعا بماء فنضحه ولم یغسله تو آپ نے اس پر پانی کا چھینٹا دے لیا اور اسے دھویا نہیں (متفق علیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ چونکہ حنفی مذہب کے مقید ہیں۔ اس لئے آپ کا اس صحیح صریح حدیث پر ایمان نہیں۔ لیکن فدایان نبوت اللہ کے رسول ﷺ کے ہر کلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کا مسلک وہی ہے جو حضور رسالت ماب ﷺ کا تھا۔ اور حدیث میں حضور ﷺ کا فرمان موجود ہے۔ انما یغسل من بول الانثی و ینضح من بول الذکر (احمد' ابوداوٗد' ابن ماجہ) یعنی لڑکی کا پیشاب تو دھو دیا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے دیے جائیں۔

پس یہی مذہب اہلحدیث کا ہے۔ باقی جو آپ نے لکھا ہے تہمت ہے ہم ہر جانور کے پیشاب پاخانے کو نجس اور ناپاک جانتے ہیں۔

تیسرا مسئلہ:

مولوی صاحب آپ تو خیالی پلاؤ پکاتے ہیں۔ مٹی کے طوطے اڑاتے ہیں۔ کسی خاص شخص کی تحقیق اور اس کا خیال جماعت کا مذہب نہیں کہا جا سکتا۔ اگر بالفرض کسی کی یہی تحقیق ہو۔ کہ مال تجارت اور زیورات پر زکوٰۃ نہیں۔ تو ہم جیسے حنفیوں میں بیسیوں مسائل میں آپس میں اختلاف موجود ہے۔ یا جیسے حنفی شافعی کا سارا مذہب جداگانہ ہے۔ لیکن شافعیہ کے مسائل سے حنفیوں کو اور حنفیہ کے مسائل سے شوافع کو الزام دینا صریح بے انصافی ہے۔ اسی طرح کسی کی تحریر کو اہلحدیث جماعت کا مسئلہ بتانا بھی بدترین جرم ہے۔

سنو! اب ہمارا مذہب وہ ہے جو صحیح حدیث میں ہو بس۔ پس لوگوں کے ادھر ادھر کے اقوال سے ہمیں الزام دینا دیانت صداقت اور علمیت کے صریح خلاف ہے۔ تاہم سنئے۔ مال تجارت میں زکوٰۃ ہے۔ زیور میں زکوٰۃ ہے۔ ہمارا مذہب یہی ہے ملاحظہ ہو ابوداوٗد وغیرہ میں حدیثیں موجود ہیں۔

استنجا کا مسئلہ!

لکھتے ہیں کہ پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا یا پانی سے استنجا کرنا ہمارے نزدیک بدعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ تعجب ہے اگر کسی کی بینے کی پھوٹ گئی ہوں۔ لیکن چہرے کی موجود ہوں وہ بھی ایسے بے ہودہ الزام قائم نہیں کر سکتا۔ کسی دن آکر خود ملاحظہ فرمالیں کہ اہلحدیث ڈھیلا لیتے ہیں یا نہیں؟ اور پانی سے استنجاء کرتے ہیں یا نہیں؟

بھائی! آخر تم رہتے کہاں ہو؟ کہ تمہیں اب تک یہ بھی نہیں معلوم؟ کہ کوئی ایسا ہے بھی جو پیشاب کرکے نہ ڈھیلا لے۔ نہ پانی لے اور اسے شرعی مسئلہ کہے؟ یہ بھی تہمت ہے آپ کو اس سے توبہ کرنی چاہیے۔

غسل کا مسئلہ!

پھر لکھا ہے کہ بلا انزال غسل ہمارے نزدیک واجب نہیں۔ اس کی نسبت سنئے۔ آپ اس مسئلہ کو بخاری شریف میں دیکھئے۔ جہاں لکھا ہے۔ والغسل احوط یعنی احتیاط اور بہتری غسل کرنے میں ہی ہے۔ والماء انقی یعنی پانی ہی زیادہ پاک صاف کرنے والا ہے۔ ان اعتراض کا اور ان جیسے اور اعتراضوں کا مفصل جواب میری کتاب عصائے محمدی اور فتح محمدی اور صدائے محمدی وغیرہ میں ملاحظہ ہو۔

پانچ سو روپے کا انعام!

یہ تو تھے آپ کے اعتراضات اور ان کے جوابات۔ اب ہوش و حواس درست کرکے ہمارے اعتراضات سنئے! اور اگر ہو سکے تو ان کے جوابات اور دلائل بھی تلاش کر لائیے۔ اور یقین مانئے کہ نہ تو ہم نے انہیں آپ کے ہاں کی نامعتبر کتابوں سے نقل کیا ہے۔ نہ آپ پر تہمتیں باندھی ہیں۔ بلکہ ہم تو صاف کہتے ہیں ——— اگر ایک عبارت بھی آپ کو نہ ملے۔ تو ہم ایک سو روپیہ دیں گے۔ سنئے!

حنفی مذہب کا ایک عجیب مسئلہ

حنفی مذہب کی کتاب تجنیس میں صاحب ہدایہ نے حنفی مذہب کا مختار مسئلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا ہے۔ لورعف فکتب الفاتحة بالدم علی جبهته وانفه جاز للا ستشفاء و بالبول ایضا" ان علم فیه شفاء لا باس به۔

مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کی بہترین اور افضل ترین سورۃ سورہ فاتحہ کو پیشانی پر اور ناک پر خون سے اور پیشاب سے وہ شخص لکھ سکتا ہے۔ جسے نکسیر پھوٹنے کی بیماری ہو۔ اور وہ اس کا علاج اس سے کرتا ہو۔ جب وہ اپنے علم میں اس میں شفا جانے تو بے شک لکھ لے کوئی حرج نہیں۔

توبہ ! توبہ ! اللہ کا کلام بھی مانتے ہیں۔ پھر اسے خون ——— اور پیشاب سے بھی لکھتے ہیں؟ اللہ بچائے دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی برائی ہو سکتی ہے؟ اس سے بھی زیادہ کوئی بے ادبی' توہین اور تحقیر کلام اللہ شریف کی ہو سکتی ہے——— ؟

بھائیو ! اللہ کے لئے ان مسائل سے توبہ کرو۔ اور اب مولف صاحب ! اگر کوئی دلیل اس کی ہے تو پیش کرو۔ ورنہ آئندہ سے اہلحدیث کے منہ لگنے سے توبہ کر لو

حنفی مذہب میں شراب کی حلت!

حنفی مذہب کی معتبر کتاب درمختار میں ہے۔ کہ شراب اصطلاح میں کہتے ہیں اسے جو نشہ لائے۔ اس کی آٹھ قسمیں ہیں۔ چار قسمیں حرام ہیں۔

والحلال منها اربعة انواع — اور اس کی چار قسمیں حلال ہیں۔

مسلمانو ! سن رہے ہو ! شراب نشہ والی کی چار قسموں کو یہ حلال کہہ رہے ہیں۔ تم نے سنا ہو گا۔ اور دنیا جانتی ہے کہ اسلام میں شراب کا ایک گھونٹ پینا بھی حرام ہے۔ خواہ وہ کسی چیز کی ہو۔ لیکن حنفی مذہب کی فقہ کی کتابوں میں کھلے لفظوں میں لکھا ہوا موجود ہے اور آپ کے سامنے ہے کہ چار قسم کی نشہ والی شراب حلال ہے ——— کہئے ! مولوی جی ہے کوئی دلیل جس سے آپ اپنے ہاں کے اس مسئلہ کو ثابت کر سکیں۔

حنفی دوستو ! خیر خواہانہ پھر ایک مرتبہ عرض ہے کہ للہ ! ان مسائل سے توبہ کر لو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں مذہب اسلام کی صورت مسخ کر رہے ہو؟ کہ کہیں پیشاب سے الحمد شریف کی سورت لکھنے کا جواز! کہیں نشہ اور شراب کی قسمیں حلال۔ اللہ سے ڈرو اور ان غلط قیاسات کو ترک کر دو۔

حنفی مذہب کا تیسرا مسئلہ!

حنفی مذہب کی معتبر کتاب درمختار میں ہے۔

واما فی دبر نفسه فرجح فی النهر عدم الوجوب الا بالا نزال۔

یعنی اگر کسی شخص نے اپنے ذکر کو خود اپنی ہی دبر میں داخل کیا تو راجح مسئلہ یہ ہے کہ اگر انزال ہوا ہے تو غسل واجب ہے۔ انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں۔

حنفی دوستو! کیا یہ مسائل شرعیہ ہیں؟ عقلمندو! دنیا میں ایسا بھی ہو سکتا ہے؟ مولانا صاحب مہربانی فرما کر اس کی دلیلیں تو بیان کرو! شیشے کا گھر بنا کر پھر دوسروں کے پختہ قلعوں پر پتھر پھینکتے ہو؟ فقہ کی کتابوں میں اس ٹائپ کے مسائل جمع کر کے حدیث کے مسائل پر اعتراض کرتے ہو۔

اللہ سے ڈرو! آؤ ہمارے ساتھ ہو جاؤ! قرآن و حدیث کو سراسر حق جانو! اوروں کی سب باتیں نہ مانو۔

فقہ میں کتا نجس العین نہیں

آپ کے مذہب کی کتاب درمختار میں ہے۔

واعلم انه لیس الکلب بنجس العین عند الامام و علیه الفتویٰ وان رجح بعضهم النجاسة کما بسطه ابن الشحنة فیباع و یؤجر و یضمن و یتخذ جلده مصلی ودلو اولو اخرج حیا ولم یصب فمه الماء لا یفسد ماء البئر ولا الثوب بانتفاضه ولا بعضه مالم یرریقه ولا صلوٰة حامله ولا کبیراً و شرط الحلو انی شد فمه ولا خلاف فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجاسة لحمه وطهارة شعره۔

یعنی یہ جان لے کہ کتا بذات خود نجس نہیں۔ وہ نجس العین نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ" کا یہی مسئلہ ہے۔ اور حنفی مذہب کا مفتی بہا مسئلہ بھی یہی ہے۔ گو بعض نے نجاست کو ترجیح دی ہے جیسے کہ ابن شحنہ نے یہ بسط سے بیان کیا ہے۔ پس کتے کی تجارت خرید و فروخت جائز ہے۔ اسے اجرت پر دینا اور کسی سے اس کی اجرت لینا بھی جائز ہے۔ اگر کسی کا کتا دوسرے کے ہاتھ سے تلف ہو جائے تو وہ اس کے ذمہ ہے۔ کتے کی کھال کی جا نماز بنانی بھی جائز ہے۔ کتے کی کھال کا ڈول بنانا بھی جائز ہے۔ کتا اگر پانی میں گر پڑے اور اسے زندہ نکال لیا جائے تو اگر اس کا منہ پانی کو نہیں پہنچا۔ تو کنویں کا پانی بگڑے گا نہیں' گیلے بدن والا کتا ________ اگر جھرجھری لے اور اس کی چھینٹیں کسی کے کپڑوں پر پڑیں تو کپڑا ناپاک نہ ہو گا________

اسی طرح اگر کتا کسی کو کاٹ لے تو بھی جہاں اس نے کاٹا وہ کپڑا ناپاک نہیں۔ جب تک کہ اس کا تھوک دکھائی نہ دے کتے کو اٹھا کر نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی فاسد نہ ہو گی۔ خواہ کتے کا پلا ہو یا بڑا کتا ہو۔ نماز ہو جائے گی۔ حلوانی نے اس کے منہ کے بندھا ہوا ہونے کی شرط لگائی ہے۔ اس کے گوشت کی نجاست میں اختلاف نہیں' کتے کے بال تمام حنفیوں کے نزدیک پاک ہیں۔ حنفیہ کا اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

مولانا آنکھیں کھولیں؟ اللہ کرے آپ کو انصاف کی سوجھے۔ واللہ! میرا مقصود صرف یہی ہے کہ آپ ان خلاف شرع مسائل سے ہٹ جائیں۔ یہ تو وہ مشہور مسئلہ ہے کہ مسلمان بچے بچے کی زبان پر ہے کہ کتا ناپاک ہے۔ لیکن فقہ کی جن کتابوں کو آپ دین مذہب کی جڑ مانتے ہیں' جن کو حنفی مذہب کی جان سمجھتے ہیں' جن پر آنکھیں بند کر کے عمل کرتے ہیں۔ جن کی جانچ پڑتال کرنے پر آپ ہم سے ناخوش ہوتے ہیں۔ جن کی پابندی کو آپ حنفی ہونا خیال کرتے ہیں۔ ان کتابوں کا یہ نقشہ ہے! پس للہ! ان مسائل سے توبہ کیجئے۔ قرآن و حدیث کے مطابق قرآن کی توہین کو' شراب کے حلال کر لینے کو' گندگی کے افعال کو پاک صاف ماننے کو پاکیزگی سمجھنے کو ترک کر دیں۔ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہیں توفیق دے۔

اگر یہ نہیں تو پھر مہربانی فرما کر ان مسائل کے دلائل قرآن و حدیث سے پیش کر دیجئے۔ اور ہم سے یہ مسائل منوا لیجئے۔

حنفی مذہب کا پانچواں مسئلہ

کاش کہ ہمارے مولوی صاحب ہم پر اعتراض لگانے سے پہلے اپنے گھر کی خبر لیتے۔ جناب اور کسی اودھر ادھر کی کتاب سے نہیں در مختار جیسی معتبر کتاب سے سنئے! لکھتے ہیں۔

ولا عند وطی بهيمة اوميتة اوصغيرة غير مشتهاة بان تصير مفضاة بالوطء وان غابت الخشفة ولا ينتقض الوضوء فلا يلزم الا غسل الذكر قهستانی عن النظم و سيجئی ان رطوبة الفرج طاهرة عنده فتنبه بلا انزال لقصور الشهوة امابه فيحال عليه۔

یعنی غسل واجب نہیں جانور سے وطی کرنے سے، مردہ عورت سے وطی کرنے سے۔ چھوٹی بچی سے وطی کرنے سے کہ اس کے دونوں راستے ایک ہو جائیں۔ اگرچہ سر ذکر داخل ہو گیا جب تک انزال نہ ہو جائے۔ اور وضو بھی نہیں ٹوٹتا صرف ذکر کا دھو لینا لازم ہے۔ (قہستانی عن النظم)

یہ بھی عنقریب بیان ہو گا کہ امام صاحبؒ کے نزدیک فرج کی رطوبت پاک ہے۔ اسے سمجھ لے ـــــ تو بوجہ انزال غسل واجب ہو جائے گا ـــــ!

سنا مولانا! اگر جانور سے، مردہ سے، صغیرہ سے کرے تو نہ وضو ٹوٹا۔ نہ غسل واجب ہوا۔ جب تک انزال نہ ہو سکے۔ کہئے اور ایمان سے کہئے! کہ کیا پاک صاف ستھرے دین اسلام کا ایسا حکم ہو سکتا ہے؟ یہ ہے فقہ کا نمونہ یہ ہیں وہ مسائل جنہیں ہم اہلحدیث مانتے نہیں۔ اور آپ ہمارے سر ہو رہے ہیں۔ ہم تو پھر بھی آپ سے کہیں گے۔ اگر ان مسائل کی دلیلیں قرآن پاک سے اور حدیث سے ہیں تو ہمیں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ساتھ ملا لیجئے۔ ورنہ آیئے! مصافحہ کر لیجئے اور ان مسائل کو ترک کر کے ہماری طرح اہلحدیث ہو جایئے!

مسلمانو! واللہ یہ مسائل اگر چھوڑ دیئے جائیں تو یہ تفرقہ جو ہم تم میں ہے۔ دور ہو جائے۔ ہم کسی امام کے، کسی بزرگ کے دشمن نہیں۔ ہم کسی کے مذہب کو برا نہیں کہتے۔ ———— ! ہاں جس اصول میں ہم سب یکساں ہیں وہ جہاں ٹوٹتا ہے ہم تمہیں تنبیہہ کرتے ہیں۔ کہ دیکھو اسلام چلا اسے نہ جانے دو۔ اصل یہی قرآن و حدیث ہے۔ فقہ تو فرع ہے۔ اصل کے مطابق ہے تو قبول کر لو ورنہ اس سے دست برداری! اگر یہ نہیں اور ہم غلطی پر ہیں تو ان مسائل کی دلیلیں پیش کر کے ہمیں اپنا بنا لیجئے۔

الحمد اللہ! ہم تو آپ کے اعتراضات کے جوابات دے چکے ہیں۔ دیکھیں آپ اپنا قرضہ کب ادا کرتے ہیں؟

معارضہ کچھ نہیں

ایمان کی بات تو یہ ہے کہ ہمیں تو آج تک اتنے بڑے علامہ سے سابقہ ہی نہیں پڑا تھا۔ دلائل محمدی حصہ دوم میں ہم نے ایک بار جواب دیا تھا کہ اگر ہر دعا کو دل میں ہی مانگنا چاہئے تو فرض نمازوں کے بعد کی دعا تم اونچی آواز میں کیوں مانگتے ہو؟

ایک جواب دیا تھا کہ اگر تمہاری پیش کردہ آیت اپنے عموم پر بقول تمہارے مانی جائے تو جن دعاؤں میں حضور ﷺ سے جہر ثابت ہے تم اس کا کیا کرو گے۔

الغرض مختلف دلیلیں قائم کر کے حنفیوں کا یہ دعویٰ توڑا تھا۔ لیکن علامہ نے کمال کیا، صاف کہہ دیا کہ

ایمان کی بات تو یہ ہے کہ ہمیں تو آج تک اتنے بڑے علامہ سے سابقہ ہی نہیں پڑا تھا۔ دلائل محمدی حصہ دوم میں ہم نے ایک بار جواب دیا تھا کہ اگر ہر دعا کو دل میں ہی مانگنا چاہئے تو فرض نمازوں کے بعد کی دعا تم اونچی آواز میں کیوں مانگتے ہو؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک جواب دیا تھا کہ اگر تمہاری پیش کردہ آیت اپنے عموم پر بقول تمہارے مانی جائے تو جن دعاؤں میں حضور ﷺ سے جہر ثابت ہے تم اس کا کیا کرو گے۔
الغرض مختلف دلیلیں قائم کر کے حنفیوں کا یہ دعویٰ توڑا تھا۔ لیکن علامہ نے کمال کیا' صاف کہہ دیا کواز ایک وہ ہے جو مؤذن کی ہوتی ہے۔ ایک وہ ہے جو دو آدمی آپس میں باتیں کرتے ہوئے آواز نکالتے ہیں۔ یہ ہے آواز کو پست کرنا۔ وہ ہے آواز کو بلند کرنا۔ لیکن دونوں صورتوں میں آواز ہے۔ ہاں دل میں کہہ لینا' خفیہ کہہ لینا' چپ رہنا' آواز نہ نکالنا' آواز نکالنے کے خلاف حنفیوں کا یہ عمل نہیں کہ وہ اونچی آواز سے جو درمیانہ ہو۔ آمین کہیں بلکہ وہ تو دل میں کہتے ہیں۔ اور کیا خبر کہتے بھی ہیں یا نہیں؟ پس یہ قصہ ہے جس پر آپ کا غصہ ہے۔
اردو پر ناز کرنے والوں کی اردو ملاحظہ ہو لکھتے ہیں۔
"باقی رہی آواز اونچی اور پست میں تو جواب حوالہ ۳۴ ملاحظہ ہو"۔ کچھ آپ سمجھے بھی کہ یہ کیا لکھ رہے ہیں۔

بخاری پر اعتراض کرنے والا جہنمی ہے

آپ جو کہ حدیث سے ناواقف ہیں۔ دجال والی حدیث کو کیا جانیں؟ بخاری شریف میں جو احادیث ہیں ان کی نسبت خود امام صاحبؒ کا فرمان ہے۔

ما ادخلت فیہ الا ما قد صح عن النبی ﷺ — یعنی میں نے اپنی اس کتاب میں اسی مرفوع حدیث کو لیا ہے جو حضور ﷺ سے صحت کے ساتھ پہنچ چکی ہے۔

آپ جیسے لوگ اعتراض کریں تو بخاری میں کوئی نقصان پیدا نہیں ہوتا۔ چاند چڑھتا ہے تو بہت سے کتے بھونکنے لگتے ہیں۔
وہی شاہ ولی اللہ صاحبؒ جن کے اقوال آپ نے اس سے پہلے نقل فرمائے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجتہ اللہ میں صاف لکھتے ہیں۔ کہ بخاری پر اعتراض کرنے والا بدعتی ہے۔ محدثینؒ کا فیصلہ امام بخاریؒ کے متعلق یہی ہے کہ

نظر البخاری ادق من ان یعترض علیہ۔

ہم نے تو تجربہ یہی دیکھا ہے کہ صحیح بخاری شریف پر اعتراض انہی لوگوں کا ہوتا ہے جو دشمنان حدیث ہوتے ہیں۔ جنہیں کلام رسول ﷺ سے بیر ہوتا ہے۔

مولف نے نثر لکھتے لکھتے خیر سے نظم لکھنی شروع کر دی ہے۔ آپ مصرع موزوں فرماتے ہیں ؏ 132

مثل نگینہ کام دے آواز پست میں

یا اللہ ! حیرت ہے یہ کسی انسان کی زبان ہے۔

مؤلف کے بے ہودہ خیالات!

ان سے پہلے راجکوٹی صاحب حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کو حضرت سفیان کا شاگرد لکھ چکے تھے۔ اس پر ہمارا اعتراض پڑھ کر حیدر آبادی صاحب لکھتے ہیں کہ وائلؒ ایک تابعی ہیں ——!

اے جناب ! حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کے راجکوٹی نے سفیانؒ کا شاگرد لکھا۔ وائل نامی کوئی تابعی ہیں۔ تبع تابعی ہوں۔ ان سے بھی بعد کے ہوں اس کا کسے انکار ہے؟ اس کی بحث ہی کب ہے؟ کہ وائل نام رکھنا ہی مسلمانوں نے چھوڑ دیا تھا ——!

ہم اپنے حیدر آبادی دوست کو مطلع کرتے ہیں کہ ہم نہ حضرت امام ابن تیمیہؒ کے مقلد ہیں نہ ہم حضرت امام محمدؒ کے مقلد ہیں۔ نہ ہم کسی صحابی کے منکر ہیں۔ نہ اللہ کے نیک بندوں کے دشمن ہیں۔ نہ کسی بزرگ کے بے ادب۔ یہ تو آپ ہی کو مبارک ہو۔ کہ کہیں کسی بزرگ کو شیطان کہتے ہو۔ کہیں فتنی کہتے ہو۔ جو اللہ رسول کے کلام کا پابند ہو وہ ہمارا ہے‘ جو ان دونوں سے الگ ہم اس سے الگ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کرام! کیا بتلاؤں اگر ہو سکے تو میری کتاب دلائل محمدی ایڈیشن دوم کا صفحہ ۷۹ آپ پورا دیکھ لیجئے گا۔ وہاں جو بحث ہی نہیں ہے۔ وہ ہمارے علامہ اس صفحہ کے حوالے سے اس کتاب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جن کی دیانت کا یہ حال ہے انہیں کون سا جھوٹ بولنا محال ہے۔

پھر ہماری نسبت لکھا ہے۔کہ خود ہی آمین سے چڑنا' مقدمہ بازی کرنا فتنہ و فساد مچانا!

مولانا! آپ کی غلطی تو نہیں ہو رہی؟ جب آپ اونچی آواز سے آمین کہتے نہیں تو آپ کی آمین سے چڑے گا کون؟ یہ آپ نے الٹی گنگا کیوں بہائی؟

حنفی شافعی کی مورچہ بندی

رہا حنفی شافعی کا تعلق تو اس کی نسبت تو ہم پہلے اپنی اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۷۰ میں آپ کے مذہب کی فقہ کی کتابوں سے تحریر کر آئے ہیں۔ کہ اگر کوئی حنفی شافعی ہو جائے تو اسے ڈنڈے مارے جائیں۔ سزا دی جائے۔ ہم لکھ چکے ہیں اور تمہاری کتابوں سے ثابت کر آئے ہیں کہ تم تو شافعی مذہب کے آدمی کو بھی حنفی مذہب کا مسئلہ ہی بتلانے کے مکلف ہو۔ تمہارے تعصب کا تو یہ حال ہے کہ کعبۃ اللہ میں جا کر بھی تم نے چار ٹکڑے کر دیئے۔ حنفی مصلی الگ ہوا۔ اور شافعی مصلی الگ ہوا۔ اے جناب! دائی سے پیٹ چھپانا! کیا یہ حقیقت نہیں کہ تمہارے مذہب کی اہم تر کتاب ہدایہ ساری کی ساری شافعی مذہب کی تردید سے بھری پڑی ہے؟ پھر آج کس منہ سے کہہ رہے ہو کہ حنفی شافعی ایک ہیں۔ نہ ایک ہوئے اور نہ ایک ہو سکیں گے

بینهما برزخ لا یبغیان ○ —— القینا بینهم العداوة والبغضاء۔

اچھا جانے دیجئے اس بحث کو اور سنئے! اگر یہ سچ ہے اور آپ لوگ فی الواقع شافعیہ سے نہیں بھڑتے۔ ان کے مسائل کو سچ جانتے ہیں تو جب ہم آمین بالجہر کہتے ہیں۔ رفع الیدین کرتے ہیں۔ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ سینہ پر ہاتھ باندھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ تو آپ کے جذبات بے طرح کیوں برانگیختہ ہو جاتے ہیں اور باوجود رحم کے کپے بننے کے آپ حضرات ظلم کے پتلے کیوں بن جاتے ہیں؟ آپ تو شافعی مذہب کے مطابق نماز پڑھنے سے ہمارے پیچھے اس طرح پڑ جاتے ہو۔ جس طرح ہندو ذبیحہ گاؤ کی وجہ سے مسلمانوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔

ہماری منشاء

بھولے مولف! ہم نے کبھی کہیں ایک مقدمہ بھی دائر نہیں کیا۔ کہ حنفی دل میں آمین کہتے ہیں یا نہیں کہتے۔ اس لئے انہیں مسجد میں نہ آنے دیا جائے۔ ایسے سارے فتنے آپ حضرات کی تعلیم کا نتیجہ ہیں۔ اللہ شاہد ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ مسلمان ملے جلے رہیں' مسائل کا اختلاف دلوں کی پھوٹ کا باعث نہ بنے۔ لیکن جہاں اوچھے علم والے۔ کند ہتھیار والے۔ ٹیڑھی زبانوں والے ہوں وہاں بھلا امن و امان کا کیا کام؟

آپ جو لکھتے ہیں کہ آپ کے مذہب کا ہر مسئلہ قرآن و حدیث و اجماع صحابہ کرام سے مستنبط ہے۔ یہ محض غلط ہے۔ یاد رکھو! مجتہد کی بابت تو ہمارا آپ کا مسلمہ عقیدہ ہے۔ کہ اس سے کبھی غلطی بھی ہوتی ہے۔ پھر اس دعوے کے کیا معنی؟ اور اگر اپنے دعوے میں سچے ہو تو پانچ مسائل جو صفحہ ۱۰۱ میں پیش کئے گئے ہیں۔ ان کی دلیل آیت اور حدیث اور اجماع سے ذرا بتا تو دو۔ اور ساتھ ہی ان مسائل کے دلائل بھی دے دو۔ جو میری کتاب ہدایت محمدی' درایت محمدی' سیف محمدی' صدائے محمدی' عصائے محمدی وغیرہ میں ہیں؟

یہ دعویٰ تو آپ نے کر لیا کہ مذہب حنفی کی فقہ کا ہر مسئلہ تحت حدیث ہے۔ لیکن اس کا ثبوت ایسا ہی مشکل ہے جیسا رات کو دن میں ثابت کرنا۔

امام ابو حنیفہ کے مذہب پر حنفی نہیں!

جناب نے الارشاد میں جو عبارت دیکھی ہے۔ ممکن ہے ہو۔ اور اگر نہ بھی ہو تاہم ہمارا تو ایمان ہے۔ ہم تو ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف فرما دیا کہ ایاک و الراءی فی دین اللہ یعنی دین میں رائے نہ لگاؤ۔ آپ کا تو یہ قول مشہور ہے کہ ضعیف الحدیث احب الی من اراء الرجال یعنی تمام دنیا کی رائے سے ایک ضعیف حدیث بھی مجھے بہت زیادہ محبوب ہے۔

یہ تو ہے تعلیم امام علیہ رحمتہ اللہ العلام کی۔ لیکن ان کے نام لیوا اس پر نہیں رہے۔ انہوں نے تو رائے کے پوٹھ تیار کر لئے اور ان کے ہزارہا مسائل قیاسیہ کو امام صاحبؒ کے ذمے تھوپ کر آج اسی کو مذہب حنفی قرار دے لیا۔ ہم آپ کی پنچایت کے خلاف ہیں۔ نہ کہ امام صاحب کے خلاف ہوں۔ انہیں تو ہم امام اور بزرگ مانتے ہیں۔

مولوی صاحب! تمہیں تمہارے پیدا کرنے والے کی قسم آؤ ہمت باندھو اور مذہب حنفی کی جتنی کتابیں معتبر ہیں ان میں جو مسائل ہیں ذرا ان کی سندیں حضرت امام صاحب تک صحت کے ساتھ پہنچا دو! بتاؤ تو تم نے جو مسئلہ درمختار میں لکھ رکھا ہے کہ

حنفی مذہب کی فقہ کے اور مسائل!

۱۔ انگلی اور چھاتی نجس ہو گئی ہو تو تین مرتبہ چاٹ لینے سے پاک ہو جاتی ہے۔ اس کی دلیل کیا؟ اور امام صاحبؒ تک اس کی سندؐ کیا؟

۲۔ بتلاؤ یہ جو تم نے اپنے درمختار میں مسئلہ لکھ رکھا ہے کہ دودھ، شہد شیرہ انگور میں اگر نجاست پڑ جائے تو تین مرتبہ جوش دے لینے سے پاک ہو جاتا ہے۔ یہ کس حدیث میں ہے اور امام صاحبؒ تک اس کی سند کیا ہے؟

۳۔ تمہاری اس کتاب درمختار میں جو لکھا ہوا ہے کہ پیشاب پاخانے کے وقت سورج چاند کی طرف منہ نہ کرے؟ یہ کس حدیث میں ہے؟ اور امام صاحبؒ تک اس کی سند کیا ہے؟

۴۔ تم نے جو اپنے ہاں شامی میں یہ مسئلہ لکھ رکھا ہے کہ اگر مشت زنی کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زنا سے یقیناً" بچاؤ ہوتا ہو تو مشت زنی کر لینی یعنی اپنے ہاتھ سے اپنا خاص پانی نکال ڈالنا واجب ہے۔ یہ تم نے کس حدیث سے لیا ہے۔ اور امام صاحبؒ تک اس کی سند کیا ہے؟

۵۔ یہ جو تم نے ہدایہ' درمختار وغیرہ کتابوں میں لکھ رکھا ہے کہ فلاں فلاں قسم کی نشہ آور شراب کی وہ مقدار جو نشہ لائے اس کا پینا حرام نہیں۔ یہ تم نے کس حدیث سے لیا ہے؟ اور اس کی سند کیا ہے۔ اسی طرح پہلے کے پانچ مسائل کی بھی۔

مولوی جی! اللہ سے ڈرو! بات کو سمجھو۔ تعصب یہاں اگر اونچا رکھا بھی دے تو وہاں تو نیچا کر کے ہی چھوڑے گا۔ اللہ کے دین پر رحم کرو! ایک بزرگ پر تہمتیں رکھ کر اس کے نام پر اپنے نکالے ہوئے ہزارہا قیاسات کے مجموعے کو منسوب کر کے دنیا کی گمراہی کا باعث نہ بنو۔ یااللہ! تو ہمیں حق کو حق دکھا۔

کج بحثی:

بحث ہے اس میں کہ ایک فقیہ کو امام مان کر اس کی تقلید کرنی۔ آپ ہمیں الزام دیتے ہیں کہ جب اسے نہیں مانتے تو روزانہ پانچ وقت نمازوں میں امام کی اقتدا کیوں کرتے ہو؟

خوب! ماروں گھٹنا۔ پھوٹے آنکھ۔ کل کہہ دینا۔ کہ میں اللہ ہوں۔ کیونکہ میں بھی دیکھتا سنتا ہوں۔ اور اللہ بھی دیکھتا سنتا ہے۔ ایسے ہی قیاسات ہیں تو یقیناً" ایک روز آپ کو معراج ہو گی۔

مولوی قربان علی شاہ کس مسکینی سے لکھتے ہیں۔ کہ ابن عبدالوہاب نے نبوت کا دعویٰ کیا ـــــــ سنو! جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت ہوا ہو۔ اس پر لعنت اور جو کسی ناکردہ گناہ پر الزام رکھے۔ اس پر صد پھٹکار۔

لکھتے ہیں۔ کہ تم لوگوں کو قاضی شوکانی وغیرہ کے اجتہادات کی طرف بلاتے ہو؟ اس میں جناب نے ایک خاص نام لکھا ہے۔ شریف حسین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے جناب ! ان کے اجتہادات ہیں کہاں؟ اور یہ آپ سے کہا کس نے؟ سنو ہم تو کسی کے اجتہاد کو قرآن و حدیث کا مرتبہ نہیں دیتے۔ نہ کسی کے اجتہاد کی طرف مسلمانوں کو بلاتے ہیں۔ ہماری دعوت تو یہی ہے۔ کہ اللہ کی مانو۔ اللہ کے رسول کی مانو! اگر نہ مانو گے تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

شکر ہے۔ کہ آدھی کتاب لکھ کر مولف کو خیال آیا صفحہ ۴۳ پر ائمہ اربعہؒ کو اہلحدیث لکھا۔ اب کہو جو برائیاں تم نے اس سے پہلے اور اس کے بعد اہلحدیث کی بیان کی تھیں وہ سب ان ائمہ پر بھی بٹیں؟ توبہ کرو۔ جلد توبہ کرو۔ دم کا بھروسہ نہیں۔ ابن ماجہ کی حدیث میں جن چار راہوں کی برائی آئی ہے۔ اس سے نہ تو کسی نے ائمہ اربعہ مراد لی ہے۔ نہ ان بزرگوں کی نسبت کسی نے زبان کھولی ہے۔ ہاں مروجہ مذاہب اربعہ یہ تو خود ان ائمہ کے بھی خلاف ہیں۔ اس کتاب کے صفحہ ۹۷ میں آپ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے اقوال پڑھ آئے ہیں۔ کہ اس کی تقلید کو انہوں نے حرام کہا۔ اور زیادہ بسط سے ان چاروں بزرگوں کے کلام میری کتاب "طریق محمدی" میں ملاحظہ فرمالیجئے۔ پس تقلیدی راہوں کی مذمت جس طرح حدیث میں ہے اسی طرح خود ائمہ سے بھی مروی ہے۔

کس خوبصورتی سے آپ نے لکھا ہے کہ اہلحدیث امام شافعی رحمہ اللہ کے مقلد ہیں۔ ہماری بلی اور ہمیں سے میاؤں۔! ہماری گود میں بیٹھ کر ہماری ہی داڑھی نوچنے لگے۔ اے جناب ! آپ خود ہمیں گلا پھاڑ پھاڑ کر غیر مقلد غیر مقلد کہتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ یہاں آواز کیوں بدل دی؟ اب مقلد وہ بھی شافعی لکھ مارا۔ بھلا تمہارا جھوٹ چلے گا بھی؟ ———— اولی الامر سے مراد اگر علماء لے لیں تو ان کی تقلید کا تو حکم نہیں۔ بلکہ ان کی اطاعت تو مستقل ہے ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی فرما دیا ہے۔

فان تنازعتم فی شئی فردوه الی اللّٰه و الرسول۔ الخ	اگر تم میں کوئی جھگڑا ہو تو اسے اللہ و رسول کی طرف پھیرو۔ اگر تم میں ایمان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس جس مسئلہ میں شافعی حنفی کا اختلاف ہو اس مسئلہ کا فیصلہ ان دونوں مذہبوں میں سے کسی سے چاہنا بڑی بے ایمانی ہے۔ بلکہ اب فیصلہ قرآن و حدیث سے طلب کرنا پڑے گا۔

صاف ثابت ہو گیا کہ مستقل اطاعت اور مسائل کے تصفیہ کی صورت صرف حدیث و قرآن ہے۔ اور سب بے جان ہے۔ یہ تو ایمان ہے ورنہ دین دنیا کا خسران ہے۔ مزید تفصیل اسی کتاب کے صفحہ میں ملاحظہ ہو۔ اور میری کتاب "طریق محمدی" میں جو دو سو صفحات کی کتاب صرف اسی تقلید میں ہے۔ اس سے بھی زیادہ وضاحت کی ضرورت ہو تو کتاب "اعلام الموقعین" کا میرا کیا ہوا ترجمہ "دین محمدی" ملاحظہ ہو۔

یہاں مولف نے جو عبارت نقل کی ہے۔ وہ صیغہ تمریض کے ساتھ ہے جو خود ظاہر کرتی ہے۔ کہ یہ قول مریض ہے تندرست نہیں۔ اس لئے آپ نے پانی سے پہلے پاڑ باندھ لی۔ حاشیہ پر اپنا یہ خوف ظاہر کر دیا۔ لیکن ہمیں تو آپ کی غیب دانی پر یقین نہیں۔ اور شکر ہے کہ آپ کی غیب دانی بھی آپ کے علم ظاہری کی طرح غلط ہی نکلی!

حضرت پیران پیرؒ کے نزدیک حنفی اہل سنت نہیں:

اس کے بعد آپ نے غنیۃ الطالبین کا حوالہ دے کر اپنا اہل سنت و الجماعت ہونا ظاہر کیا ہے۔ اس کی نسبت سنئے! اسی کتاب میں ان ۷۲ گروہ کا مفصل ذکر ہے۔ جو جہنم میں جانے والے ہیں۔ ان میں ایک فرقہ مرجیہ ہے۔ ان کی بارہ شاخیں شاہ صاحب رحمہ اللہ نے کی ہیں۔ ان میں ایک شاخ کا بیان ۲۲۹ پر ان الفاظ میں ہے۔

واما الحنفیۃ فھم اصحاب ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت۔	یعنی ان مرجیوں کے ایک فرقہ کا نام حنفی ہے۔ یہ لوگ ابو حنیفہؒ نعمان بن ثابت کے مقلد ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیے مولوی صاحب! کچھ آنکھیں کھلیں؟ آپ کی نسبت تو شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ آپ لوگ مرجیہ ہیں۔ پس آپ کا یہ فرمانا کہ بقول شاہ صاحبؒ آپ اہل سنت والجماعت ہیں غلط ٹھہرا۔

اپنی اسی کتاب غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۹۷ میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

علامت اھل بدعت:

واعلم ان لا ھل البدع علامات یعر فون بھا فعلامۃ اھل البدعۃ الوقیعۃ فی اھل الا ثر یعنی بدعتیوں کی بہت سی نشانیاں ہیں جن سے ان کی شناخت ہو جاتی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہ لوگ اہلحدیث کی بدگوئی اور بدی کرتے ہیں۔

پیران پیرؒ کے نزدیک ناجی جماعت اہلحدیث ہی ہے!:

اس کے بعد حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

و علامۃ الزنادقۃ تسمیتھم اھل الا ثر محبرۃ الحشویۃ ویرید ون ابطال الا ثار ـــــــــ و علامۃ القدریۃ تسمیتھم اھل الا ثر۔ محبرۃ و علامۃ الجھمیۃ تسمیتھم اھل السنۃ مشبھۃ و علامۃ الرافضیۃ تسمیتھم اھل الا ثرنا صبۃ وکل ذالک عصبۃ وغیاظ لا ھل السنۃ ولا اسم لھم الا اسم واحد وھواصحاب الحدیث ولا یلتصق بھم ما لقبو ھم اھل کما لم یلتصق بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم تسمیۃ کفار مکر ساحراً و شاعراً و مجنونا" و مفتونا" و کاھنا" ولم یکن اسمہ عند اللہ و عند ملئکتہ و عند انسہ و جنہ و سائر خلقہ الا رسولا نبیا" بریاء" من العاھات کلھا۔

یعنی بد دین فرقہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کا نام حشویہ رکھتے ہیں۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثوں کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ قدریہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کو مجبرہ کہتے ہیں جہمیہ کی علامت یہ ہے کہ وہ انہیں مشبہ کہتے ہیں۔ رافضیوں کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل حدیث ناصبہ بتلاتے ہیں۔ یہ سب باتیں محض تعصب اور غصہ کی وجہ سے ہیں اہل سنت و الجماعت کا صرف ایک ہی نام ہے۔ اور کوئی نام نہیں۔ اور وہ نام اہلحدیث ہے۔ بدعتی انہیں کچھ بھی کہا کریں۔ اس سے ان کا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا۔ جس طرح آنحضرتؐ کا کچھ نہ بگڑا کفار مکہ نے آپ کے بھی بہت سے نام تراش لئے تھے۔ مثلاً جادوگر، شاعر، مجنوں، مفتون، کاہن وغیرہ۔ دراصل حضورؐ کا ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اللہ کے نزدیک ۔ فرشتوں کے نزدیک، انسانوں اور جنوں کے نزدیک اور ساری مخلوق کے نزدیک ان میں سے کوئی نام نہ تھا۔ آپ کا اسم گرامی صرف رسول و نبی ہی تھا اور آپ ان تمام آفات و بلیات سے بفضل اللہ پاک اور بری تھے۔

شاہ صاحبؒ نے اس حدیث کی شرح بیان فرمائی ہے جس میں ۷۳ فرقوں کا بیان ہے۔ ان کی اصل دس گروہ بتلائے ہیں۔ پھر ہر گروہ کے اندرونی گروہ گنوا کر تعداد پوری کی ہے۔ ان میں ناجی گروہ اہل سنت و الجماعت کا بتلایا ہے۔ فرماتے ہیں۔

واما الفرقة الناجية فهى اهل السنة و الجماعة — یعنی نجات پانے والی جماعت اہل سنت و الجماعت ہے۔

پھر اہل سنت کی بابت تحریر فرماتے ہیں۔

فاهل السنة طائفة واحدة — یعنی اہل سنت کا ایک ہی گروہ ہے۔ (نہ کہ چار) پھر اہل سنت کی بابت لکھتے ہیں۔

و هو اصحاب الحديث یعنی اہل سنت کا نام ایک ہی ہے۔ اور وہ اہلحدیث ہے۔

ناظرین کرام! اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ کیا ہماری نقل کردہ عبارتوں سے صاف واضح نہیں کہ بفضل اللہ شاہ صاحبؒ ہمیں ڈگری دے رہے ہیں۔ اللہ کرے مولوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربان صاحب بھی شاہ صاحب کی بات کو تسلیم کرلیں تو یہ سارا جھگڑا رفع ہو جائے۔

پیران پیرؒ کی نماز:

ان مسائل میں جن کا بیان میری کتاب دلائل محمدی میں ہے۔ اور جس کے رد میں قربان شاہ صاحب نے قلم اٹھایا ہے۔ کیا وہ اس پر راضی ہیں کہ ان مسائل کا تصفیہ بھی شاہ صاحبؒ سے ہی کرالیں۔ آیئے! شاہ صاحب کی اسی کتاب غنیۃ الطالبین کو ملاحظہ فرمایئے۔ شاہ صاحبؒ سورہ فاتحہ کو رکن نماز میں شمار کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۹ رفع الیدین کی بابت صفحہ ۱۰ میں آپ لکھتے ہیں

رفع الیدین عند الافتتاح والرکوع والرفع منہ یعنی نماز کی پہلی تکبیر میں رکوع کے وقت رکوع سے اٹھنے کے وقت رفع الیدین کرنا چاہیے۔

اسی صفحہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ وضع الیمین علی الشمال فوق السرۃ یعنی نماز میں ناف کے اوپر داہنا ہاتھ بائیں پر رکھنا۔ یاد رہے۔ کہ حنفیوں کا مذہب ناف کے نیچے ہاتھ رکھنا ہے۔

اسی صفحہ میں کہتے ہیں۔ والجھر بالقراۃ و آمین یعنی جن نمازوں میں باآواز بلند قرآت ہے۔ ان میں اونچی آواز سے ہی آمین کہنا۔

الحمد اللہ! شاہ صاحبؒ ان چاروں مسائل میں اہلحدیث کو ہی ڈگری دیتے ہیں

———— کہیئے! مولوی قربان صاحب صرف گیارہویں کرکے ہی پیر صاحبؒ کو راضی کرنا چاہو گے؟ یا ان کی علمی تحقیق بھی مانو گے۔ کیا محبت اس کا نام ہے۔ کہ وہ کرو جو آپ نے نہ فرمایا ہو اور وہ نہ کرو جو آپ نے فرمایا ہو۔

پیران پیر حضرت شاہ جیلانی رحمہ اللہ اسی کتاب غنیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

فالسنۃ ماسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والجماعۃ ما اتفق علیہ اصحاب رسول اللہ ﷺ یعنی سنت سے مراد حضور کا مقرر کردہ فعل و حکم ہے۔ اور جماعت سے مراد صحابہ رضی اللہ عنہم کا متفقہ اجماعی رویہ ہے۔

پس سنت رسول اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں تقلید شخصی نہ تھی۔ اس تقلید کا مارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا انسان اہل سنت والجماعت کی تعریف میں نہیں آ سکتا۔

الحمد اللہ! ہم نے شاہ صاحبؒ کی کتاب سے قدرے بسط کے ساتھ اس کا فیصلہ سنایا جس کے خلاف قربان شاہ نے نیو ڈالی تھی۔ اللہ کرے اس سے بندگان رب نفع اٹھائیں۔

تفسیر مظہری کا مطلب:

رہا جناب کا تفسیر مظہری سے کچھ کہنا اس کی بابت عرض ہے۔ کہ یہ قول کہ ان چاروں کے خلاف جو ہو باطل ہے۔ اور یہ قول کہ چاروں میں سے ایک حق ہے یا ہر ایک حق ہے۔ ان میں جو فرق ہے اسے شاید جناب نے نہیں سمجھا۔ اگر آپ کہیں کہ ان چاروں میں سے ایک حق ہے تو تین باطل ٹھہرے۔ اگر کہیں کہ چاروں میں سے ہر ایک حق ہے تو یہ قول ہی باطل ہے۔ کیونکہ حلال حرام کا فرق ہے۔ اور حق ایک ہے۔ یا تو حلال ہو گا یا حرام! ایک ہی چیز کے متعلق ایک مذہب کا فیصلہ کہ حلال۔ دوسرے کا فیصلہ کہ حرام آپ کا فیصلہ کہ دونوں حق۔ یہ وہ فیصلہ ہے جو کسی صاحب عقل کا ہو ہی نہیں سکتا۔

پس چاروں کا ایک ساتھ خلاف نہ کرنا یہی ہے کہ یہ اصول مضبوط تھام لیا جائے۔ کہ قرآن و حدیث کے مطابق ان چاروں میں سے جس کا قول ہو مسلم۔ جس کا قول ان کے خلاف ہو غلط۔ یہی اہلحدیث کہتے ہیں کہ حق وہ ہے جو کتاب و سنت میں ہو۔ خواہ اسے کسی امام نے لیا ہو۔ یا نہ لیا ہو۔ معیار حق کسی مذہب میں ہوتا نہیں ہے۔ بلکہ اللہ و رسول کی زبان سے نکلتا ہے۔ اس تفسیر میں ہے۔ کہ تمہارے یہ چاروں مذہب چوتھی یا پانچویں صدی میں نکلے ہیں۔ تم اپنے مذہب کی کتاب توضیح و تلویح میں دیکھو جس میں تحریر ہے۔

اهل السنة والجماعة وهم الذين طريقهم طريقة الرسول عليه السلام واصحابه رضی اللہ عنہم	یعنی اہل سنت وہی ہیں۔ جن کا طریقہ وہی ہے جو طریقہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رائے قیاس کی تردید:

اس کے بعد ہمارے مولانا نے رائے قیاس کا داخل دین یا خود دین ہونے کے دلائل پیش کئے ہیں پہلے تو قرآن کی آیت لکھی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اے آنکھوں والو! تم عبرت حاصل کرو ——————— !

اولاً تو اس آیت کو تمہارے اس قیاس سے اور اس رائے سے جس سے تم دین حق کو الٹ پلٹ کر ڈالتے ہو کیا لگاؤ!

دوسرے اگر یہ آیت قیاس اور رائے سے مسائل دین ایجاد کرنے کا حکم دیتی ہے تو یہ منصب ہر ایک کو ہے۔ آیت عام ہے۔ ہر مسلمان رائے قیاس سے مسائل ایجاد کر سکتا ہے۔ اور وہی دین حق ہے۔ کہو! سید صاحب یہی دین ہے۔ کہ ہر ایک عالم جاہل کے دماغ کا فضلہ اس میں داخل ہے؟ اور اگر یہ ٹھیک ہے تو پھر ہر شخص رائے قیاس لگائے گا۔ اور جو اس کی سمجھ میں آئے گا اسے مانے گا۔ پھر بھی آپ کی یہ تقلید تو رخصت پر ہی رہی۔ اس میں تو اپنے دماغ و عقل کو معطل کر دینا ہے ——————— نہ کہ اسے کام میں لینا ——————— !

سنئے جناب! قیاس آپس میں متضاد ہوتا ہے۔ ایک امام کا قیاس کچھ اور دوسرے کا اس کے خلاف اور ہی کچھ ہے۔ تیسرے کا ان دونوں کے خلاف کچھ اور ہی ہے۔ چوتھا اپنی رائے ان تینوں کے خلاف اور ہی رکھتا ہے۔

پس اگر قیاس کو حجت شرعی مانا گیا تو مختلف اور متضاد و اقوال و اقلیسہ پر عمل بیک وقت محال ہے۔ پس ظاہر ہے کہ قیاس دلیل شرعی نہیں۔ خود آپ نے جو مقولہ امام نوویؒ کا نقل کیا ہے اسی سے ثابت ہے کہ قیاس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مقبول۔ ایک مردود۔ اسی عبارت میں خود آپ نے نقل فرمایا ہے کہ قیاس کی مذمت تابعین وغیرہ سے منقول ہے۔

پس قیاس مقبول وہ ہے۔ جو مطابق حدیث و قرآن ہو۔ اور مردود وہ ہے جو مطابق نہ ہو۔ جب یہ ہے تو جو مطابق ہے وہ بے ضرورت ہے۔ جو مطابق نہیں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرے سے مردود ہے۔ بہ ہر دو صورت قیاس محض فضول اور بالکل بے کار چیز ٹھہری مولانا! جن بزرگوں نے قیاس کو کہا ہے۔ ان کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ جب کسی کو اس کی کمی علم کی وجہ سے حدیث و قرآن نہ ملے اور مسئلہ درپیش ہو تو قیاس سے کام چلالے۔ لیکن پھر جب دلیل یعنی قرآن و حدیث مل جائے قیاس کو ترک کردے۔ قیاس ایسا ہے جیسے مضطر کے لئے سور کا کھالینا۔ پس سور غذا نہیں۔ حلال نہیں' ہاں بوقت نہ ملنے حلال غذا کے صرف جان بچانے کے لئے اس کا کھالینا مباح ہے۔ اسی طرح قیاس ہے کہ بوقت نہ ملنے قرآن و حدیث کے اس سے کام چلالے۔ لیکن یہ کوئی دلیل شرعی نہیں۔

سنئے! جس مسئلہ میں قیاس کیا جاتا ہے۔ یا تو وہ قرآن حدیث میں ہے۔ یا نہیں۔ اگر ہے تو قیاس محض بے ضرورت چیز ہے۔ اگر نہیں تو قیاس کی خود دو صورتیں ہیں۔ ممکن ہے غلط ہو اور ممکن ہے صحیح ہو۔ جب دونوں احتمال اس میں ہیں تو غلطی کے یا صحت کے لئے کسی ایک پہلو کو راجح قرار دے لینا بے دلیل ہے۔ اس لئے اس صورت میں بھی قیاس بے کار ہوا۔ پھر ایک مجتہد کے قیاس کے مقابلے میں دوسرے کا قیاس بھی ہے۔ اور ان دونوں میں تضاد اور اختلاف ہے۔ دونوں کا بیک وقت ماننا محال ہے۔ ایک کا ماننا اور دوسرے کو چھوڑنا ہے۔ حالانکہ درجہ دونوں کا ایک ہے۔ پھر ترجیح کی کیا وجہ؟ ---------اور سنئے!

رائے قیاس کے رد کی بہترین دلیل!

شریعت میں یا تو کسی مسئلہ کا بیان ہے یا نہیں ہے۔ اگر ہے تو قیاس کی ضرورت نہ رہی اگر نہیں تو فرمان رسول ﷺ ہے کہ جس کا بیان شرع میں نہ ہو وہ معاف ہے فرماتے ہیں۔ ما سکت عنہ فھو عفو جس سے سکوت ہو وہ معاف ہے۔

پس جس کا بیان شریعت میں نہیں اس میں قیاس کی حاجت نہیں کیونکہ وہ منجانب اللہ معافی میں داخل ہے۔ جس کا بیان ہے وہاں قیاس کی ضرورت نہیں۔ موافقت کی صورت میں وہ حدیث میں ہے ہی۔ ناموافقت کی صورت میں اس پر عمل حرام ہے۔ اب بتلاؤ قیاس رہا کہاں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا! ذرا آپ اپنی علمیت تو دیکھئے عبارت عربی آپ نے لکھی ہے۔ ثم قس الا مور عندرائک ترجمہ کرتے ہیں۔ پھراسے قیاس کرو ــــــــــــــــ! لا حول ولا قوۃ الا باللہ

اللہ کے بندہ! آخر حیدر آباد میں عربی داں تو تھے ان سے ہی اس کا ترجمہ کرا لیتے لفظ ان سے کس کا معنی یا کس کا مطلب ہے؟

رد رائے میں فیصلہ فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ!

جناب من! آپ نے رائے کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول وارد کرنے کی زحمت کیوں اٹھائی سنئے! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہماری رائے محض اٹکل ہے۔ فرماتے ہیں میری رائے اگر ٹھیک نکلے تو اللہ کی طرف سے۔ اگر ٹھیک نہ ہو تو میرا اپنا خیال ہے۔ آپ فرماتے ہیں رائے کی خطا کو امت کے لئے سنت نہ بناؤ۔ فرماتے ہیں۔ رائے والے دشمنان حدیث ہیں۔ فرماتے ہیں۔

اتقوا الرای فی دینکم یعنی دینی مسائل میں رائے زنی سے بچتے رہو۔

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رائے کے رد میں اور بھی بہت سے قول ہیں میں کہاں تک انہیں لکھوں۔ اگر آپ تفصیل دیکھنا چاہتے ہیں تو میری کتاب دین محمدی حصہ اول میں دیکھ لیجئے۔ لیکن یہاں ایک قول خلیفۃ المسلمین حضرت امیرالمومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نقل کرتا ہوں۔ جو اس بحث کا دوٹوک فیصلہ کردے گا۔

اصحاب الراء ی اعداء السنۃ اعیتھم الاحادیث ان یحفظوھا وتغلت منھم ان یعوھا واستحیوا حین سئلوا ان یقولوا لا نعلم فعارضوا السنن براءیھم فایاکم وایاھم (اعلام الموقعین ج ۱ ص ۱۹ مطبع ہند)

یعنی اہل رائے حدیثوں کے دشمن ہیں۔ انہیں حدیثیں یاد نہیں رہتیں۔ ان کے حافظے سے نکل جاتی ہیں۔ اور جب ان سے مسائل دریافت کئے جاتے ہیں۔ تو انہیں شرم آتی ہے کہ یہ کہیں کہ ہم نہیں جانتے پس یہ لوگ اپنے رائے سے فتوے دیتے ہیں جو حدیثوں کے خلاف ہوتے ہیں۔ مسلمانو! تم ان سے الگ رہنا اور انہیں اپنے پاس بھی نہ پھٹکنے دینا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رائے قیاس کی تردید کی حدیثیں

مولانا! بہت ممکن ہے کہ آپ کو اپنے مسلمات کے خلاف دلائل کے دیکھنے کا موقعہ نہ ملا ہو۔ اس لئے میں آپ کے سامنے یہ حدیثیں پیش کر کے امید رکھتا ہوں کہ اہل اسلام کی حیثیت سے' امت محمدی ہونے کی حیثیت سے' ان حدیثوں پر ایمان داری کے ساتھ نظریں ڈال کر اپنے عقیدے کو درست کر لیں گے! سنئے!

ابن عبد البر میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

تعمل هذا الامة برهة بكتاب الله و برهة بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم يعملون بالراى فاذا فعلوا ذالک فقد ضلوا

یعنی میری امت کا عمل ایک زمانے تک تو قرآن و حدیث پر رہے گا۔ لیکن اس کے بعد وہ اپنی رائے کے عامل بن جائیں گے۔ اس وقت گمراہ ہو جائیں گے مجمع الزوائد میں حدیث ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں۔

اعظمها فتنة على امتى قوم يقيسون الامور برايهم۔ یعنی حضورؐ کا ارشاد ہے میری امت میں سب سے بڑا فتنی گروہ وہ ہے جو امور دین میں رائے قیاس داخل کرے گا۔

پس رائے قیاس نہ امر دین میں داخل ہے۔ امتیوں کی رائے کو دین بنانے کے درپے آپ ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی رائے کے متعلق فرماتے ہیں۔

انما انا بشر اذا امرتكم بشئى من امر دينكم فخذوا به واذا امرتكم بشئى من رائى فانما انا بشر (صحیح مسلم شریف)

یعنی میں ایک انسان ہی ہوں تمہیں کسی دینی امر کا حکم دوں تو اسے مضبوطی سے تھام لیا کرو۔ ہاں جب میں تمہیں اپنی رائے سے کوئی بات بتلاؤں تو میں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک انسان ہوں۔

یعنی اور انسانوں کی طرح ہو سکتا ہے کہ میری رائے درست نہ ہو۔ اس صورت میں وہ شرعی حکم نہیں۔ مدخل بیہقی میں ہے حضور فرماتے ہیں۔

لا تعملوا برایکم — اپنی رائے پر عمل نہ کرو۔

رائے کا رد اصول فقہ سے:

علاوہ ان کے میں آپ کو آپ کے مذہب کے اصول کی دو عبارتیں بھی دکھادوں۔

اصول شاشی میں ہے۔

ان العمل بالرأی انما یکون عند انعدام دلیل سواہ شرعا۔ — یعنی رائے قیاس پر عمل صرف اسی وقت تک ہے جب کوئی اور شرعی دلیل نہ ہو۔

اسی کتاب میں تحریر ہے۔

فانہ لا سبیل الی العمل بالرأی مع امکان العمل بالنص۔ — یعنی جب تک قرآن و حدیث پر عمل ممکن ہو رائے، قیاس پر عمل کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

رائے کا رد حضرت امام ابو حنیفہ سے:

اب میں آپ کو حضرت امام ابوحنیفہ کے اقوال بھی سنا دوں فرماتے ہیں۔

ایاکم والقول فی دین اللہ بالرأی۔ وعلیکم باتباع السنة فمن خرج عنها ضل۔ (فتوحات) — لوگو! اللہ کے دین میں رائے قیاس سے بالکل بچتے رہو۔ اور حدیث شریف کی تابعداری میں لگے رہو۔ اگر سنت رسول کی تابعداری چھوڑی تو راندہ درگاہ بن جاؤ گے۔

امام صاحب فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هل یحتاج بعد النص الی قیاس ۔ حدیث و قرآن کے ہوتے ہوئے قیاس کی مطلقاً ضرورت ہی نہیں۔

فرماتے ہیں۔

ضعیف الحدیث احب الی من اراء الرجال۔ تمام دنیا کی رائے سے مجھے ایک ضعیف حدیث بھی زیادہ محبوب ہے۔

اعلام میں ہے آپ فرماتے ہیں کہ بعض قیاس اس سے بھی بدتر ہیں کہ انسان مسجد میں پیشاب کر دے۔

حنفی مذہب کے پانچ مسائل جو خلاف عقل و نقل ہیں

بھائیو! اس رائے کی تعلیم نے کیسے کیسے مسائل ایجاد کئے ہیں یہ آپ کو معلوم ہو جائے اس لئے میں سردست آپ کے سامنے یہ پانچ مسئلے حنفی مذہب فقہ کی معتبر کتابوں سے پیش کرتا ہوں۔ پھر آپ ہی کے زندہ ضمیر سے اپیل کروں گا۔ کہ کیا آپ مان سکتے ہیں کہ یہ احکام شرع ہوں! یا حضرت امام ابو حنیفہؒ کے بتلائے ہوئے مسائل ہوں؟ ________!

www.KitaboSunnat.com

قیاسی بچہ:

۱۔ آپ کے مذہب کی معتبر کتاب درمختار میں ہے۔

کتزوج المغربی بمشرقیة بینهما سنة فولدت بستة اشهر مذتزوجها۔

مطلب یہ ہے کہ ایک عورت مشرق میں رہتی ہے۔ اس سے ایک مغرب کا رہنے والا نکاح کرتا ہے۔ جب یہ یہاں سے اپنی عورت کے پاس جاتا ہے تو ایک سال کا راستہ ہے وہاں چھ ماہ گزرتے ہی اس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا تو یہ بچہ اسی میاں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلالی بچہ سمجھا جائے گا۔

سنا آپ نے یہ ہے قیاس کہ نہ میاں نے بیوی کو دیکھا نہ نیک بخت بیوی نے میاں کی صورت دیکھی۔ کسی تیسرے شخص نے دونوں میں دو بول پڑھا دیئے ! اب اگرچہ حضرت اسی دن سے چلتے تو سال بھر میں پہنچتے لیکن ابھی چھ ماہ گزرے تھے کہ اس سبز قدم کے ہاں بچہ نمودار ہو گیا۔ حنفی مذہب کا قیاس کہتا ہے ــــــــــــ کہ یہ بچہ اسی کا ہے ــــــــــــ یہ ولد الحلال ہے۔ جس طرح اور حلال بچے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ــــــــــــ !

دوستو ! کیا آپ کے اس قیاس کو ہم بھی مان لیں !

حنفی بھائیو ! یہ ہیں وہ قیاسات جس سے اہلحدیث دور اور نفور ہیں جہاں یہ قرآن و حدیث کے خلاف ہیں وہاں عقل صحیح کے بھی یکسر خلاف ہیں۔

۲۔ اسی در مختار میں ہے۔

یحل له وطی امراة ...... وكذا تحل له ..... ولو تغی بطلا قها ...... حل للشا هدزور الخ۔

ان تمام عبارتوں کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ایک عورت جو کسی کے نکاح وغیرہ میں نہیں۔ اس پر کوئی مرد جھوٹا دعویٰ کرے کہ اس سے میرا نکاح ہو گیا ہے۔اور جھوٹے گواہ پیش کر دے اور قاضی فیصلہ کر دے تو اس شخص کے لئے شرعاً بھی اس عورت کو اپنی بیوی بنا کر رکھنا اور اس سے صحبت کرنا حلال ہو گیا۔

اسی طرح اگر عورت نے کسی مرد پر ایسا ہی جھوٹا دعویٰ کیا اور قاضی نے ڈگری دے دی تو بھی دونوں آزادی کے ساتھ میاں بیوی بن کر رہیں۔ اللہ کے ہاں بھی انہیں پکڑ نہیں۔ اسی طرح اگر عورت نے خلاف واقعہ جھوٹے گواہ گزار کر طلاق کا فیصلہ قاضی سے کرا لیا تو اب وہ عنداللہ بھی آزاد ہو گی۔ جس سے چاہے نکاح کرے اور اس کی بیوی بن کر رہے۔ بلکہ جن لوگوں نے جھوٹے گواہ بن کر جھوٹی گواہی دے دی انہیں بھی اس عورت سے نکاح کرنا حلال ہے یہ ہے قیاسی نکاح اور طلاق۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانو! میں تو اس پر تبصرہ کیا کروں؟ آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ قیاسی مسائل مان لئے گئے، اگر ان پر عمل درآمد شروع ہو گیا تو کیا دنیا میں کوئی گھر عزت و عفت کے ساتھ رہ سکتا ہے؟

کیا ان قیاسات کو حق مان لینے کے بعد کوئی نکاح اور کوئی طلاق۔ اور کوئی اولاد اپنے حقیقی معنی پر رہ سکتی ہے؟

دوستو! دنیا سے امن و امان سلامتی اور اسلام ان قیاسی فتوؤں پر عمل کرنے کے بعد اٹھ جائے گا۔ حسب و نسب برباد ہو جائیں گے۔ بے حیائی، بے شرمی، بے غیرتی اور بے ایمانی کا دور دورہ ہو جائے گا۔

کیا غضب ہے کہ ایک انسان کے فیصلہ کا تابع اللہ کو بھی ٹھہرایا جاتا ہے؟ یہ جرات و جسارت کہ عورت جانتی ہے میرا دعویٰ جھوٹا ہے۔ مرد جانتا ہے میرا دعویٰ جھوٹا ہے۔ گواہ جانتے ہیں ہماری گواہی خلاف واقعہ ہے۔ لیکن قاضی جی نے چونکہ کہہ دیا ہے اس لئے میاں بیوی بن جائیں گے۔ زندگی موج، مزے سے گزاریں دنیا میں تو کیا اللہ بھی ان کو کوئی پکڑ نہیں کرے گا۔ کیونکہ حنفی جج کا فیصلہ اٹل ہے۔ کیا مجال کہ کوئی اس کے خلاف لب ہلا سکے!

دوستو! یہ ہیں وہ قیاسات جنہیں اہلحدیث نہیں مانتے۔ اور آپ سے بھی اللہ کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ نہ مانو! ورنہ اگر ایسے واقعات آ پڑے تو اس وقت آنکھیں کھلیں گی۔ بلکہ جھیپ کی وجہ سے ہمیشہ کو بند ہو جائیں گی اس وقت صحیح طور پر معلوم ہو گا۔ اور حسرت و افسوس سے کہو گے۔

یا لیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا ○ یو یلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا ○

قیاسی سلام:

۳۔ ہدایہ میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تعمد الحدث فی ھذہ الحالۃ او تکلم تمت صلوتہ۔	یعنی تشہد کے بعد اگر جان بوجھ کر گوز مارے۔ یا بات چیت کرے تو نماز پوری ہو جائے گی۔

یعنی پچھلے راستہ سے ہوا نکال دینا۔ گویا نماز سے سلام پھیرنا ہے۔

درمختار میں ہے۔ ومنھا الخروج بصنعہ یعنی نماز کے خلاف اگر کسی کام کو کرے تو گویا سلام پھیر دیا۔

یعنی بقدر تشہد پڑھنے کے بیٹھا رہا پڑھا بھی نہیں۔ نہ التحیات نہ درود' نہ دعا پھر بجائے سلام پھیرنے کے ہوا چھوڑ دی یا قہقہہ لگا کر ہنس دیا یا کسی سے بات چیت شروع کر دی۔ یا اٹھ کر چلنے پھرنے لگا۔ یہ سب قائمقام سلام پھیرنے کے ہیں۔ ملاحظہ ہو اسی کتاب کی شرح اور شرح ہدایہ وغیرہ۔ یہ ہے قیاسی سلام نماز۔

ناظرین کرام! آپ قیاسی مسائل کا نمونہ ملاحظہ کر رہے ہیں فرمایئے کیا یہ قیاسات ایسے ہیں کہ انہیں داخل اسلام سمجھا جائے؟ میں تو سچ کہتا ہوں کہ اگر آج مسائل قیاسیہ کا درجہ بھی مسائل قرآنیہ اور مسائل حدیثیہ کا کر دیا جائے۔ تو واللہ اسلام کا سارا نقشہ بدل جائے گا۔ پھر تو اسلام وہ ہو جائے گا کہ اس کی صورت دیکھنے سے انسان کانپ اٹھے۔

قیاس دشمن نسل انسان ہے:

درمختار میں' نہر میں' فتح القدیر میں' کفایہ میں۔ عالمگیری میں اور فقہ حنفی کی اور بھی کتابوں میں باختلاف الفاظ موجود ہے۔

یباح اسقاط الولد قبل اربعۃ اشھر۔ یعنی چار ماہ سے پہلے حمل کو گرا دینا جائز ہے۔ گو عورت اپنی مرضی سے اپنے خاوند کی بلا اجازت ایسا کرے تو مباح ہے۔ کوئی گناہ نہیں۔

ماں کی چھاتیوں میں دودھ نہیں۔ باپ کے پاس اتنا مال نہیں کہ دایہ مقرر کر سکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ عورت اپنا حمل چار ماہ کے اندر اندر جب چاہے گرا دے۔

عورت کو یہ بھی جائز ہے کہ اپنی بچہ دانی کا منہ بند کرلے تاکہ حمل ٹھہرے ہی نہیں۔

خاوند کو جائز ہے کہ وہ جب مجامعت کرنے بیٹھے اور منی نکلنے کو ہو تو منی کو باہر نکال دے' اندر جانے ہی نہ دے ایسا نہ ہو کہ حمل رہ جائے۔ خواہ اس بات سے بیوی ناراض ہی کیوں نہ ہو؟

یہ ہے شامی۔ یہ ہے درمختار۔ اور یہ ہیں حنفی مذہب کی اور کتابیں۔ ان میں یہ مسئلے کھلے لفظوں میں موجود ہیں۔

خیال فرمایئے ! کہ ایک ہونے والے انسان کی جڑ کاٹنے کی کتنی کتنی ترکیبیں پوشیدہ پوشیدہ ہو گئیں۔ مرد کوشش کرے کہ اس کا نطفہ جانے ہی نہ پائے۔ عورت کوشش کرے کہ نطفہ ٹھہرنے ہی نہ پائے۔ اس پر بھی اگر نطفہ جم گیا۔ تو حمل گرا دے ....!

کیوں دوستو ! قیاسات کے باغ کی بہار دیکھی؟ کہو کیا اب بھی ان خونی مسائل کو اسلامی مسائل کہو گے؟ کیا اب بھی ان کے نہ ماننے سے ہمیں غیر مقلد کہو گے؟ کیا اب بھی قیاس کو دین حق میں داخل سمجھو گے؟ کیا اب بھی یہی کہے جاؤ گے کہ حنفی مذہب کا ایک ایک مسئلہ قرآن و حدیث کے موافق ہے؟ اللہ سے ڈرو ! مذہب کے بدنام کرنے سے باز آؤ !

حنفی مذہب کی نماز کا نقشہ :

۵۔ آپ کے ان قیاسات پر عمل کرکے ان قیاسی مسائل کو سچ مان کر آپ کے مذہب کی جو جائز نماز ہوتی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کا نقشہ آپ کے سامنے پیش کر دوں۔ کہ جس سے کم سے کم نماز کو حنفی مذہب کے قیاسات جائز جانتے ہیں وہ کیا ہے؟

جانور سے' مردے سے' چھوٹی لڑکی وغیرہ سے' وطی کرکے بغیر انزال کے بے غسل آ جائے۔ نماز پڑھ لے کپڑے پر' بدن پر' عورت کی فرج کی رطوبت لگی ہو تو کوئی حرج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ بچے کی ولادت کے وقت کی چکنائی لگی ہو تو کوئی حرج نہیں' جانور کے بچے کی یہ رطوبت ہو تو حرج نہیں۔

کتے کی کھال' بندر کی کھال اور جس درندے کی چاہے رنگی ہوئی کھال پہن لے' اوڑھ لے رنگی ہوئی نہ ہو تو بھی حرج نہیں۔

ذبح کیا ہوا بھیڑیا' اور ذبح کئے ہوئے کتے کی کھال کی جانماز پر نماز پڑھ لے ان کی کھال کا لباس پہن کر نماز پڑھ لے۔

کتے کا شیر کا اور جس ذبح کیے ہوئے درندے کا چاہے گوشت اپنی جیبوں میں رکھ لے۔

کتے سور اور جس درندے کی ہڈیوں کا چاہے ہار پہن کر نماز پڑھ لے۔

کتے کی اسی کھال کے ڈول میں پانی بھر کر اس پانی سے وضو کر کے نماز پڑھ لے

ذبح کئے ہوئے سانپ اور چوہے کا گوشت لے کر بھی نماز پڑھ لے۔

کتے وغیرہ درندوں کی کھالیں' ہڈیاں' ناخن' بال دانت' آنت' گوشت پوست' چربی' خون ان میں سے جس چیز کو چاہے اپنے ساتھ رکھ کر نماز پڑھ لے۔

کتے کے پلے کو بغل میں دبا کر نماز پڑھ لے۔ بڑے کتے کو سر پر چڑھا کر نماز پڑھ لے

جس پانی میں کتا پڑ گیا ہو اگر اس کا منہ اس میں نہ لگا ہو تو اس پانی سے وضو کر لے اور غسل بھی۔

نماز پڑھتے ہوئے نجس چڑیا سر پر بیٹھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

نمازی کے کپڑوں پر کتے کی چھینٹیں ہوں تو حرج نہیں۔

نجاست آلود کپڑوں والا بچہ گود میں بیٹھا ہوا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

چوتھائی حصہ سے کم کپڑا نجاست خفیفہ سے بھرا ہوا ہو تو نماز پڑھ لے۔ چمگادڑ کا پیشاب یا چمگادڑ کی بیٹ کپڑے پر یا بدن پر ہو تو نماز پڑھ لے۔

پیشاب کی چھوٹی چھوٹی چھینٹوں سے اگر سارا کپڑا بھر جائے یا سارا بدن بھر جائے تو بھی نماز پڑھ لے۔

نماز میں کتے کو پچکار لے۔ نماز میں گدھے کو ہانک دے۔ نماز میں عورت کی شرمگاہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ لے۔

نماز میں فقہ کی کتاب کو دیکھ لے۔ اور سمجھ لے۔

کتے کے بالوں کی گھنڈیاں لگا کر نماز پڑھ لے۔ سور اور کتے کے بال پڑے ہوئے پانی سے وضو کرلے۔ بھیگی ہوئی کھجوروں کے شیرے سے وضو کرلے۔ اس طرح کہ پہلے پاؤں دھوئے۔ پھر منہ دھوئے۔ پھر کلی کرے۔ پھر مسح کرے۔ یعنی الٹا پلٹا وضو کرے۔

اللہ اکبر کا ترجمہ کسی اور زبان میں کردے۔ فقط ایک آیت کا ترجمہ اپنی زبان میں پڑھ دے۔ رکوع سجدے میں اطمینان نہ کرے۔

رکوع کے لئے ذرا جھک جانا کافی ہے۔ قومہ میں اور دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنا ضروری نہیں۔

سلام کے بدلے گوز مار دے۔ کتے یا بھیڑیئے کے دانتوں والا ہار پہن کر نماز پڑھ لے۔ کافر اگر کتے۔ ریچھ۔ بندر وغیرہ پر چھری پھیردے۔ تو اس کا گوشت لے کر نماز پڑھ لے۔ کتے کی رنگی ہوئی کھال کے ڈول میں پانی بھر کر اس پانی سے غسل کرے وضو کرلے۔ نماز پڑھ لے۔

بوریہ پر بھیگا ہوا کتا بیٹھ گیا یا لیٹ گیا۔ اگر اس پر نجاست کا اثر نہ ہو۔ تو اس پر نماز پڑھ لے۔

کسی بڑے حوض میں کتا گر کر مرگیا۔ اوپر سے پانی جما ہوا ہے۔ تو اس سے وضو کرے۔

امامت نماز کے لئے کچھ شرائط کی یکساں موجودگی کے بعد یہ شرط ہے۔ کہ اس کی جورو سب کی جوروؤں سے زیادہ خوبصورت ہو۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ خود امام شکیل اور خوبرو ہو۔ یہ بھی وجہ اختیار ہے کہ امام سب سے بڑا مالدار ہو۔ امام سب سے اچھے لباس والا ہو۔ امام کا عضو چھوٹا ہو امام غلام نہ ہو امام دیہاتی نہ ہو۔ امام اندھا نہ ہو

سجدے میں صرف پیشانی کا زمین پر لگ جانا کافی ہے۔ اور صرف ناک کا لگ جانا بھی۔ التحیات میں بجائے سلام کے زور سے ہنس دے۔ بات چیت کرے۔ گوز مار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے۔ !

عورت کے پیٹ پاؤ سے کم ننگا ہو تو نماز ہو جاتی ہے۔ عورت کا سر پاؤ سے کم کھلا ہو اور اس نے نماز پڑھی تو نماز ہو گئی۔ عورت کی پنڈلی اور۔ ران کا بھی یہی حکم ہے کہ پاؤ کھلا ہو تو نماز ہو جائے گی۔

مرد کے بیٹھے بھی اگر پاؤں سے ننگے ہوں تو نماز ہو جائے گی۔

نمازی کے بدن پر' کپڑے پر' پاخانہ پیشاب وغیرہ جیسی غلیظ نجاست ہتھیلی کی چوڑائی کے برابر یا ایک مثقال وزن کے برابر لگی ہو تو بھی نماز ہو جائے گی۔

حرام پرندوں کی بیٹ یا پیشاب اس سے زیادہ لگا ہوا ہو تو بھی نماز ہو جائے گی۔

وضو بے نیت کر لو ـــــــــــــ عورت کی شرمگاہ پاؤ سے کم ننگی ہو تو نماز ہو جائے گی۔

مرد کا آلہ تناسل چوتھائی سے کم کھلا ہو تو نماز ہو جائے گی۔

نماز کے ایسے ہی مسائل اور بھی بہت سارے ہیں۔ جن کو ہمارے بھولے بھائی حنفی مذہب کہتے ہیں۔

برادران ! یہ ہے موجودہ قیاسی حنفیت کا نقشہ۔ للہ ! اس غلط راہ کو چھوڑو ! اور قرآن و حدیث کی صحیح اور سیدھی راہ پر لگ جاؤ ـــــــــــــ ! ہماری خیر خواہی کو قبول فرمالو!

قسم اللہ کی ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے۔ ہم سے نہیں ہو سکے گا کہ اس نماز کو اسلامی عبادت کہیں۔ یہ نماز نہیں یہ نماز کا مذاق اڑانا ہے۔ یہ نماز نہیں یہ اللہ سے ہنسی اور دل لگی کرنا ہے۔ کسی مذہب نے ایسی عبادت اپنے ماننے والوں کو نہیں سکھائی۔

دوستو ! جس طرح ہماری نماز جیسی اعلیٰ عبادت کی پاک صورت کو بیان مسخ کیا گیا ہے۔ اسی طرح ہر ہر اسلامی حکم کی کایا پلٹی ان قیاسات نے کر دی ہے۔ بمشکل کوئی چیز اپنی جگہ رہی ہو گی۔

واللہ ! ہم نہیں مان سکتے کہ یہ نماز امام ابو حنیفہؒ کی بتلائی ہوئی ہو۔ اللہ سے ڈرو'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین کو نہ بدلو۔ اور قیاس کو شریعت نہ بناؤ۔

مؤلف کا جھوٹ!

مولانا! آپ نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر۳۶ پر کیا لکھ مارا؟ کہ امام محمدؒ صاحب کے قول پر فتویٰ ہو تو چاروں مذہب والے اس فتویٰ پر عمل کرتے ہیں ....

ناظرین کرام آپ ہی کہئے مولانا سچ لکھ رہے ہیں؟ جھوٹ اور ایسا جھوٹ جس کے جھوٹ ہونے میں کلام نہیں۔ امام محمدؒ شاگرد امام ابوحنیفہؒ کے قول اور چاروں مذہبوں کا عمل؟ اس جھوٹ کا کیا کہنا؟

اس کے بعد مولانا نے اپنی عادت کے مطابق گالیاں دینی شروع کی ہیں۔ لکھتے ہیں۔ ——— "آپ کے نفس پرست ائمہ اربعہ جن کے آپ مقلد ہیں۔ ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن حزم، ابن عبدالوہاب۔"

مولوی جی! دیکھو بے ادبی اسے کہتے ہیں۔ رب کے رحم سے جو محروم ہوتا ہے۔ وہ تم جیسا ہی بدزبان، بے ادب، گستاخ اور بدتمیز ہوتا ہے۔ اللہ اپنے دوستوں کے دشمنوں کا کالا منہ کرے۔ اللہ کی لگتی بات تو یہ ہے۔ بعض جہلاء بھی کبھی کبھی قلم اٹھا لیتے ہیں وہ بھی دس باتوں میں سے ایک دو کام کی باتیں بھی کہہ ڈالتے ہیں۔ لیکن اس وقت جس کتاب کا جواب ہم لکھ رہے ہیں۔ یہ مسکین تو دو سو میں دو باتیں بھی کام کی نہیں لکھتا۔

ہم نے "دلائل محمدی" میں رفع الیدین کرنے کی کئی ایک حدیثیں نقل کی تھیں۔ ان پر جو اعتراض حنفیوں کے تھے۔ ان کے جواب دیئے تھے۔ حنفیوں کی جو دلیلیں اس کے خلاف تھیں۔ ان کے جواب دیئے تھے۔ ان میں سے ایک کا جواب یہ بھی تھا۔ کہ حنفی جو حدیث پیش کرتے ہیں۔ اس میں ہے کہ حضورؐ نے صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا پھر نہیں کیا۔ اگر اسے مان لیا جائے تو پھر کیا وجہ کہ حنفی وتر میں رفع الیدین کرتے ہیں۔ ان کا یہ رفع الیدین بھی اس حدیث کے خلاف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے جواب میں ہمارا بھولا مجیب لکھتا ہے۔ کہ

"قنوت کے لئے رفع الیدین کرنے سے ہر جگہ رفع الیدین لازم نہیں آتا۔"

کوئی اسے اتنا تو کہے کہ اللہ کے بندے! بات تو پہلے سمجھ لیا کرو۔ جب بات کو سمجھنا نہیں تو پھر کیوں الجھ رہے ہو؟

حنفی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نہیں مانتے:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت ہم نے لکھا تھا۔ اس پر مولف صاحب بڑے بگڑے ہیں اور ہمارے ایمان پر ہائے وائے شروع کر دی۔

ہم کہتے ہیں کہ اگر تمہارے نزدیک ان کا ہر قول صحیح ہے۔ قسم ہے تمہیں تمہارے پیدا کرنے والے کی کہ آج سے جب رکوع میں جاؤ تو دونوں ہاتھ ملا کر دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا کرنا۔ دیکھو تم کو حرام ہے اگر انہیں گھٹنوں کے اوپر رکھو۔ اگر نہ رکھے تو پھر ہم بھی تم سے وہی کہیں گے جو تم نے ہمیں کہا ہے۔ جس کے لئے مہذب الفاظ ہمارے یہ ہوں گے ______ کہ یہ کیسا ایمان ہے کہ تم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نہیں مانتے؟ اپنے مذہب کو سچا جانتے ہو اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غلطی اور سہو نسیان والا جانتے ہو؟ اپنے امام کی بات کو غلط کہنا آسان تھا اس سے کہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات کو غلط کہو۔

اپنے مذہب کے غلط مسئلے کو صحیح کرنے کے لئے سینکڑوں گناہوں کے مرتکب ہوتے ہو؟ افسوس! کہ آپ اپنے مذہب کے ایک بد سے بد انسان کو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فوقیت دیتے ہو؟ ایک رنڈی جو حنفی المذہب ہے ایک بھڑوا جو اپنے تئیں حنفی المذہب کہلاتا ہے آپ کے نزدیک اس کا فعل درست ہے۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درست نہیں۔______ اس کا ہر رکوع سنت کے مطابق ہے۔ اور ان کا نہیں۔ توبہ توبہ۔

سنا مولوی صاحب! یہ آپ کے اعتراض کی حقیقت۔ بندہ خدا کسی صحابی کے کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فعل یا قول کو حدیث صریح صحیح کے خلاف پا کر چھوڑ دینا۔ نہ تو ان کی توہین ہے۔ نہ ان کی دشمنی ہے ہم تو صحابہ رضی اللہ عنہ کے دشمن کو رافضی سمجھتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام ہمارے نزدیک معصوم ہیں۔ احکام دینی میں ان سے کسی غلطی کا ہونا جو باقی رہ جائے۔ ناممکن ہے۔ ان کی عصمت کا ذمہ دار خود اللہ ہے۔

تقلید کے کمیلے میں قربانی:

بھائی قربان دیکھو! تم تو پھر برا مان جاؤ گے سچ تو یہ ہے کہ تم نے اپنا فیصلہ آپ کر لیا تم نے لکھا ہے۔ احناف کی نہ پوچھئے! ے

عاشقاں راچہ کار باتحقیق
ہر کجا نام اوست قربانم

پس جب کہ آپ کو تحقیق سے مطلب نہیں۔ تقلید کی قربان گاہ کی بھینٹ آپ چڑھ چکے ہیں تو آپ نے ایک محقق سے مناظرہ کرنے کی کیسے ٹھان لی؟ میری کتاب کا جواب لکھنا کیسے شروع کر دیا۔ جب تحقیق سے واسطہ نہیں۔ جب دلیلوں سے مطلب نہیں۔ تو آخر تم نے اتنی لمبی چوڑی کتاب کیوں لکھ ماری؟ بس یہ کافی تھا کہ تم کہہ دیتے۔ کہ چونکہ حنفی مذہب میں آمین دل سے کہہ لینے کا حکم ہے لہٰذا خواہ کتنی ہی حدیثیں اور آیتیں اونچی آمین کہنے کی ہوں ہم نہیں مانتے۔ یہی الفاظ رفع الیدین سورۃ فاتحہ اور سینہ پر ہاتھ باندھنے کی نسبت کہہ دیتے۔!

تقلید کا شرک ہونا:

یہی ہتھیار تم سے پہلے کے مقلدین کا بھی تھا۔ وہ بھی تعلیم رسول کے مقابلے میں یہی آواز اٹھاتے تھے۔ انا اطعنا سادتنا وکبرآئنا اور انا وجدنا ابائنا الخ ہم اپنے بزرگوں اور بڑوں کے مقلد ہیں۔ ہمیں تحقیق سے واسطہ کیا؟ امام کا نام آیا اور ہم قربان ہوئے۔ بس ہزاروں دلیل کی ایک دلیل نام امام ہے۔ انہوں نے جو کہا سچ۔ اس کے سوا جو ہے جھوٹ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برادران! دیکھا آپ نے یہ ہے تقلید جس سے ہم آپ کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ دراصل یہ منصب نبوت ہے۔ جو غیر نبی کو دیا جاتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔

غرض مستقل اطاعت جس کی فرض ہو۔ جس کے نام کے ساتھ ہی تحقیق ختم ہو جاتی ہو وہ صرف ذات رسولؐ ہے۔ کوئی اور نہیں۔ دوسرے کو اس درجہ پر جاننے والا منصب رسالت غیر نبی کو دے کر مشرک فی الرسالت بن کر ابدالا آباد کے لئے جہنمی ہے۔ فرمان قرآن ہے۔

ام لھم شرکوء شرعوالھم لھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ حکم احکم الحاکمین ہے۔ اتخذو احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ۔

کیا سوائے اللہ کے ان کے شریک ایسے ہیں جنہوں نے ان کے لئے وہ شرع مقرر کی ہے۔ جو اللہ کی شرع نہیں۔ انہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو اللہ بنا لیا ہے۔ سچے اللہ کو چھوڑ کر۔

مؤلف کی قلعی کھل گئی:

میں چاہتا ہوں کہ مولوی قربان صاحب نے اپنی کتاب میں اس کے بعد ایک بات لکھی ہے میں اسے آپ کو پوری سنا دوں۔ اس سے آپ کو یہ بھی اندازہ ہو جائے گا۔ کہ ان کی تہذیب کیا ہے۔ ان کی اردو کیسی ہے؟ ان کی معلومات کہاں تک ہیں؟ وغیرہ سنئے صفحہ ۳۷ کی آخری سطر میں پھر ۳۸ کے شروع میں ان کی عبارت یہ ہے۔

"صبح کی نماز میں سنتوں کے بعد لیٹنا حضورؐ انور کا فعل مبارک اس لئے تھا۔ کہ اکثر رات بھر عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ وہابیوں نے دیکھا نہ بھالا تمام رات خراٹے لے کر سونے کے باوجود مسجد میں سنتیں پڑھنے کے بعد یہاں سے وہاں تک چھوٹے کا لحاظ نہ بڑے کا قاعدہ ہمیشہ لیٹنا ہی شروع کر دیا۔ فرض شروع ہو تو بھی ضرور ایک لوٹنی مار ہی لیتے ہیں۔ حضورؐ انور تکان اتارنے کو بعض اوقات تھوڑی سی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استراحت فرما لیتے تھے کچھ تشدد سے ایسا حکم تو نہیں فرمایا۔

صبح کی دو سنتوں کے بعد لیٹنا:

سب سے پہلے تو ان سے کوئی پوچھے کہ حضورؐ تکان اتارنے کے لئے لیٹتے تھے۔

یہ تم نے کہاں سے نکالا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ کہ

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فان کنت مستیقظة حدثنی والا اضطجع

یعنی صبح کی دو سنتوں کے بعد اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بیدار دیکھتے تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔ (مسلم)

اس سے ظاہر ہے کہ یہ لیٹ تکان دور کرنے کے لیے نہ تھا۔ بلکہ حضورؐ کی سنت تھی۔ ورنہ اس کے عوض بات کر لینا کافی نہیں۔

آپ کی اردو دیکھئے۔ اور آئندہ سے اردو دانی کے بڑھ چڑھ کر دعوے بھی نہ کیجئے۔ آپ لکھتے ہیں "فرض شروع ہو چکی ہو"۔ یہ گلابی اردو؟ اور یہ دعوئے زبان دانی؟ ——— مندرجہ بالا حدیث کے سوا بخاری مسلم میں حدیث ہے ——— کہ

کان النبی اذا صلی رکعتی الفجر اضطجع علی شقه الا

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی دو سنتیں پڑھتے اپنی دائیں کروٹ پر لیٹتے۔

یمن دنیا جانتی ہے کہ شرط و جزا میں تلازم ہے۔ اور یہ بھی یقینی بات ہے۔ کہ صبح کی دو سنتیں آپ ترک نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ بخاری و مسلم میں حدیث ہے۔

لم یکن النبی علي شئی من النوافل اشد تعاهد امنه علی رکعتی الفجر۔

یعنی کسی نفلی نماز کی نگہبانی حضور کو صبح کی دو سنتوں سے زیادہ نہ تھی۔

پس ہمیشہ آپ یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اور اوپر حدیث گزری۔ کہ جب یہ دو رکعتیں پڑھتے تو ان کے بعد لیٹ جاتے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ کسی سے باتیں کرنے میں مشغول ہو جائیں۔ یہ تمہاری تہمت ہے کہ فرض نماز ہو رہی ہو۔ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی لیٹنا ہم ضروری جانتے ہیں۔ ہرگز نہیں بالفرض اگر کسی نے ایسا کیا تو اسے شاید یہ مسئلہ معلوم نہ ہو اس لئے اسے مذہب اہلحدیث سمجھنا فاش غلطی ہے۔

اس لیٹنے کا حکم حضورؐ :

ہاں مولف صاحب کا یہ قول آپ نے ایسا حکم نہیں دیا۔ اسکی نسبت عرض ہے کہ تقلید کی ظلمت نے آپ کے دل سے نور حدیث محو کر دیا ہے۔ حدیثیں ان کے سینوں میں محفوظ رہتی ہیں۔ جو حدیثوں کے دلدادہ ہیں۔ جو ان پر جان و دل سے فدا ہیں۔ جسے نہ حدیث پر عمل کرنا ہو۔ نہ اس سے مسئلہ لینا ہو۔ جو تحقیق کو آگ لگا چکا ہو۔ جو کولھو کے بیل کی طرح اپنی آنکھوں پر پٹیاں باندھ چکا ہو۔ جو امتی کا امتی بن چکا ہو۔ اسے حدیثوں سے کیا غرض؟ اسے حدیث کا کیا علم؟ سنو! ترمذی اور ابوداؤد میں ہے۔

عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ احد کم رکعتی الفجر فلیضطجع علی یمینه۔

یعنی رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جو شخص صبح کی دو سنتیں پڑھے وہ اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جائے۔

سنت کی توہین کفر ہے!

مولوی صاحب اللہ سے ڈرو! فعل و قول رسولؐ کا مذاق نہ اڑاؤ! عمل سنت پر پھبتیاں نہ کسو! سنت کی سبکائی کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ دیکھئے! آپ کے مذہب کی معتبر کتاب شامی میں ہے۔

لو لم یرالسنة حقا" کفر لا نه استخفاف۔

یعنی سنت کو حق نہ سمجھنے والا کافر ہے۔ اس لئے کہ اس میں توہین سنت ہے۔

اور آپ نے تو اپنے لفظوں میں اس سنت رسول کی توہین کی ہے ———— "وطن مارا" لکھا ہے۔ اس سنت کے عالموں کو بے ادب بتلایا ہے۔

مولوی جی! اللہ کا خوف کرو! حضورؐ کے حکم عام نے کہ صبح کی دو سنتوں کے بعد داہنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروٹ پر لیٹ جایا کرو۔ آپ کی اس تاویل کے بھی ٹکڑے اڑا دیئے کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضورﷺ اکثر رات بھی عبادت الٰہی میں مصروف رہتے ــــــــــــ بلکہ یہ حکم تہجد گزار اور غیر تہجد سب کو ہو رہا ہے۔

مسلمانو! آپ اس کا یقین کر لیجئے۔ کہ پابندی تقلید کے بعد انسان حدیث پر عمل کرنے کے لئے آزاد نہیں رہ سکتا' وہ تو کوشش کر کے سنتوں کو چھوڑے گا اور توڑ دے گا۔ ہر اس سنت کا گلا گھونٹ دے گا جو اسکے مذہب کے خلاف پڑے۔ آپ اگر اس سین کو آئینہ کی طرح دیکھنا چاہتے ہوں تو میری کتاب شمع محمدی کو ملاحظہ فرمایئے۔ کہ کس طرح صحیح صریح سینکڑوں حدیثوں کو چھوڑا اور موڑا اور توڑا گیا ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ یہ لیٹنا آپ کا مکان پر تھا نہ کہ مسجد میں تو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ سنتیں بھی آپ مکان پر ہی پڑھتے تھے اس لئے وہیں لیٹتے تھے یہ حکم عام ہے جو جہاں سنت پڑھے گا وہیں لیٹے گا۔ اگر کسی نے مسجد میں سنت پڑھی ہے۔ تو ظاہر ہے کہ لیٹے گا بھی وہیں۔ امام ترمذیؒ اس حدیث کو وارد کر کے لکھتے ہیں۔

وقلر ای بعض اهل العلم ان يفعل هذا استحبابا ــــــــــــ

یعنی بعض اہل علم اس لیٹنے کو مستحب دیکھتے ہیں۔

زاد المعاد میں ہے کہ حضرت ابو موسیٰ۔ حضرت رافع بن خدیج' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی صبح کی سنتوں کے بعد لیٹ جایا کرتے تھے۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی یہی حکم فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بھی یہی فعل تھا بہت سے بڑے بڑے محدثین رحمہ اللہ کا بھی یہی فعل ہے۔ آپ اپنی عینی دیکھئے جس میں ہے کہ امام شافعیؒ اور ان کے اصحاب اسے سنت بتلاتے ہیں۔

کیا میں امید رکھوں کہ مولوی قربان صاحب اتنے دلائل ملاحظہ فرما کر براہ راست پر آ جائیں گے؟

آپ کے مذہب کی تکویح میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترک السنة الموکدة قریب من الحرام — یعنی سنت مؤکدہ کو چھوڑنا قریب حرام ہے۔

حنفی دوستو!

اس سنت کو ترک کر کے حرام کر مرتکب نہ بنو۔ اور اسکے انکار اور اس کے مذاق سے بچو۔ ورنہ کفر لازم آئے گا۔ جیسے کہ تم نے ابھی ابھی پڑھا۔

تردید بدعت:

اس کے بعد مولف صاحب نے حضرت نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے ہمیں الزام دیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جو عبارت تم نے نقل کی ہے۔ وہ تو نواب صاحب کی کتاب میں ہمیں ملی نہیں۔ تم نقل کرتے ہو اردو سالوں سے اس لئے قطعاً" تم جھوٹے ہو۔ اور تم نے یہ تہمت باندھی ہے۔ ہم ان تمام اوراد و وظائف کے قائل ہیں جو حدیث سے ثابت ہوں۔ اور وہ اتنے ہیں کہ انسان کو پوری زندگی کے لئے' دن رات کے لئے۔ چوبیس گھنٹوں کے لئے کافی ہیں۔ اور وقت ہی نہ بچے گا جو وہ پیروں فقیروں کے وہ وظائف رٹے جو حدیثوں سے ثابت ہی نہیں۔

اسی طرح ہم مردوں کو ثواب پہنچانے اور انہیں پہنچنے کے بھی قائل ہیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس کا بھی طور و طریق وہی ہو جو پیغمبر عربی مکی مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا نہ وہ جو پیٹ کے بھوکوں نے ایجاد کیا ہے۔ کہ چالیس دن تک روح آتی ہے۔ دسواں ہو' بیسواں ہو' چالیسواں ہو' برسی ہو' عرس ہو' شب برات ہو' تبارک ہو' چنے ہو' پھول ہوں۔ یہ سب تمہاری ایجاد کردہ بدعتیں ہیں جس میں فرضیت اور سنت رسول پاک ہے۔ جن حنفی بھائیوں کے ہاتھ میں میری یہ کتاب ہو ان کی تشفی کے لئے میں یہاں حوالہ نقل کر دیتا ہوں۔ مزید تفصیل اور پورے بسط کے ساتھ اگر آپ اس مسئلہ کو معلوم کرنا چاہتے ہوں تو میری کتاب درود محمدی پڑھ لیجئے۔

مولانا حضرت شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے مولف دیا کرتے ہیں گو وہ غلط سلط اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف اصل مطلب ہوں۔ لیکن یہ تو ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک شاہ صاحب کی ہستی ایک قابل قدر ہے۔ ہم آپ ہی کے تصنیف وصیت نامہ میں سے ایک عبارت پیش کرتے ہیں۔ اور جناب مولف صاحب کو اور دوسرے برادران حنفی کو اس پر عامل ہونے کا مشورہ دیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

"از بدعات شنیعۃ مامردم اسراف است درماتم ہاوسوم و چہلم وشش ماہی و فاتحہ و سالینہ واین ہمہ رادر اول عرب وجود نہ بود۔ مصلحت آن است کہ غیر تعزیہ وار ثان میت تاسہ روز و طعام ایشاں یک شبانہ و روز رسمے زباشد"۔

"یعنی ہم لوگوں میں جو بدترین بدعتیں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان میں ایک یہ بھی ہے۔ کہ ماتم میں اور تیجے میں۔ چالیسویں میں۔ فاتحہ میں، برسی میں، ہم خوب روپیہ اڑاتے ہیں۔ اسلام کے پہلے زمانے میں سارے عرب میں ان میں سے کسی چیز کا وجود بھی نہ تھا۔ اب بھی بہتری اسی میں ہے۔ کہ یہ تمام ناجائز رسمیں ترک کردی جائیں صرف یہی دو باتیں باقی رہیں کہ تین دن تک میت کے وارثوں کو صبرو تسکین دی جائے۔ اور ان کی غم خواری کی جائے۔ اور ایک دن رات انہیں تیار کھانا اپنے ہاں کا کھلایا جائے۔

حنفی مذہب کی معتبر کتاب فتاویٰ بزازیہ میں ہے۔

یکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثانی والثالث و بعد الاسبوع۔	یعنی پہلے دن کی حاضری کی روٹی۔ بھتی کا کھانا اور دوسرے دن کا اور تیجا اور ساتویں دن کا کھانا میت کے پیچھے کرنا مکروہ ہے۔

اس کے سوا اور بھی بہت سی عبارتیں فقہ کی بہت سی کتابوں میں ہیں۔ آپ اگر چاہیں تو میری کتاب درود محمدی میں مفصل بحث مع تردید دلائل مبتدعین دیکھ لیں۔

حضرت عبداللہؓ کا نسیان!

اس کے بعد مولف صاحب نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کئے ہیں۔ اے جناب! ہم ان تمام فضائل و مناقب کے بلکہ ان کے سوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بھی بہت سی بزرگیوں کے قائل ہیں۔ لیکن ان سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرعی مسائل میں غلطی کرنے سے معصوم تھے۔ ان کی زبان شریعت تھی۔ میں نے جو کچھ لکھا ہے اور جس پر جناب چراغ پا ہو رہے ہیں وہ آپ کے مذہب کی بہترین کتاب ہدایہ کی تخریج نصب الرایہ میں موجود ہے۔ تو اگر اس لکھنے سے صحابی کی توہین ہو گئی۔ ان کی دشمنی ہوئی تو یہ کام آپ کے بڑوں نے بھی کیا ہے۔ کیا ان کے لئے بھی آپ انہی الفاظ کا استعمال جائز رکھتے ہیں؟ ملاحظہ ہو لکھتے ہیں۔

وليس في نسيان ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لذالک مايستغرب قد نسي ابن مسعود الخ۔

یعنی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رفع الیدین کو بھول جانا کوئی غیر معمولی اور قابل تعجب چیز نہیں۔ وہ تو قرآن کی دونوں آخری سورتوں کا قرآن میں ہونا بھول گئے تھے۔ تطبیق کرنا رکوع میں منسوخ ہے۔ لیکن آپ اسے بھی بھول گئے تھے۔

غرض جو کچھ میں نے اپنی کتاب دلائل محمدی میں لکھا ہے۔ تقریباً" وہ سب آپ کے مذہب کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ لیکن جناب کے گوش مبارک اور چشم مبارک اس سے کورے ہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حنفی!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ وہ مسائل ہیں جنہیں ہم نے نہیں مانا اس وجہ سے تم ہمیں گالیاں دینے لگ گئے۔ پھر لطف تو یہ ہے کہ تم خود بھی نہیں مانتے۔ کہو تو اب ہم بھی تمہیں گالیاں دینے لگیں؟

لیکن یہ کمینہ پن ہے جس سے ہم اپنا دامن داغدار نہیں بناتے۔ آثار امام محمدؒ کی ایک اور روایت ہم آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت موجود۔ ان کے فتوے موجود۔ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ تین تین لیکن تاہم صاف لفظ موجود ہے کہ

لانا خذ بقول ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی ہم حنفی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فی الثلثۃ کے یہ تینوں مسئلے نہیں مانتے یعنی۔

۱۔ دو مقتدی ہوں تو ایک امام کے دائیں کھڑا رہے دوسرا بائیں۔

۲۔ رکوع کے وقت دونوں ہاتھ ملا کر دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھے۔

۳۔ جماعت بے اذان اقامت کرکے کرلے۔

کہئے! اب آپ کا حنفی مذہب کی نسبت کیا خیال ہے؟ مان جاؤ۔ کہ تم اپنے اس قول میں بھی جھوٹے ہو۔ کہ تمہارے حنفی مذہب کی فقہ کا دار و مدار حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہے۔

تم میں سے ایک نے بھی آج تک مع امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور ان کے شاگردان کے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان دلائل میں سے ایک کو بھی مان کر نہیں دیا۔

الغرض کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کسی مسئلہ کو خلاف حدیث پا کر نہ ماننا۔ نہ اس صحابی کی تحقیر ہے نہ توہین۔ ورنہ یہ جرم وہ ہے کہ خود حنفی بھی اس کے مجرم ہیں۔ اس کے بعد حسب عادت مولف نے گالیاں بکی ہیں۔ اور ہم حسب عادت پھر اعرض عن الجاھلین پر عمل کرتے ہیں۔

تحسین ترمذیؒ:

امام ترمذیؒ نے جس حدیث کو حسن کہا ہے۔ اس پر ہم نے جو لکھا تھا۔ پھر امام ترمذیؒ کے حسن کہنے کو جو لکھا تھا اسے مؤلف صاحب سمجھ نہیں سکے۔ اور اس میں تعارض بتلایا ہے۔

اے جناب! جسے ہم نے امام ترمذیؒ سے حسن لکھا اور حسن مانا بھی۔ یہ اس لئے کہ اس میں کوئی جرح نہیں اور جسے نہیں مانا وہ اس لئے کہ اس میں اوروں کی جرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ پہلی تحسین باصطلاح تمام محدثین ہے اور دوسری تحسین صرف امام ترمذی کی اپنی اصطلاح پر ہے۔ آ گیا جناب کی سمجھ شریف کے بیچوں بیچ میں؟

مؤلف کی محدثینؒ سے دشمنی:

حق بات تو کہے بغیر ہم رہ نہیں سکتے۔ مؤلف کتاب راہ صواب نہایت بدزبان' بے ادب اور دشمن محدثین ہے جگہ جگہ بزرگوں کے نام لے لے کر ان کی کسر شان کرتا ہے۔ اور انہیں برا کہتا ہے۔ یہاں صفحہ ۳۹ میں اس نے امام المحدثین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر چوٹ کی ہے۔ اور صفحہ ۴۱ میں امام صاحبؒ کو ادنیٰ محدث لکھا ہے۔

برادرم! کسی کے زمانے میں جھوٹ کی اشاعت اس بات کی مستلزم نہیں کہ وہ جھوٹا ہو۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں بھی جھوٹے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت ساری دنیا میں اللہ کے سوا اوروں کی پوجا کی اشاعت تھی۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا نری حماقت ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسے ہی تھے۔ نعوذ باللہ ۔ یا یہ کہ حضور کو غیر پرستی اور خدا پرستی میں امتیاز نہ تھا۔ نعوذ باللہ

حضرت الامام عالی مقام جھوٹ کو سچ سے تمیز کر سکتے تھے۔ اسی لئے پوری تحقیق کے ساتھ صحیح غیر صحیح حدیثوں میں امتیاز فرمایا۔ اور اس بارے میں آپ ساری دنیا کے مسلم امام مانے گئے۔

اللہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کو نور سے منور کرے۔ اور آپ پر اپنی رحمت کی بدلیاں برسائے۔ آمین۔

رفع الیدین نہ کرنا ثابت نہیں!

صفحہ نمبر ۴۰ پر مؤلف صاحب ہماری دو عبارتوں میں تعارض قائم کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ تو ثابت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم رفع الیدین کرتے تھے۔ اور یہ ثابت نہیں کہ وہ نہ کرتے ہوں۔ جن سے نہ کرنا مروی ہے وہ ثابت نہیں۔ لہٰذا رفع الیدین کا نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا۔ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں کسی صحابی سے بھی سند صحیح سے ثابت نہیں۔ اور عموماً" انہی حضرات سے کرنے کے روایتیں آتی ہیں۔

پس ہماری تحریر میں تضاد نہیں' آپ کی سمجھ میں سوراخ ہے۔ ورنہ پھر غور سے ہمارا رسالہ "دلائل محمدی حصہ دوم" ملاحظہ فرمایئے۔

دروازہ علم کی حدیث:

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت میں فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے دروازے ہیں ——— ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث ثابت نہیں۔ یہ انہی حدیثوں میں ہے جو رافضیوں نے وضع کرلی ہیں۔ تمہارے مذہب کے علامہ موضوعات کبیر میں لکھتے ہیں۔ کہ تقریباً" تین سو حدیثیں اس بارے میں گھڑی گئی ہیں جو سب کہ سب موضوع اور من گھڑت ہیں۔ ترمذی میں یہ لفظ دار لحکمت کے لفظ سے مروی ہے۔ اور امام ترمذیؒ نے اسے غریب اور منکر لکھا ہے۔

آپ کی پیش کردہ روایت کو امام ابن معینؒ کہتے ہیں۔

کذاب لا اصل لہ محض جھوٹ اور بالکل بے سروپا ہے۔

امام ابو حاتمؒ اور امام یحیٰ بن سعیدؒ بھی یہی فرماتے ہیں۔ امام ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں وارد فرمایا ہے۔ امام ذہبیؒ نے بھی انہی کی موافقت کی ہے۔ امام ابن دقیق العید فرماتے ہیں۔ لم یثبتوہ وقیل باطل ——— یعنی محدثینؒ کے نزدیک یہ حدیث ثابت نہیں ——— اور کہا گیا ہے۔ کہ یہ روایت باطل ہے ———!

سھو ونسیان!

اس کے بعد مؤلف صاحب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل بیان فرما رہے ہیں ——— اے جناب! نہ ہمیں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل سے انکار تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ آپ تو نہ بات کو سمجھیں نہ کلام کو، اس کی جگہ پر رکھیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کیا خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سہو ونسیان ہوا۔ بجائے چار رکعت کے دو پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ قرآن پاک فرماتا ہے۔

فنسی ادم حدیث میں ہے۔ نسی ادم و نسیت ذریتہ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اولاد آدم علیہ السلام میں ہی تھے۔

کسی مسئلے کا فراموش کر دینا نہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت کو گھٹا سکتا ہے۔ نہ کسی اور کی۔ ہم نے لکھا تھا کہ رفع الیدین نہ کرنے کی روایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حنفی پیش کرتے ہیں۔ یہ ثابت نہیں۔ پھر اسے صحیح فرض کر لینے کے بعد جواب بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ممکن ہے کہ آپ کو اس کا علم نہ پہنچا ہو۔ اس پر جناب مولف نے جو منہ پر چڑھا ہے بکا ہے۔

مخفیات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

اے جناب! یہ کوئی بے ادبی کی بات نہیں۔ جو عمارت آپ نے اس پر چنی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کے منکر ہیں۔ یا ان کے دشمن ہیں۔ یا ان کی جناب میں گستاخ ہیں۔ یہ یا تو آپ کی جہالت پر مبنی ہے یا تعصب پر۔ اللہ کی لعنت ہو اس پر جو دشمن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہو یا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین و تحقیر کرنے والا ہو۔

بندہ خدا! بہتان بازی سے بچو! دادی کے ورثے کی حدیث۔ شہید کی دیت نہ لینے کا مسئلہ، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم نہ تھا۔ پہلا مسئلہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا۔ دوسرا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا۔

غسل کے بدلے تیمم کی حدیث حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخفی تھی۔ تین مرتبہ اجازت طلبی کے بعد واپسی کے حکم کی حدیث حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخفی تھی۔ پہلی بات حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلائی۔ دوسرا مسئلہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ان بزرگوں کی توہین نہیں۔ ایسے ہی واقعات بہت سے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موجود ہیں۔ اگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کو اور ان کے بتلائے ہوئے سارے دین کو ٹالنے والا آپ کو دیکھنا ہو تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کو اور اپنی تقلید شخصی کو دیکھ لیجئے! حیدر کرار فرماتے ہیں۔

ایاکم والاستنان بالرجال۔ خبردار! لوگوں کی تقلید میں نہ پھنسنا پس (ملاحظہ ہو اعلام الموقعین) حضرت علیؓ کے اول مخالف آپ حضرات ہیں۔

امام ابو حنیفہؒ بہت سے مسائل سے بے خبر تھے:

ہاں آپ کی تسلی کے لئے میں آپ کو آپ کی کتب فقہ کا حوالہ دوں۔ اس لئے کہ حدیث سے تو آپ کی بے خبری چنداں تعجب کی چیز نہیں۔ اور اسے آپ جیسوں کے سامنے پیش کرنا بھی بے سود ہے۔ ہاں فقہ سے بھی گو آپ بے علم ہیں۔ لیکن کم از کم اس کے قائل تو ہیں اس لئے سنئے!

آپ کے مذہب کی معتبر کتاب شامی میں ہے۔ کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے دس مسائل کی نسبت فرمایا۔ کہ میں انہیں نہیں جانتا۔ ہر ایک کا جواب یہی دیا۔ کہ لا ادری

کہئے! شامی کے مصنف آپ کے نزدیک دشمن امام اور امام صاحبؒ کی توہین و تحقیر کرنے والے ہوئے یا نہیں؟

اور جناب نے مولا کے معنی مددگار کے ہی کہاں سے کر لئے؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ یہ لفظ بہت سے معنی پر بولا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے معنی رب کے بھی ہیں اور غلام کے بھی ہیں۔ مناسب موقعہ اس کے معنی ہوتے ہیں۔

آپ کی وارد کردہ حدیث میں حضرت امام شافعی رحمہ اللہ اس کے معنی کرتے ہیں۔ یعنی بذالک ولاء الاسلام ملاحظہ ہو تحفۃ الاحوذی یعنی مراد اس سے اسلامی دوستی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یعنی مجھ سے محبت رکھنے والے کو ضروری ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی محبت رکھے۔ اور الحمدللہ جماعت اہلحدیث کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی محبت ہے جو مطلوب حدیث ہے۔ فالحمدللہ۔

حنفی مذہب اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

البتہ آپ کے حنفی مذہب کی معتبر کتابوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیر کی گئی ہے۔ چلپی میں ہے۔ ان علیا لم یکن من اھل الا جتہاد یعنی حضرت علی (کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہ و ارضاہ) مجتہدوں میں سے نہ تھے ——— شرح فقہ اکبر جو آپ کے مذہب کے عقائد کی معتبر کتاب ہے۔ اس میں ہے۔ لو فرض ان احد الخ۔ یعنی بالفرض اگر کوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مار بھی ڈالے۔ قتل بھی کر دے تو بھی وہ مسلمان ہے۔ اس فعل سے بھی اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔

مولوی قربان صاحب! آپ کے لئے بہتری اسی میں ہے کہ آئندہ قلم پکڑنے سے توبہ کر لیں۔ بہتان بازی سے باز آ جائیں۔ توبہ کر کے اپنے افعال سنوار لیں۔ اللہ آپ کو توفیق دے۔ آمین۔

حسن حدیث کی تعریف:

اس کے بعد مولف صاحب لکھتے ہیں۔ غریب حسن کی قسم ہے۔ حوالہ دیا ہے۔ دین خالص، ہمیں تو دین خالص میں یہ عبارت ملی نہیں۔ ہاں دین خالص نامی کوئی اردو رسالہ ہمارے اردو داں مولف صاحب نے کہیں دیکھ لیا ہو تو ہم نہیں کہہ سکتے۔ ورنہ اصطلاح محدثینؒ میں غریب اس حدیث کو کہتے ہیں جس کا راوی ایک ہو۔ ممکن ہے وہ حسن ہو۔ اور ممکن ہے حسن نہ ہو ———!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاروں امام اور اہلحدیث:

پھر آپ ایک تہمت باندھتے ہیں۔ کہ ہم نے چاروں اماموں کی نسبت لکھا ہے۔ "اگلے فقہ داں بکواسی"۔ جھوٹے پر اللہ کی مار۔ مولوی صاحب! اللہ سے نہیں تو لوگوں سے تو شرمایئے! چاروں امام ہمارے سر کے تاج ہیں۔ ہمیں اللہ کی ذات سے امید ہے کہ قیامت کے دن ان کا دامن تھامے ہم کھڑے ہوں گے۔ نہ وہ جو ان کی تقلید کا دعویٰ کر کے ان پر سینکڑوں ہزاروں۔ لاکھوں مسائل گھڑتے رہتے ہیں۔ اور ان کی تعلیم اور عمل کے خلاف ان کی تقلید میں اور قرآن و حدیث کے ترک میں عمر گزارتے ہیں۔ ہم نے تو اپنی کتاب میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فوز الکبیر کی ایک عبارت لکھی ہے۔ جس میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان علماء کی مذمت کی ہے جو کتاب و سنت کو چھوڑ کر تقلید کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ ان کی نسبت کہا ہے۔ کہ یہ لوگ یہودیوں جیسے ہیں اس سیدھی بات کو کہاں سے کہاں لے گئے؟

فلعنة الله على الكاذبين ○

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید:

پھر لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کے الفاظ فرمائے ہیں۔ میں کہتا ہوں اچھا صاحب پھر آپ کو آج کیا ہو گیا۔ کہ ان دونوں کی تقلید ترک کر دی ہے۔ پھر لکھتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کا حکم فرمایا۔

میں کہتا ہوں پھر جناب نے اس حکم کی حکم برداری کیوں نہیں کی؟ اچھا ہوا کہ اب بھی توبہ کر لو ان چاروں اماموں کو چھوڑ کر ان چاروں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کر لو؟

پھر لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید فرمائی۔ میں کہتا ہوں کہ پھر جناب نے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کیوں نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائی 'اچھا اب سہی حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید توڑ دو اور حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید جوڑو۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خلاف:

کیا اس مشہور حقیقت کا جسے اہل علم کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ تم انکار کر سکتے ہیں کہ بیسیوں مسائل میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خلاف کیا۔

۱۔ مرتد جو گرفتار ہو کر آئے خلیفہ اول نے انہیں قیدی بنا لیا لیکن خلیفہ ثانی اس کے مخالف رہے یہاں تک کہا انہیں آزاد کر کے ان کے قبیلے کی طرف لوٹا دیا۔

۲۔ لڑ بھڑ کر قبضہ کی ہوئی زمین حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک قابل تقسیم تھی لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نہیں مانا ان کے نزدیک وقف تھی۔

۳۔ سرکاری انعام میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک برابری کی ضرورت تھی۔ اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک کمی بیشی جائز تھی۔

۴۔ اپنے بعد خلیفہ کا تقرر کرنے کے مسئلہ میں خلافت فاروقی کی مشہور تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ کیا اور جناب فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا۔

۵۔ اسی طرح دادا اور بہن کے ورثے میں خلاف فاروقی از صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور مسئلہ ہے لیکن آپ ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے ملہم شخص کو مقلد بتلا کر اپنا نامہ اعمال سیاہ کر رہے ہیں اور اگر بالفرض ایسا ہی تھا تو آج تم نے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید ترک کر کے ان سے بہت کم درجے کے لوگوں کی تقلید کیوں شروع کر دی؟

ایک حدیث سے ثبوت تقلید اور اس کا جواب:

اسکے بعد تقلید کی ایک انوکھی دلیل یہ پیش کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ اصحابی کالنجوم یعنی میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مثل ستاروں کے ہیں۔

۱۔ میں کہتا ہوں یہ سچ ہے۔ لیکن حضور رسالت مآب ﷺ مثل روشن سورج کے ہیں۔ قرآن نے آپ کو سراج منیر فرمایا ہے۔ پس سورج کی روشنی میں ستاروں کی روشنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خودبخود ماند پڑ جاتی ہے۔ حدیث کے ہوتے ہوئے قول اقوال کی مسلمانوں کو ضرورت نہیں رہتی۔

۲۔ پھر یہ حدیث بھی ثابت نہیں سند" بالکل ضعیف ہے۔

۳۔ پھر اگر اس سے تقلید ہی ثابت کی جائے تو تقلید جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ثابت ہوتی ہے غیر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید میں اسے پیش کرنا تقریب تام نہیں۔

۴۔ اور اس میں اقتدا کا حکم ہے نہ کہ تقلید کا۔ اقتدا اور تقلید میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

۵۔ پھر خصوصیت سے تقلید شخصی میں پیش کرنا اور دور ہونا ہے۔

۶۔ پھر وہ بھی چار متعین میں سے ایک معین کی تقلید اس سے ثابت کرنے کے درپے ہونا۔ مکھن نکالنے کے لئے پانی کو بلونا۔ تیل نکالنے کے لئے ریت کو کولھو میں ڈالنا ہے۔

۷۔ اگر یہ حدیث صحیح ہے۔ اگر اس سے تقلید کا حکم نکلتا ہے تو تمہیں کس چیز نے روکا ہے کہ تم نے بہترین صحابہ کرام ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید چھوڑ کر مالک شافعی احمد (ابو حنیفہ) رحمہ اللہ کی تقلید شروع کی۔ تمہیں ان چاروں برحق خلفاء رسول میں کون سی کمی نظر آئی جو ان چاروں اماموں میں نہ تھی؟

۸۔ پس تمہاری عجب حالت ہے کہ جو حدیث میں ہے اسے چھوڑتے ہو اور جو حدیث شریف میں نہیں اسے ثابت کرنے بیٹھے ہو۔

۹۔ ہم اہلحدیث تم میں سے کسی کے مذہب کے خلاف کوئی فتویٰ دیتے ہیں اس پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال پیش کرتے ہیں تو تم تو ہمیں چچڑیوں کی طرح چمٹ جاتے ہو۔ اس تقلید صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کی یہ حدیث کہاں چلی جاتی ہے؟

۱۰۔ دسواں جواب یہ ہے کہ اگر ان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کی جائے تو ان سب کا عمل وعقیدہ۔ ان کا متعلقہ فیصلہ یہی ہے کہ قرآن و حدیث سے مسائل لئے جائیں۔ پھر تم نے اسے کیوں چھوڑ رکھا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ ان بزرگوں نے حضور ﷺ کی موجودگی میں کسی ایک کو ایسا نہیں بتایا کہ اور سب اس کے مقلد ہوئے ہوں۔ اور اپنی نسبت اس کی طرف کی ہو۔ پھر تم نے آج یہ بدعت کیوں نکال لی ہے؟

۱۲۔ بتلاؤ کیا حضور ﷺ کے بعد ان بزرگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایسا کیا کہ ایک یا چار ایسے امام بنائے جن کی تقلید یا جن میں سے ایک کی تقلید اور سب پر فرض کی ہو۔ اور اس کی طرف اپنی نسبت کی ہو؟ جب ایسا نہیں اور بقول تمہارے اس حدیث میں ان کی تقلید کا حکم ہے۔ تو ان کی تقلید بھی یہی ہے کہ تقلید نہ کی جائے۔

امید ہے کہ آئندہ ایسی بے تحقیق باتیں اہلحدیث جیسی محقق جماعت کے سامنے کہتے ہوئے آپ شرماتے رہیں گے!

صحابہ رضی اللہ عنہ کے آپس کے اختلاف:

اے صحابہ رضی اللہ عنہ کی تقلید کا حکم اس حدیث سے سمجھنے والو! اللہ کی قسم تم تقلید کر ہی نہیں سکتے۔ بتاؤ تو صحابہ رضی اللہ عنہ میں وہ بھی ہیں جو

۱۔ دادا کو بھائیوں کے ساتھ ورثہ دلواتے ہیں۔ اور وہ بھی ہیں جو نہیں دلواتے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہ کی تقلید کا حکم ہے۔ اب کس کی مانو گے اور کسی کی لوٹاؤ گے؟

۲۔ کوئی کہتا ہے کہ حرام کر لینا قسم ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ طلاق ہے۔ کس کی تقلید کرو گے؟ اور کس کا خلاف کرو گے؟

۳۔ کوئی کہتا ہے کہ دو بہنوں کو ایک ساتھ لونڈی بنانا حرام۔ کوئی کہتا ہے حرام نہیں۔ بتاؤ تقلید ان کی کیسے کرو گے؟

۴۔ اولوں کا کھانا روزے کی حالت میں کسی کے نزدیک جائز۔ کسی کے نزدیک حرام۔ تم تقلید کیسے کرو گے؟ کیونکہ بقول تمہارے صحابہ رضی اللہ عنہ کی تقلید کا حکم ہے۔ پھر ان کے خلاف کے وقت دونوں جماعتوں کی ایک ساتھ تقلید فرض رہی اس پر عمل کیسے کرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے؟ عقل مندی کی باتیں کرو۔ مجنونانہ بڑے کام نہ لو۔

۵۔ ان صحابہ رضی اللہ عنہ میں وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند مر جائے اور وہ حاملہ ہو۔ تو اگر چار ماہ دس دن سے پہلے بچہ ہو جائے تو بھی عدت میں بیٹھی رہے۔ اور چار ماہ دس دن پور کرے۔ اور اگر چار ماہ دس دن گزر جائیں۔ اور بچہ نہ ہو تو جب تک بچہ نہ ہو عدت گزارے۔

ان میں وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ خاوند کی موت کے ایک دن بعد بلکہ ایک ساعت بعد بھی بچہ ہو گیا تو عدت سے نکل گئی کہو تو! دونوں کی تقلید ایک ساتھ کیسے کرو گے ــــــــــ؟

۶۔ کوئی کہتا ہے احرام والے نے اگر احرام سے پہلے خوشبو لگائی ہے تو وہ لگائے رہے۔ کوئی کہتا ہے اسے چھٹا کر احرام باندھے۔ یہ حلال مانتا ہے۔ وہ حرام مانتا ہے۔ کیسے تقلید کرو گے؟ صحابی وہ بھی ہے وہ بھی ہے۔ تمہارے قول کے مطابق ہر صحابی کی تقلید واجب ہے۔ اس وجوب پر ذرا عمل کرکے تو دکھاؤ۔

۷۔ کوئی کہتا ہے کہ ایک درہم کو دو درہم کے بدلے بیچنا حرام۔ کوئی کہتا ہے حلال۔

۸۔ پھر تم پر واجب ہے اس کی تقلید بھی جو کہتا ہے۔ کہ عضو کے ڈھیلا پڑ جانے پر گو انزال نہ ہوا ہو غسل فرض اور اس کی تقلید بھی جو کہتا ہے فرض نہیں۔

۹۔ اس کی تقلید بھی جو بڑے آدمی کی رضاعت کو بھی موجب حرمت بتلاتا ہے۔ اور اس کی تقلید بھی جو اسے موجب حرمت نہیں بتلاتا۔

۱۰۔ اس کی تقلید بھی جو ذوالارحام رشتہ داروں کو وارث ٹھہراتا ہے۔ اور اس کی تقلید بھی جو انہیں وارث نہیں ٹھہراتا۔

۱۱۔ اس کی تقلید بھی جو جنبی شخص کو تیمم سے منع کرتا ہے۔ اور اس کی تقلید بھی جو تیمم کو واجب بتلاتا ہے۔

۱۲۔ اس کی تقلید بھی جو تین طلاقوں کو ایک جانتا ہے۔ اور اس کی تقلید بھی جو تین گنتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ اس کی تقلید بھی جو حج کو عمرے کی طرف فسخ کرنا واجب کرتا ہے۔ اور اس کی "تقلید بھی جو اس سے منع کرتا ہے۔

۱۴۔ اس کی تقلید بھی جو گھریلو پالتو گدھوں کے گوشت کو حرام کہتا ہے۔ اور اس کی تقلید بھی جو اسے حلال کہتا ہے۔

۱۵۔ اس کی تقلید بھی جو ذکر کو چھو لینے سے وضو ٹوٹنا مانتا ہے۔ اور اس کی تقلید بھی جو اسے نہیں مانتا۔

۱۶۔ اس کی تقلید بھی جو لونڈی کے بیچ ڈالنے کو طلاق مانتا ہے اور اس کی تقلید بھی جو اسے طلاق نہیں مانتا۔

۱۷۔ اس کی تقلید بھی جو ایلاء کرنے والے کو کھڑا کرنا مانتا ہے۔ ———— اور اس کی تقلید بھی جو اسے طلاق نہیں مانتا۔

اور بھی اس قسم کے مسائل ہیں جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اختلاف کیا ہے۔ اچھا اس حدیث کو مان کر کم سے کم اتنا تو کر لو کہ ایک قول کے مقابلہ پر دوسرا قول بطور حجت پیش نہ کیا کرو۔ ایک مذہب کے مقابلہ میں دوسرا نہ رکھا کرو۔ بلکہ ہر شخص کو کم از کم یہ اختیار ہی دے دو کہ ان میں سے جس کا قول جس مسئلہ میں چاہے لے لے لیکن تمہارا تو یہ حال ہے کہ تمہارے اپنے مدون مذہب کے خلاف جہاں کسی نے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا قول پیش کیا بھی۔ کہ تم چچڑیوں کی طر"ح اسے چمٹ گئے۔ اور لگے اس کا خون پینے۔ جب تم اتنی کم سے کم بات پر بھی اس حدیث کے عامل نہیں ہو تو کیا ہمیں حق نہیں کہ ہم علی الاعلان یہ کہیں' صاف صاف کہیں' واقعہ کے مطابق کہیں اور بالکل سچ کہیں کہ اس حدیث کے پہلے اور پکے منکر تم ہو بلکہ اس کے مخالف اور اس کی ضد میں تم ہو۔ بتاؤ تم اس داغ کو کیسے دھو سکتے ہو! اور اس اعتراض کو کیوں کر رفع کر سکتے ہو؟

ایک اور اچھا جواب اس کا یہ ہے کہ ان کی اتباع قرآن و حدیث کی اتباع ہی کا نام ہے۔ یہ سب انہی دو چیزوں کی دعوت دنیائے اسلام کو دیتے رہے' ان کی اقتدا کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے پر تو تقلید حرام ہے۔ وہ تو دلیل یعنی کتاب و سنت ہی کے حکم احکام جاری کرے گا۔ یہی دستور ان تمام بزرگوں کا رہا۔ اللہ ان سے خوش رہے۔ اور راضی ہو۔ پس دراصل یہ حدیث بھی ہماری دلیل ہے۔ اور تمہاری تقلید کی گردن اڑاتی ہے۔ نہ کہ وہ تمہاری دلیل بجا ہے؟

لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کو لینا اور اسوہ حسنہ پر عمل کرنا تقلید ہے۔ بہت اچھا! پھر آپ نے اسے چھوڑ کر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول اور اسوہ کی تقلید کیوں شروع کر دی! توبہ کرو اس کو چھوڑو اور رسول کریم کے قول مبارک اور اسوہ حسنہ کو لو۔ تمہیں اگر لفظ تقلید کے ساتھ اتنا ہی عشق ہے تو تم اسے تقلیدی کہتے رہو! لو مشاحة فی الاصطلاح ہمیں تمہارے اس نام سے کوئی غرض نہیں۔

ان ھی الا اسماء سمیتموھا انتم و اباؤکم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تقلید کی تردید:

میں اگرچہ نہ کہوں لیکن کسی کا قول کچھ کہے تو اس کی ذمہ داری مجھ پر نہیں۔

۱۔ کہیں تو ہمارے بھولے بھالے مولف نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مجتہد مطلق۔ بانی فقہ علی الاطلاق مانا ہے۔ کہیں انہیں بھی مقلدین کی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ مقلد مجتہد نہیں ہو سکتا۔

۲۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقلد بتلانا اور اس سے مقلد ائمہ ثابت کرنا ببول میں گلاب کا پھول ٹٹولنا ہے۔ اگر یہ ثابت بھی مان لیں تو معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کرنی چاہئے نہ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لاکھوں درجے کسی امام کی۔

۳۔ پس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اول مخالف تم حنفی ہو کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ المسلمین امیرالمومنین صحابی رسول کی تقلید کی۔ اور تم ان کی تقلید سے دست بردار ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ سنئے! اگر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول حجت ہے تو وہ خود ہی تقلید کو حرام محض کہتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

لا یقلدن احد کم دینہ رجلا۔ (اعلام الموقعین) تم میں سے کوئی بھی اپنے دین میں کسی کی تقلید ہرگز نہ کرے۔

۵۔ یہ کہنا صریح جھوٹ ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ بن خطاب کے مقلد تھے تم تو کبھی علمی میدان میں آئے نہیں۔ سنو!

۱۔ جس لونڈی سے اولاد ہو جائے اس کے بارے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مخالف ہیں ——————

۲۔ رکوع میں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھنے کے مسئلہ میں آپ کا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خلاف مشہور ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ —————— عمر بھر دونوں گھٹنوں پر دونوں ہتھیلیاں رکوع میں رکھا کرتے تھے۔ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ اس کے خلاف عمر بھر کرتے رہے۔ لیکن تم واہ رے تم اب تک بھی رٹ لگائے ہوئے ہو کہ یہ ان کے مقلد تھے۔

۳۔ بیوی کو حرام کر لینا حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک طلاق تھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک نہ تھی۔

۴۔ لونڈی کی بیع حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک طلاق نہیں۔ حضرت عبداللہ کے نزدیک طلاق ہے۔

۵۔ زانی کا اپنی زانیہ سے نکاح بعد از توبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک حلال اور حضرت عبداللہؓ کے نزدیک حرام ہے۔

اسی طرح کے اور بھی بہت سے مسائل میں دونوں بزرگوں کا آپس میں اختلاف ہے۔ لیکن تم اپنی ہی کہے جاؤ! لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونکے جاؤ۔

۶۔ اگر واقعی ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ اس قابل ہیں کہ ان کی بات کی تقلید کی جائے۔ تو تم نے ان کی تقلید کیوں چھوڑی! نہ ان کی تقلید کرو نہ انہوں نے جن کی تقلید کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو۔ پھر ان کے نام سے تمہیں کیا کام!

۷۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید چھوڑی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید چھوڑی۔ حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید جوڑی۔ حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید جوڑی۔ اس پر ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو دلیل میں پیش کرنا یہ کیا لغو بحث ہے۔ (ان اماموں کی تقلید بھی زبانی ہے ورنہ ان کے پاکیزہ اقوال پر بھی آپ کا عمل نہیں۔ ملاحظہ ہو اس کتاب کا آئندہ صفحہ)

۸۔ جو فرمان ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے پیش کیا ہے۔ اس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راہ کو اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راہ پر ترجیح دیتے ہیں۔ نہ یہ کہ ان کی راہ کو راہ رسول ﷺ پر۔ اور طریق محمدی پر پسند فرماتے ہیں۔ خلاف تمہاری اس موجودہ تقلید کے کہ فقہ کے خلاف حدیث دیکھو تو منہ موڑ لو۔ آیت دیکھو تو بھاگ جاؤ۔

یاد رکھو! یہ موافقت حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دلیل کے طور پر تحقیق کے مطابق ہونے کی صورت میں تھی۔ مثلاً پانی نہ ملنے کی حالت میں تیمم کرنے پر۔ اور اسی طرح کے اور بیسیوں مسائل پر چاروں ائمہ رحمۃ اللہ علیہ کا اتفاق ہے۔ لیکن اس اتفاق سے ایک کو دوسرے کا مقلد نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موافقت کی تقلید نہیں۔

جرح و تعدیل محدث کا ماننا تقلید نہیں:

محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال جو جرح و تعدیل کے متعلق ہیں ان کی تسلیم کا تقلید نہیں۔

۱۔ ورنہ اس میں آپ اور ہم برابر ہیں۔ مگر آپ اپنے تئیں محدثین رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد نہیں گنتے۔ پھر ہمیں ان کی تقلید کا الزام کیوں ہے۔

۲۔ یہ تو حکم قرآنی کی تعمیل ہے کہ اذا جائکم فاسق بنباء فتبینوا۔ خبر کی تحقیق کر لیا کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ جرح و تعدیل تو ایک طرح کی شہادت ہے اور شہادت کے ماننے کو کسی نے تقلید میں داخل نہیں کیا۔

۴۔ ان کی بات سند سے ہوتی ہے۔ نہ کہ اپنی رائے اور خیال سے۔

۵۔ تقلید امور شرعی میں اور چیز ہے اور خبروں کا مان لینا اور چیز ہے۔ تم تو ایک صحیح چیز سے ایک غیر صحیح چیز کے درپے ہو۔ راکھ کو آٹا۔ اور ٹھیکریوں کو سکہ سمجھے ہوئے ہو۔ یہ محض جھوٹ ہے کہ ہم اہلحدیث عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمراہی والی بدعت کا موجد کہتے ہیں۔ ہم تو اپنے نزدیک خلیفہ رسول ﷺ کی نسبت ایسا بدعقیدہ دل میں رکھنا بھی خلاف ایمان جانتے ہیں۔

تراویح گیارہ رکعت ہے:

ایک تم نہیں تمہارے ساتھ اور جتنے ہوں سب کو لے کر بھی قیامت تک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیس رکعت تراویح پڑھنے کا ثبوت صحت کے ساتھ پیش نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس کے برخلاف صحیح سند سے مروی ہے۔ حضرت سائب بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

كنا نقوم في زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ باحدى عشر ركعة	یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ہم لوگ گیارہ رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔ (قیام اللیل وغیرہ)

ماں باپ کی تعلیم تقلید نہیں:

اس کے بعد مولف نے نہایت ہی کڑی کڑی اور بازاری بد زبانی کی ہے۔ اس کا جواب ہم تو کیا لکھیں؟ سنئے! ہر چیز کی تحقیق کا ڈھنگ ہوتا ہے۔ ماں باپ کون ہیں؟ اس کا علم گھر کے بڑے بوڑھوں سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے یہ تحقیق ہے تقلید نہیں یہ معتبر گواہی کا ماننا ہے۔ اسے تقلید سے کیا واسطہ ؟ تقلید اس صورت میں یہ ہے کہ تم بلا تحقیق دوسرے کو جسے تمہاری ماں نہ مانتی ہو باپ قرار دے لو۔ وہ ہر چند اس سے انکار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتی رہے۔ لیکن تم کہہ دو کہ میں مقلد ہوں مجھے تحقیق سے مطلب نہیں۔ میں قربان تقلید ہوں۔ اسی طرح اللہ کے رسولؐ کچھ فرمائیں لیکن تم اپنے فقہا کے قیاس کے پیچھے پڑ کر کہو میں تو مقلد ہوں میرے نزدیک تو حق یہی ہے اللہ و رسولؐ کچھ ہی کہیں۔ مجھ میں نہ ان کے کلام کی سمجھ نہ علم' نہ اسے تحقیق کرنے کی سکت نہ ضرورت۔

استاد کی ماننا تقلید نہیں:

معلم اور استاد کی بھی مان لینے سے ہمارے ہوش مند مولف صاحب تقلید شخصی کی دلیل لیتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سب معلموں کے معلم سب استادوں کے استاد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جب ان کی تعلیم ہمارے ہاتھوں پر موجود ہے۔ تو ہمیں ان سے کروڑوں بلکہ بے شمار درجے کے نیچے کے لوگوں کی تعلیم اور استادوں کی ضرورت ہی کیا رہی؟ سورج نکلنے کے بعد ٹمٹاتے ہوئے چراغوں کو گل کر دیا جاتا ہے۔ عدالت عالیہ کا فیصلہ ماتحت عدالتوں کے فیصلے کو سوخت کر دیتا ہے۔ اب بھی جو شخص نیچے کی عدالت کے فیصلے کو لے کر اچھلتا پھرے۔ حالانکہ عدالت عالیہ نے اسے غلط قرار دے دیا ہے۔ اور اس کے خلاف فیصلہ صادر کر دیا ہے۔ تو دنیا کے بے وقوف لوگ تو اسے عقل مند کہہ دیں گے۔ لیکن عقل والے تو اسے بریلی کے پاگل خانے میں بھیج دیں گے۔

بیچ آسمان میں سورج چمک رہا ہے۔ اور کوئی عقل مند اپنے ٹمٹاتے ہوئے دیئے کو لئے چلا آ رہا ہے تو دنیا اس کی ہنسی اڑائے گی۔

اور کیوں جناب استاد کی ماننے والے یہ تو فرماؤ کہ ایک استاد ایک حرف کو میم بتلاتا ہے دوسرا اسی کو جیم کہتا ہے۔ تیسرا اسے صاد قرار دیتا ہے۔ چوتھا اسے عین کہتا ہے۔ اس صورت میں آپ جیسا شاگرد رشید کیا کرے گا؟

تمہارے چاروں امام ایک ہی مسئلہ میں ایک دوسرے کے خلاف ہوتے ہیں ایک حلال کہے دوسرا حرام کہے' تیسرا مکروہ کہے چوتھا مباح کہے۔ کہو کس کی تقلید کرو گے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس کی تقلید چھوڑو گے؟ ان باہمی متعارض متخالف' اور متضاد اقوال کی تقلید کیسے ہو سکتی ہے؟ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ ان تمام استادوں پر ایک استاد ہے۔ ان تمام معلموں پر ایک معلم ہے۔ جس کی زبان پر اللہ کی باتیں ہیں۔ اس کی مانو وہ جسے حلال کہے تم بھی اسے حلال سمجھو! وہ جسے حرام کہے تم بھی اسے حرام سمجھو۔ اس کے حلال کہہ دینے کے بعد ایک چھوڑ چاروں مل کر حرام کہیں تو بھی ان کی طرف گوشہ چشم سے التفات تک نہ کرو! سنو اللہ فرماتا ہے۔

فلا و ربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم الخ — مجھے میری قسم جو اے رسول ﷺ تیری نہ مانے وہ میری نزدیک مومن نہیں

نمازوں میں اقتدا دلیل تقلید نہیں:

ناظرین کرام! تقلید کی ان دلیلوں کو دیکھنے سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ مقلدین سے زیادہ مسکین فرقہ دنیا میں کوئی نہیں۔ جب کہ تقلید کی تعریف میں بے دلیلی داخل ہے تو تقلید کی دلیل آئے گی کہاں سے؟ یہ بھی ان حضرات کی ڈھٹائی ہے کہ ہاتھ پیر مارتے ہیں ورنہ بھلا مقدر کو دلیل پیش کرنے سے واسطہ ہی کیا؟

ہمارے علامہ شیر بیشتہ تقلید نے تقلید کی ایک اور بہت وزنی دلیل پیش کی ہے۔ نماز میں امام کی اقتداء کرنے کی۔ کیوں نہ ہو؟ انہی دلیلوں سے تو آپ کی قلعی کھلتی ہے۔ اور دنیا کے ہوش مند جان لیتے ہیں کہ تقلید کی جھولی بھیک کے ٹکڑوں سے خالی ہو چکی ہے۔

۱۔ کیوں جناب نماز تو ہو چکی اور امام صاحب ادھر گئے۔ مقتدی صاحب اور طرف گئے پھر یہ تقلید کا تانا بانا ٹوٹ کیوں گیا؟

۲۔ اگر کوئی مقلد آپ کی یہ کتاب دیکھ لے اور امام کے پیچھے پڑ جائے تو مصیبت ہو گی۔ آپ امام بن کر نماز پڑھائیں گے وہ آپ کے پیچھے مقلد بن کر کھڑا ہو گا۔ جو آپ کریں گے وہ بھی کرے گا۔ پھر آپ جدھر چلیں گے وہ بھی چلے گا۔ آپ اپنے گھر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھسیں گے۔ وہ بھی آپ کے قدم پر قدم رکھتا ہوا پیچھے پڑے گا۔ آپ گئے بستر پر وہ بھی آپ کے پیچھے ہو گا۔ آپ نے کی ...... کسی سے بات چیت وہ بھی آپ کی تقلید کرے گا ـــــ کہو! کیسی بنے گی؟ مولانا ایسی کچی باتیں زبان سے نہ نکال دیا کرو!

۳۔ اور سنئے! امام صاحب بلکہ نبیوں اور رسولوں کے امام بھی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ تو اگر ان اماموں کی ماننا تمہارے نزدیک فرض ہے۔ تو امام الانبیا کی ماننا ان سب کی ماننے سے بڑا فرض ہوا۔ پھر تم ان کو چھوڑ کر ان چھوٹوں کی کیوں مانتے ہو؟

۴۔ تمہارا تو یہ حال ہے کہ مصنف کنز قدوری اگر کچھ کہہ دیں تو تم اس کے خلاف رسول ﷺ کی نہیں مانتے۔ امام کی تقلید فرض۔ لیکن امام الکل کی اتباع ترک!

۵۔ اے امام نماز کی تقلید کرنے والو! بتاؤ تو اگر تمہارا امام کسی وقت نماز ہی نہ پڑھے تو تم بھی اس کی تقلید میں نماز چھوڑ دو گے اگر نہ چھوڑو گے تو پھر تقلید کہاں رہی؟ اگر چھوڑ دو تو تم مسلمان کیسے رہے؟

اسی طرح جب کہ کسی مجتہد سے غلطی ہوئی تو اگر اس کی تقلید اس غلط مسئلے میں نہ کی گئی تو تقلید چھوٹی۔ اور اگر ایسے وقت بھی اس کی تقلید نہ چھوڑی ـــــ تو اتباع رسول ﷺ ٹوٹی؟

۶۔ اور سنئے! امام نماز کی اقتدا کا حکم حدیث میں ہے فرماتے ہیں۔ انما جعل الامام لیؤتم بہ یعنی امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ مہربانی فرما کر ایسی ہی حدیث آپ بھی پڑھ دیجئے۔ جس میں ہو کہ امام ابو حنیفہؒ اس لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ تم ان کی تقلید کرتے رہو۔ اگر یہ نہیں تو پھر یہ اپنے بچپن کے بیمار قیاس اپنے ہی پاس رہنے دو۔ مسلمانوں کو اللہ کے رسول ﷺ کی اللہ کے کلام کی تابعداری سے ہٹا کر امتیوں کے ہاتھوں میں ان کی نکیلیں دے کر ان کا تماشا نہ کرو۔ کہ ایک مشرق کو کھینچے اور دوسرا مغرب کو' تیسرا جنوب کو چوتھا شمال کو اور جواب بھی لو۔

۷۔ ایک مجتہد ایک عامی کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ جب تمہارے نزدیک اقتدا نماز اور تقلید احکام ایک ہی چیز ہے تو کیا ایک مجتہد ایک جاہل کی تقلید بھی کر سکتا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ اور سنو! مجتہد اپنے امام کی ہر ہر رکعت نماز میں اقتدا کرتا ہے۔ لیکن تم عجب مقلد ہو کہ ائمہ کی عمر تو' اجتہاد میں قرآن و حدیث سے مسائل لینے میں گزری۔ لیکن تم نے اس تحقیق میں اپنی زندگی کا ایک منٹ بھی نہ دیا۔ امام نے پوری زندگی میں ایک مسئلہ بھی کسی بڑے سے بڑے کی تقلید نہ کی۔ اور تم نے اپنی پوری عمر میں کسی ایک مسئلہ میں گو وہ چھوٹے سے چھوٹا ہو تقلید کی دم نہ چھوڑی۔

پس تمہیں جس طرح قرآن و حدیث سے دوری ہے تقلید سے بھی مہجوری ہے۔ نہ گھر کے ہو نہ گھاٹ کے۔

۹۔ چاروں امام عالی مقام علیہم السلام قرآن و حدیث کو سب پر مقدم کرتے رہے لیکن تم اقوال ائمہ کو قرآن و حدیث پر مقدم کرتے رہو آہ! کس قدر مخالفین امام ہو تمہیں اماموں کی حقیقی پیروی کے کبھی خواب میں بھی درشن نہیں ہوئے۔

تماشا!

ہمارے مولوی صاحب ہیں تماشے کے آدمی صفحہ ۴۴ پر لکھتے ہیں کہ غیر مقلد کے معنی ہیں نافرمان۔ بہت بہتر۔ امام ابو حنیفہؒ آپ کے نزدیک مقلد تھے یا غیر مقلد؟ اگر مقلد مانو تو مقلد کی تقلید کسی؟ اور اگر غیر مقلد کہو تو بتلاؤ کیا وہ نافرمان تھے؟ یہ ہے اماموں کی دشمنی۔ مولوی صاحب! گالیوں کی عادت دور کیجئے۔ ورنہ زبان دوسرے کے منہ میں بھی ہے۔

پھر لکھتے ہیں کہ آپ کے ساتھ مقلدین کی نماز نہیں ہوتی۔ مسلمانو! یہ ہے اس فرقہ کا اصلی مطلب کہ مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ ان کا یہ مطلب نہیں کہ کتابوں میں مسائل کی تحقیق کریں۔ اور جو دلیل سامنے آجائے اس کی تابعداری کریں۔

اہلحدیث کی اقتدا:

سنئے! حنفی مذہب کے چشم و چراغ مولانا عبدالحی لکھنویؒ لکھتے ہیں "ان کے پیچھے اق[illegible]"۔ (مجموعہ فتاویٰ) آپ کے مذہب کے امام ملا علی قاری "الاہتدا" میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں۔

ذھب عامة مشائخنا الی الجواز الخ۔ یعنی حنفی کی نماز مخالف مذہب حنفی کے پیچھے ہو جاتی ہے۔

مجموعہ فتاویٰ میں ہے۔

"رفع الیدین اور آمین بالجہر کہنا امام کا مفسد نماز مقتدی و مانع جواز اقتدا نہیں ہو سکتا"

آپ کے مذہب کی چوٹی کی کتاب فقہ اکبر میں فرمان امام ابو حنیفہ" موجود ہے۔

والصلوۃ خلف کل برو فاجر من المؤمنین جائزۃ یعنی ہر ایک نیک بد مسلمان کے پیچھے نماز جائز ہے۔

مولوی صاحب کہلواتے تو ہو تم حنفی اور فتوے دیتے ہو مرزائیوں کے۔ جس طرح وہ اہل اسلام کے پیچھے نماز کو ناجائز سمجھتے ہیں تم بھی وہی کہنے لگے۔ نہ تمہیں حنفی مذہب کی تعلیم معلوم ہے - نہ امام صاحب رحمہ اللہ کا فرمان معلوم۔ نہ فقہاء کے فیصلے معلوم، نہ علماء کی تحقیق معلوم لیکن تم نے یہی رٹ لگا دی اور بے تامل کہہ دیا۔ کہ آپ کے ساتھ نماز نہیں ہوتی سچ ہے۔ اگر حکومت کا قانون نہ ہوتا تم تو مسلمان کے خون کے پیاسے تھے۔

قد بدت البغضاء من انواھھم وما تخفی صدورھم اکبر۔

مطابق تحقیق چلنا:

پھر لکھتے ہیں کہ بعض مسائل میں حنفی ہونا اور بعض میں شافعی ہونا خیز میں داخل نہیں۔ جواباً گذارش ہے کہ کیا آپ اپنے آپ کو خیر سے خالی کہتے ہیں سنئے ! آپ کے حنفی مذہب کی فقہ کی بہترین معتبر کتاب شامی شریف میں ہے۔

واما لو صلی یوما علی مذھب واراد ان یصلی یوما اخر علی غیرہ فلا یمنع منہ۔ یعنی اگر کوئی شخص آج ایک مذہب ایک مطابق نماز پڑھے اور کل وہ دوسرے مذہب کے مطابق نماز پڑھنا چاہے گا تو اسے منع نہ کیا جائے۔

کہئے اب آنکھیں کھلیں اسی طرح ایسے مسائل بھی بہت سے ہیں جن میں حنفیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذاہب پر فتوے دیئے ہیں ملاحظہ ہو میری کتاب طریق محمدی۔

مؤلف کی گالیاں:

اس کے بعد پھر گالیاں لکھنی شروع کر دی ہیں خارجی اور اللہ جانے کیا کیا لکھ کر بری طرح کوسا ہے۔ یہاں تک "کہ آپ منافقوں کے صلب میں تشریف فرما تھے۔"

مولوی صاحب! اس روش کو چھوڑ دیجئے۔!

ان کی اردو ملاحظہ ہو لکھتے ہیں "کتنوں کے حسن کہنے سے" کیوں جناب یہ کتنوں کون سی جناتی زبان ہے؟

مذہب اہلحدیث:

پھر مذہب اہلحدیث کو صفحہ ۴۶ پر بدعت لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ مذہب اہلحدیث صرف قرآن و حدیث ہے۔ اگر یہ بدعت ہے تو ہم بھی بدعتی۔ ہاں نئے مذاہب وہ ہیں جو حضور ﷺ کے زمانے میں نہ تھے۔ نہ حنفی تھے۔ نہ شافعی تھے۔ نہ مالکی تھے نہ حنبلی تھے۔ صفحہ ۷۔۸ میں گذر چکا ہے۔ کہ ان مذاہب کی تقلید چوتھی صدی کے بعد ایجاد ہوئی۔

محبت محمد ﷺ:

پھر ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ہمیں حضور ﷺ کی محبت سے انکار ہے۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ جس دل میں محبت محمد ﷺ نہ ہو اس دل میں ایمان ہی نہیں۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جب تک کسی کے دل میں دنیا و مافیہا سے زیادہ محبت آنحضرت ﷺ کی نہ ہو وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

جس کتاب کا آپ نے حوالہ دیا ہے اور اس سے پہلے بھی جن اردو رسائل کا حوالہ دیتے رہے نہ یہ ہماری مذہبی کتابیں ہیں نہ ہمارا ان پر ایمان ہے۔ نہ ان کے اکثر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنفین سے ہم واقف ہیں۔ نہ یہ رسالے ہمارے پاس ہیں۔ اس لئے نہ ہم نے یہ کوشش کی کہ دیکھیں وہاں یہ عبارتیں ہیں بھی یا نہیں۔ نہ ہم نے اس کی ضرورت سمجھی۔ ہاں اجمالاً اتنا جانتے ہیں کہ آپ پورے کذاب ہیں۔ آپ کی زبان بے لگام ہے۔ آپ کی بات بے اعتبار ہے۔ ناممکن ہے کہ کوئی مسلمان ایسا لکھے کہ حضور ﷺ کی محبت نہ رکھنی چاہئے۔ بلکہ محبت کرنے والے کو مشرک کہے۔ توبہ توبہ۔

مولوی صاحب کا اس کے بعد یہ لکھنا کہ ہمارے نزدیک حضور ﷺ سے دو ایک معجزوں کے علاوہ اور معجزات ثابت نہیں۔ یہ بھی ہم پر تہمت ہے۔ ہم حضور کے ہر معجزہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ آپ کے معجزات بے شمار ہیں۔ آپ چونکہ قرآن سے بے خبر ہیں اس لئے قرآن میں دو ایک معجزوں کا ذکر پاتے ہیں۔ ہم سے پوچھئے! ہم آپ کو کئی معجزے قرآن سے گنوا دیں۔

خود قرآن حضور کا جیتا جاگتا معجزہ ہے۔ احد اور بدر کے معجزوں کا ذکر قرآن میں ہے۔ فتح کی پیشین گوئی پوری ہونے کا معجزہ قرآن میں ہے۔ کنکریاں پھینکنے کے معجزے کا ذکر قرآن میں ہے۔ شق القمر کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ ہجرت کے موقعہ کا کفار کا اندھا پا قرآن میں ہے۔ غار میں نہ دیکھ سکنے کا ذکر قرآن میں ہے۔ اونگھ کا بطور امن میدان جنگ میں آنا۔ کفار کا مسلمانوں کو اپنے سے زیادہ دیکھنا۔ مسلمانوں کا انہیں اپنے سے کم دیکھنا۔ فرشتوں کا اترنا۔ جنگ خندق میں آندھی بگولے کا کفار پر آنا۔ اور اسی طرح کے بیسیوں معجزات کا ذکر اللہ کی کتاب میں ہے۔ آپ پڑھئے اور سوچ سمجھ کر پڑھئے وقت اگر ہو اور قسمت بھی مساعدت کرتی ہو تو ہمارے مدرسہ میں آ جایئے اور کتاب اللہ و سنت رسول کا باقاعدہ درس لیجئے۔

اس کے بعد پھر پھکڑ بازی شروع کی ہے یہاں تک لکھا ہے۔ مفعولیت کے شیدا ایسی تحریریں لوطیوں کی ہوا کرتی ہیں۔ محمدی ان تحریروں کا کیا جواب دے؟

مؤلف کی تاویل کی تردید:

ہمیں اس سمجھ پر ہنسی آتی ہے کہ مولوی صاحب اپنی کتاب کے ۷۴ صفحہ میں بلند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آواز میں قرات کی نماز میں الحمد للہ پڑھنا اور حالت وقفہ امام میں الحمد للہ پڑھنا متضاد حکم قرار دے رہے ہیں۔ بندہ خدا! کیا بلند آواز والی قرات کو امام ایک ہی سانس میں ختم کر لے گا؟ مسنون طریقے کے مطابق اگر وہ ہر ہر آیت پر وقف کرتا چلا جائے گا تو اس کے وقفہ کی حالت میں مقتدی قرات کر لے گا اس میں معارضہ کیا ہو؟ اردو تک سمجھتے نہیں ہو تم فقہ کی گتھی کب سلجھاؤ گے؟

اونچی آمین کی حدیثوں کے لئے یہ کہنا کہ تعلیم کے لئے ہے غلط ہے۔ کل آپ کہہ دیں گے کہ صبح کی مغرب کی اور عشاء کی نماز میں اونچی آواز میں قرات پڑھنا بھی تعلیم کے لئے تھا۔ اب آمین کی طرح اسے بھی آہستہ پڑھے۔ یہی وہ قیاسات ہیں جن کی نسبت مشہور ہے اول من قاس ابلیس سب سے پہلے قیاس کرنے والا ابلیس ہے۔ علیہ ما علیہ

یہ بھی ہم پر تہمت ہے کہ ہم مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ یہ وصف تو جناب کو نامبارک ہو کہ بڑے بڑے بزرگوں کا نام لے لے کر اپنی کتاب میں انہیں شیطان تک لکھا جس کا خمیازہ اللہ کے ہاں بھگتو گے جبکہ ان بزرگوں کا ہاتھ ہو گا اور آپ کا گریبان۔

دیانت مؤلف:

مؤلف کتاب راہ صواب مولوی سید قربان علی شاہ حیدر آبادی کی دیانت کا ایک نمونہ میں آپ کو بتلاؤں جس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس ٹائپ کے مصنف اور اس فرقہ کے مولف کیا کیا ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں؟ اور کس طرح ایمان نگل کر دوسروں پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور حوالے دیتے ہیں اور عبارتیں نقل کرنے میں کس خیانت سے کام لیتے ہیں۔ صفحہ ۴۸ میں ہماری کتاب دلائل محمدی کے صفحہ ۵۲ ایڈیشن اول سے عبارت نقل کرنے میں چالاکی کر کے ہمیں یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ ہمیں اردو زبان یاد نہیں۔ ہم نے مذکر کو مؤنث لکھا ہے۔ اس اعتراض کو قائم کر کے پھر ہمیں خوب گالیاں سنائیں ہمیں معلوم ہوا کہ قرآن نے ہمیں بتلا دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولتسمعن من الذين اوتوا الكتاب من قبلکم ومن الذين اشرکوا اذی کثیرا۔ یعنی یہود، انصاری اور مشرکوں کی گالیاں تمہیں سننی پڑیں گی۔

رسول کریم نے منافق کی خصلتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اذا خاصم فجر وہ جھگڑے کے وقت گالیاں بکتا ہے۔ ہماری عبارت میں ہے کہ حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورؐ کی خدمت میں پہنچے۔ اس سے پہلے ہی جبرائیل علیہ السلام نے آکر آپ کو خبر کر دی۔ مولف نے پہنچیں تک لکھا اور اسے پہنچیں بنایا۔ پھر لکھا۔ توبہ! آپ کی اردو دانی نے تو مرد کو عورت بنا دیا دیکھا آپ نے؟ یہ ہے انکی دیانت داری اور یہ ہے نقل عبارت میں ان کی امانت داری۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ انہیں اردو عبارت بھی پڑھنی نہیں آتی ——— الغرض یہ اعتراض بھی بے جان ہے۔

سینے پر ہاتھ باندھنا:

ہمارے مؤلف صاحب کی علیت کا اندازہ لگانے کے لئے آپ ان کی کتاب کا صفحہ ۴۹ پڑھئے ہم نے لکھا تھا کہ زیر ناف ہاتھ باندھنے کی روایت جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ دونوں کی سند میں عبدالرحمن بن اسحاق واسطی ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔ مؤلف صاحب لکھتے ہیں جب راوی دو صحابی ہیں تو پھر ایک عبدالرحمٰن کیوں لکھا؟ بندہ خدا! اس میں کوئی تضاد نہیں، اوپر کے دو صحابی ہیں مگر نیچے دونوں روایتوں کو سند میں ایک ہی راوی ہے اس کی مثال آپ یوں سمجھئے کہ دو شخصوں سے ایک شخص پڑھتا ہے کیا یہ نہیں ہو سکتا؟ کہ ایک شاگرد کے دو استاد ہوں۔ ——— اس میں اعتراض آپ نے کیا کیا؟

"وانحر" کی تفسیر:

ہم نے سینے پر ہاتھ باندھنے کی ایک دلیل یہ بھی دی تھی کہ وانحر کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سینے پر ہاتھ باندھنا مروی ہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولف صاحب کہتے ہیں یہ شافعی مذہب ہے خوب یعنی شافعی مذہب یہ ہے اس لئے آپ اس کے مخالف ہیں فرمایئے اسکا جواب کوئی کیا دے؟ یہ ہے ان حضرات کے جواب کی حیثیت۔ اللہ کا دین بھی گویا ان کے نزدیک باپ دادا کا ورثہ ہے یہ اسکا اور یہ اسکا۔ بھائی اگر کوئی حق مسئلہ مطابق دلیل بات امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کر لیں تو اس میں کیا کیڑے پڑ گئے۔ کہ تم اس کے منکر بن جاؤ۔ یہ ہندوؤں کی چھوت تم میں کہاں سے آ گئی۔ کہ شافعی مذہب جس حدیث پر عمل کر لیں تمہارے نزدیک وہ ناقابل عمل ہو جائے۔

ان کی اردو دیکھئے جو ہماری اردو پر معترض ہیں لکھتے ہیں "تقلید نفس مقلدی کا دعویٰ ہے" اے جناب! ادیب اردو یوں لکھا کیجئے۔ نفس تقلید میں یہ تقلید نفس میں کس قفس کی زبان ہے!

پھر صفحہ نمبر ۵۰ میں وانحر کی اس تفسیر پر بے طرح برسے ہیں۔ کیوں جناب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مسئلہ کی نسبت ہم نے لکھا تھا تو آپ زمین کے گز بن گئے تھے کہ تم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مانتے نہیں ہو۔ تم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن ہو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ فضائل یہ مناقب وغیرہ وغیرہ یہاں تمہیں کیا ہو گیا؟ یہ الٹی گنگا کیوں بہنے لگی؟

سنو میرے بھولے اور بھولے ہوئے بھائی! ایک آیت کی تفسیر کئی طرح ہو تو اس میں تعارض قائم نہیں کیا کرتے۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ یہ بھی اور وہ بھی۔ وانحر کے معنی قربانی کے بھی ہیں اور اس کا مطلب سینے پر ہاتھ باندھنا بھی پھر آپ کو کیا مشکل پڑی ہے؟

مسلمانو! یہ کیا اندھیر ہے کہ قربان صاحب جھوٹ بولنے سے بھی نہیں چوکتے لکھتے ہیں "کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا حوالہ نہیں"۔ مہربان من! کیا اندھیر ہے؟ امام حاکم کا حوالہ موجود ہے تاریخ بخاری کا حوالہ موجود ہے۔ آپ نے آنکھیں بند کر کے ہی لکھ مارا کہ حوالہ نہیں۔ کیا اس جھوٹ سے آپ کا چھٹکارا ہو جائے گا؟ ہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ اسی پر مچلے ہوں کہ کسی تفسیر کا حوالہ لکھ دیا جائے۔ تو لیجئے ہم آپ کی اس ضد کو بھی پورا کر دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو تفسیر محمدی ترجمہ تفسیر ابن کثیر پارہ ۳۰ صفحہ ۹۴ میں ہے۔ مراد وانحر سے دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر نماز میں سینے پر رکھنا ہے۔ اس کے راوی حضرت علی ہیں۔ ——— ہاں یہ لطیفہ بھی جناب کا خالی از لطف نہیں لکھتے ہیں نحر کے معنی گردن کے نیچے برچھا مارنے کے ہیں۔ بہت اچھا تو ذبیحہ اس سے خارج ہے۔ اگر نہیں تو پھر یہ مطلب بھی اسی کی تفسیر میں ہے جو خلیفۃ الرسول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا۔ دیکھو جو کہہ چکے ہو۔ جو لکھ چکے ہو اسے نہ مٹاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف کہتے ہوئے ڈرو!

اس کے بعد پھر ذاتیات کی بحث پر اتر آئے ہیں۔ بھائی جان کتابوں کا اشتہار مینجر دفتر اخبار محمدی کی طرف سے ہے۔ کتاب کے بچے ہوئے صفحات پر اشتہارات وہ دیتے ہیں۔ آپ اخباری محکمے سے واقف نہیں۔ مصنف کا نام تصنیف کرنا ہوتا ہے۔ دفتری محکمہ اسے چھپواتا ہے۔

مولانا کے لفظ پر اعتراض نہ کیجئے۔ یہ مشترک المعانی لفظ ہے جیسے کہ ہم صفحہ ؟ پر تشریح کر آئے ہیں یہاں مولانا مددگار کے معنی میں نہیں یہ الٹی سمجھ آپ ہی کو مبارک ہو۔

اس کے بعد پھر گالیاں دینے لگے ہیں۔ چند سطریں لکھتے ہیں اور پھر جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے لگتے ہیں۔

محمدؐ اور محمدی:

ہمیں رسول کریم سے بغض رکھنے والے وغیرہ لکھا ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ آج تک ہم نے اپنی نسبت بھی حضورؐ سے نہیں ہٹائی۔ حالانکہ آپ لوگوں نے ہٹا لی۔ ہم حضورؐ کی حدیثوں اور سنتوں پر عمل کرنے کی وجہ سے آپ حضرات کی گالیاں سنتے ہیں۔ اور چپ ہیں دنیا کو آپ لوگ ہمارے خلاف بھڑکاتے ہیں۔ ہم پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹے ہیں۔ لیکن ہمیں ان سب مصائب کا جھیلنا آسان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ہاں نام رسولؐ کلام رسولؐ کا چھوڑنا ہم پر مشکل ہے۔ پھر بھی اگر آپ ہمیں دشمن رسول بتلائیں تو ہم کہتے ہیں کہ الٰہی! اپنے محترم رسول کے دشمن پر بے شمار لعنتیں نازل فرما! ورنہ جو مسلمان پر بہتان باندھے ان پر تہمت دھرے۔ اور مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کرنے کی کوشش کرے اسے دونوں جہاں میں ذلیل و خوار کر! آمین۔

بھائی دوستی دشمنی تو ظاہر ہے کہ تم نے اپنی اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۵۱ پر دعا کی ہے کہ "خدا جہلا سے من مانی بلاتفقہ حدیثوں کا عمل چھڑائے۔" کہئے اب دشمن رسولؐ و دشمن حدیث کون ہے؟ جگہ جگہ مؤلف صاحب نے فقہ کو حدیث کے ماتحت لکھا ہے گو ہم نے اس کے جواب وہیں دے دیئے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ تھوڑی بہت وہ حدیثیں جو صحیح اور صریح اور حنفی مذہب کی فقہ کی مخالف ہونے کی وجہ سے حنفی انہیں نہیں مانتے۔ انہیں یہاں نقل کر دوں۔ پس ۸۰ حدیثیں سنئے جن میں سے ایک کو بھی حنفی مذہب نہیں مانتا۔

وہ حدیثیں جنہیں حنفی مذہب نہیں مانتا

۱۔ غربا کو تحفۃً کھانے کے لئے دیئے ہوئے درختوں کو وہ پھل کی حالت میں تیار پھل کے بیچ دیں اس کی رخصت حدیث میں ہے مگر مقلدین اسے نہیں مانتے۔

۲۔ جس کی بیوی ہو پھر وہ نکاح کرے تو اگر باکرہ سے کیا ہے تو سات دن اس کے پاس رہے اور اگر رانڈ سے کیا ہے تو تین دن اس کے پاس رہے پھر برابر سے باریاں تقسیم کرے۔ یہ حدیث میں حکم ہے لیکن قیاس کے متوالے اس کے منکر ہیں۔

۳۔ حدیث میں ہے کہ غیر شادی شدہ زانی کو جلا وطن بھی کیا جائے گا لیکن یہ لوگ اس سے بھی جواب دیتے ہیں۔

۴۔ حدیث میں ہے کہ حاجی اپنے حج میں شرط کر سکتا ہے اور اس شرط کے مطابق حلال ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا مجال کہ شیفتگان قیاس اسے مان لیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ جرابوں پر مسح کر لینے کا بیان حدیث میں ہے لیکن قیاسی حضرات اسے بھی نہیں مانتے۔

۶۔ عمران رضی اللہ عنہ بن حصین اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت والی مرفوع حدیث میں ہے کہ بھولنے والے اور جاہل کے کلام کر لینے سے نماز باطل نہیں ہوتی لیکن رائے کے رگڑنے والے ان حدیثوں کے بھی منکر ہیں۔

۷۔ حدیث میں صاف ہے کہ گری پڑی چیز جسے ملی ہو پھر کوئی آکر اس کا دعویٰ کرے اور اس کے برتن کا سربند کا اور اس کی ڈوری کا صحیح پتہ دے تو اسے دے دینا چاہئے مگر قیاس کے شیدائی اس کے بھی منکر ہیں۔

۸۔ جس جانور کا دودھ تھن میں روک کر گاہک کو زیادہ دکھا کر بیچ دیا جائے۔ اس کی واپسی کا اسے اختیار ہے اس کے بارے میں جو حدیثیں ہیں انہیں بھی یہ حضرات نہیں مانتے۔

۹۔ کوئی اپنے غلاموں کو اپنی بیماری میں آزاد کر دے اور ان کی قیمت اس کے ثلث مال سے زیادہ ہو تو ثلث مال کی قیمت تک کے غلاموں کو قرعہ اندازی کرکے الگ کرکے انہیں آزاد کر دیا جائے۔ یہ صحیح صریح حدیث میں ہے لیکن کیا مجال کہ قیاسی حضرات اسے کسی وقت بھی مان لیں۔

۱۰۔ مجلس کے خیار کے حدیث صحیح کے مسئلہ کو یہ فقہ نہیں مانتا۔

۱۱۔ جس نے صبح کی ایک رکعت پڑھ لی ہو اور سورج طلوع ہو جائے تو وہ اپنی نماز پوری کر لے اسے بھی رائے والے نہیں مانتے جو حدیث میں کھلے لفظوں سے موجود ہے۔

۱۲۔ میت کی طرف سے روزہ رکھ لینے کی حدیث کو انہوں نے معطل کر رکھا ہے۔

۱۳۔ جو مریض اپنی بیماری سے شفا پانے سے ناامید ہو چکا ہو اس کی طرف سے ادائیگی حج کی حدیث کو انہوں نے معطل کر رکھا ہے۔

۱۴۔ قیافے سے حکم لگانے کی حدیث کو انہوں نے معطل کر رکھا ہے۔

۱۵۔ جو شخص اپنی کوئی چیز بعینہ کسی دیوالئے کے پاس موجود پائے تو وہی اس کا حق دار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اس حدیث کو بھی قیاسیوں نے باطل کر رکھا ہے۔

۱۶۔ تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے میں بیچنے کی ممانعت کی حدیث کو انہوں نے ٹال دیا ہے۔

۱۷۔ بیع مدبر کی حدیثوں کو انہوں نے نظر انداز کر دیا ہے۔

۱۸۔ شاہد اور قسم پر فیصلہ کرنے کی حدیث کو انہوں نے نہیں مانا۔

۱۹۔ لونڈی جس کی ہو اس سے جو اولاد ہو وہ اس کی ہے۔ یہ فیصلہ محمدی ان اہل الرائے کے نزدیک ردی چیز ہے۔

۲۰۔ جب ماں باپ جدا ہو جائیں تو بچے کو اختیار دینے کی حدیث انہوں نے مہمل چھوڑ رکھی ہے۔

۲۱۔ چوتھائی دینار کے چور کے ہاتھ کاٹنے کی حدیث کو انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

۲۲۔ اہل کتاب زانیوں کو رجم کرنے کی حدیث کی انہوں نے بے طرح تواضع کی ہے۔

۲۳۔ جو شخص اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے اس کی گردن مارنے اور اس کا مال چھین لینے کی حدیث کو انہوں نے رائے پر قربان کر دیا ہے۔

۲۴۔ مومن کو کافر کے بدلے نہ قتل کیا جائے یہ حدیث ان کے نزدیک قابل عمل ہی نہیں رہی۔

۲۵۔ حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والوں کو رسولؐ نے ملعون کہا ہے لیکن۔ اہل رائے اس پر ایمان نہیں لائے۔

۲۶۔ بغیر ولی کے نکاح نہ ہونے کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن قیاسی حضرات اس کے خلاف ہیں۔

۲۷۔ تین طلاقیں جس عورت کو مل گئی ہوں اس کے خاوند پر اس کا کھانا پلانا اور رہنے کا مکان دینا نہیں۔ اس فیصلہ محمدی کو رائے والے ٹھکرا رہے ہیں۔

۲۸۔ حضورؐ نے خود حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کیا اور اسی آزادگی کو مہر قرار دیا۔ اس کے بھی یہ منکر ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۔ حضورؐ کا فرمان ہے کہ مہر میں دیدے اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ مگر رائے والے اسے بھی نہیں مانتے۔

۳۰۔ گھوڑوں کے گوشت کو شریعت نے حلال کیا ہے لیکن رائے قیاس والے اسے حلال نہیں مانتے۔

۳۱۔ ہر نشہ والی چیز کو اللہ کے رسول نے حرام فرمایا لیکن رائے والوں کو اس میں بھی تردد ہے۔

۳۲۔ رسول اللہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ فرض نہیں بتلاتے۔ لیکن رائے والے اس کا بھی خلاف کرتے ہیں۔

۳۳۔ حدیث میں ہے۔ جانور کے پیٹ میں جو بچہ ہے جانور کا ذبیحہ اس کا ذبیحہ ہے لیکن قیاسی اس کے بھی منکر ہیں۔

۳۴۔ کھیت بونے میں پانی پلانے میں شرکت کو حدیث میں جائز بتلایا گیا ہے۔ لیکن رائے والے اس کے بھی مخالف ہیں۔

۳۵۔ رہن شدہ جانور سواری لیا جائے گا اور دودھ نکالا جائے گا۔ الخ والی حدیث کو بھی قیاسیوں نے چھوڑ رکھا ہے۔

۳۶۔ شراب سے سرکہ بنانے کو حدیث نے منع فرمایا ہے لیکن رائے والے منع نہیں کرتے۔

۳۷۔ غنیمت کی تقسیم کے وقت پیدل کو ایک حصہ اور سوار کو تین حصے دینے کا فرمان حدیث میں ہے لیکن رائے والے نہیں مانتے۔

۳۸۔ حدیث میں ہے کہ ایک دو دفعہ کی چسکی دودھ کی لگانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ لیکن رائے والے اسے بھی حرمت ثابت کر دیتے ہیں۔

۳۹۔ مدینہ شریف کی حرمت کی حدیثیں۔

۴۰۔ قربانی کے اشعار کرنے کی حدیثیں۔

۴۱۔ محرم کو بوقت نہ پانے تہمد کے پاجامہ پہننے کی حدیثیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۔ اولادوں کو ہبہ کرنے کے وقت برابری کرنے کی حدیثیں اور ان میں کمی بیشی کرنا ظلم ہونے اور اس پر گواہ نہ رہنے کی حدیثیں۔

۴۳۔ حدیث کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کی چیز ہے۔

۴۴۔ قسامہ کی حدیثیں۔

۴۵۔ اونٹ کا گوشت کھا لینے سے وضو کر لینے کی حدیث۔

۴۶۔ عمامہ پر مسح کی حدیث۔

۴۷۔ صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے وا کی نماز کے دہرانے کے حکم کی حدیثیں۔

۴۸۔ جو شخص جمعہ کے خطبہ کی حالت میں آئے وہ بھی دو رکعت تحیۃ مسجد پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔

۴۹۔ جنازہ غائبانہ کی حدیثیں۔

۵۰۔ نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنے کی حدیثیں۔

۵۱۔ باپ اپنی اولاد کو دیئے ہوئے ہبہ کو واپس لے سکتا ہے۔

۵۲۔ سیاہ کتا نماز کاٹ دیتا ہے۔

۵۳۔ جب زوال کے بعد عید کا علم ہو تو نماز عید دوسری صبح پڑھنی چاہئے۔

۵۴۔ جو لڑکا کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب کے چھینٹا دے لینا کافی ہے۔

۵۵۔ قبر پر جنازہ ادا کرنا۔

۵۶۔ جو شخص بے اجازت دوسرے کی زمین میں کھیتی بوئے اسے کھیتی میں سے کچھ نہ ملے گا۔ ہاں اپنے حق کے پانے کا وہ مستحق ہے۔

۵۷۔ حضور ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس شرط پر اونٹ خریدا کہ اس کا مول انہیں پہنچا دیں گے۔ ان احادیث کو بھی اہل رائے نے ٹکا سا جواب دے دیا ہے۔

۵۸۔ درندوں کی کھال کی حدیث

۵۹۔ پڑوسی کو اپنی دیوار میں کوئی لکڑی گاڑنے سے نہ روکنے کی حدیث۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰۔ سب سے زیادہ قابل وفا ان شرطوں کے ہونے کی حدیث جن کی وجہ سے عصمت حلال ہو۔

۶۱۔ غلام جس کے پاس مال ہو اسے جو بیچے وہی اس مال کا حق دار ہے یہ حدیث۔

۶۲۔ مسلمان ہونے کے وقت جس کے گھر میں دو بہنیں ہوں تو اسے ان میں سے ایک کے رکھنے کی حدیث۔

۶۳۔ سواری پر وتر پڑھ لینے کی حدیث۔

۶۴۔ ہر کچلی والے درندے کی حرمت کی حدیث۔

۶۵۔ اس کی نماز نہ ہونے کی حدیث جو رکوع سے اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔

۶۶۔ رکوع میں جانے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنے کی حدیث۔

۶۷۔ استفتاح کی حدیث۔

۶۸۔ حضور ؐ کے دو سکتے کرنے کی حدیث۔

۶۹۔ نماز کی تحریم تکبیر اور تحلیل تعلیم ہونے کی حدیث۔

۷۰۔ نماز میں بچے کو اٹھا لینے کی حدیث۔

۷۱۔ قرعہ اندازی کی حدیثیں۔

۷۲۔ عقیقہ کی حدیث۔

۷۳۔ اگر کسی گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی جھانکے اور وہ کنکر پھینکے جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو اس پر کوئی جرمانہ نہیں۔ اس حدیث کو بھی رائے والوں نے رد کر دیا ہے۔

۷۴۔ کسی کے ہاتھ کو کوئی کاٹتا ہو اور وہ جھٹکا دے کر اس کے منہ سے اپنا ہاتھ گھسیٹے اس میں اس کے دانت ٹوٹ جائیں تو اس پر شرعاً جرمانہ نہیں اس حدیث کو قیاس رائے سے ختم کر دیا ہے۔

۷۵۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی رات کے وقت کی اذان کی حدیث کو اہل قیاس قبول نہیں کرتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۶۔ صرف جمعہ کے دن نفلی روزے کی ممانعت کی حدیث کو اہل قیاس قبول نہیں کرتے۔

۷۷۔ دانت اور ناخن سے ذبیحہ کرنے کی ممانعت کی حدیث کو یہ ترک کئے ہوئے ہیں۔

۷۸۔ کسوف اور استسقاء کی نماز باجماعت کی حدیثوں کے یہ مخالف ہیں۔

۷۹۔ نر کی کدائی کی اجرت کی ممانعت والی حدیث کو یہ صاف جواب دیتے ہیں۔

۸۰۔ احرام کی حالت میں جو شخص مر جائے اس کا سر نہ ڈھانپا جائے اور اسے خوشبو نہ لگائی جائے۔ اس حدیث کو بھی کیا مجال جو رائے قیاس کے شیدائی کبھی مان لیں۔ بلکہ ان لوگوں نے اسے بھی جواب دے دیا ہے۔

یہ تو بطور نمونہ کے اتنی حدیثیں ہم نے بیان کی ہیں انہوں نے تو ان گنت اور بے شمار حدیثوں کو جواب دے دیا ہے۔ اور رائے کے رگڑے میں بری طرح پس گئے ہیں۔ تقلید کے جال میں ایسے پھنسے کہ پھر نہ چھٹے۔

اہلحدیث کے فضائل :

آہ! ان مقلدوں کو آج حدیث کانٹے کی طرح کھٹکتی ہے۔ چاہتے ہیں کہ دنیا میں اس کا عامل کوئی نہ رہے۔ لیکن سنو! رسول اللہ ﷺ کی دعا ہے۔ اللھم ارحم خلفائی الٰہی میرے خلیفوں پر رحم کر۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت فرمایا کہ حضور ﷺ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا جو میرے بعد آئیں گے میری حدیثیں روایت کریں گے۔ اور لوگوں کو میری حدیثیں سنائیں گے۔(شرف اصحاب الحدیث)

اور حدیث میں ہے۔

نضر اللہ عبد سمع مقالتی فحفظھا اودعاھا واداھا (بیہقی)

یعنی میرے الٰہی! اسے ترو تازہ رکھ ہرا بھرا رکھ۔ خوش و خرم رکھ' جو میری حدیثیں سنے' انہیں حفظ کرے' یاد کرے پھر دوسروں کو سنائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب! بتلاؤ تمہاری دعا قبول ہو گی یا رسول اللہ ﷺ کی؟ تم حدیثوں کا عمل چھڑانے کے درپے ہو۔ اس وقت تک تو' تمہارا دامن خالی رہے گا۔ جب تک آسمان پر سورج اور زمین پر پہاڑ قائم ہیں۔ حضور ﷺ کی پیشین گوئی ہے۔

لا تزال طائفة من امتی ظاهر بن علی الحق لا یضر هم من خذلهم الی ان تقوم الساعة (شرف اصحاب الحدیث)	یعنی میری امت میں ایک جماعت حق پر رہے گی ان کے مخالف انہیں کوئی ایذا نہ پہنچا سکیں گے۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

امام بخاریؒ' امام احمدؒ' امام ابن المدینیؒ اور بہت سے محدثین کا اتفاق ہے کہ مراد اس سے اہلحدیث جماعت ہے۔ اگر آپ اس کی پوری بحث دیکھنا چاہتے ہیں تو میری کتاب فضائل محمدی ملاحظہ فرمایئے۔

اللهم اجعلنا منهم	الٰہی! ہمیں اپنے نبی ﷺ کی محبت عطا فرما۔ اسی پر زندہ رکھ۔

اسی پر موت دے۔ اور قیامت کے دن حضور ﷺ کی شفاعت نصیب فرما۔ آپ کے ہاتھوں جام کوثر پلا۔ اور آپ کے قدموں میں جنت الفردوس میں جگہ نصیب کرا آمین اللهم انصر من نصر دین محمد ﷺ واجعلنا منهم واخذل من خذل دین محمد ﷺ ولا تجعلنا منهم۔

الحمد اللہ مولوی صاحب کی کتاب اور ہمارا جواب ختم ہوا۔ اب یہاں سے ان کے ضمیمہ کا جواب شروع ہوتا ہے۔

رد تقلید از مثنوی مولانا روم :

ضمیمہ میں مولوی سید قربان علی شاہ نے تقلید کے خلاف جو اشعار مثنوی اور بوستان وغیرہ سے اخبار محمدی میں مع ترجمہ شائع ہو کر پھر بصورت رسالہ شائع ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے ان کی بابت لکھا ہے کہ یہ اشعار تقلید ائمہ اربعہ کے متعلق نہیں ہیں۔ ان کی لمبی چوڑی تحریر کا مختصر مطلب یہی ہے۔ اس کے جواب میں ہمیں صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے۔ کہ الفاظ کے عموم معنی کا ہر جگہ اعتبار ہوتا ہے۔ خاص واقعات کے ساتھ انہیں محدود نہیں کیا جاتا۔ لات عزیٰ کی کمزوری۔ عرب کے اور بتوں کی تردید انہی تک محدود نہیں۔ بلکہ ہندوستان (اور پاکستان) کے بت بھی اسی میں شامل ہیں۔ کالی اور بھوانی رام اور چھمن کا بھی یہی حکم ہے ——— پس مذمت تقلید کا کسی قصے کے ضمن میں بیان ہونا اسی پر انحصار نہیں۔ بلکہ تقلید جہاں بھی پائی جائے گی۔ وہ مذموم ہی ہے۔ کیونکہ تحقیق کے خلاف ہے اور تحقیق انسانی فطرت میں ہے۔ پس تقلید فطرت اللہ فروخت کرنا اور خداداد عقل کا ستیاناس کرنا ہے۔ جو ہر طرح برا ہی برا ہے۔

مؤلف کی فارسی دانی :

مولانا المکرم! یہ جو جناب نے "و مقلد ناشدن اوایشاں را"۔ کے معنی لکھے ہیں۔ "اور نہ ان سب کا مقلد ہونا اس کا" ذرا کرم فرما کر اس پر نظر ثانی کیجئے۔ اس کے صحیح معنی یہ ہیں۔ اس کا ان سب کی تقلید نہ کرنا۔
اور ہاں جناب کی یہ گلابی اردو باوجود اردو دانی کے دعوے کے کہیں آپ کے خلاف شہادت نہ دیدے ——— اسی طرح "مدح عقل ایشاں کردن" کا ترجمہ آپ نے لکھا ہے۔ مدح عقل ان کی پر ——— "ثبات بینایاں ندارد" کا ترجمہ آپ نے لکھا ہے۔ مضبوطی بنیاد کی نہیں رکھتا ہے۔ سبحان اللہ بھائی ہمیں تو کوئی دعویٰ نہ تھا۔ لیکن اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ آپ نے اپنے دعوے کے ثبوت میں کچھ اچھے گواہ پیش نہیں کئے ایسا نہ ہو کہ انصاف کی کچہری سے آپ کا دعویٰ خارج کر دیا جائے۔

مؤلف کی جہالت :

مؤلف صاحب نے چلتے چلتے آخری سانس میں بھی ستم ڈھایا' غضب کر دکھایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں۔ صاحب ہدایہ یعنی امام اعظم رحمہ اللہ ملاحظہ ہو صفحہ ۶۳ مولوی صاحب! کیا اندھیر کر دیا؟ صاحب ہدایہ امام اعظم صاحب رحمہ اللہ نہیں ہیں۔ بلکہ صاحب ہدایہ کا نام علی بن ابی بکر ہے۔ ان کی کنیت ابوالحسن ہے مرغینان کے رہنے والے ہیں۔ ۵۱۱ھ بتاریخ ۸ ماہ رجب پیر کے دن بعد از عصر تولد ہوئے۔ اور ۵۹۳ھ ۱۴ ذی الحجہ کو منگل کی رات فوت ہوئے۔ اور سمرقند کے قبرستان تربتہ المحدیین کے پاس ہی دفن کئے گئے۔

ہدایہ کے مؤلف یہ ہیں نہ کہ امام اعظم رحمہ اللہ۔ اس کتاب کی تالیف ۵۷۳ھ میں شروع ہوئی۔ حضرت امام اعظم صاحب رحمہ اللہ ۱۵۰ھ میں انتقال فرما چکے تھے۔ مولوی صاحب! اتنی ڈبل غلطی آپ نے کی؟ کہ ہدایہ کا مصنف امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو ٹھہرایا؟ تعجب اور افسوس ہے ہم تو کچھ نہ کہیں۔ لیکن جو لوگ آپ کی اس تحریر کو پڑھیں گے وہ آپکی علمیت اور معلومات کی نسبت کیا رائے قائم کریں گے؟

اہلحدیث اور ائمہ اربعہ :

چونکہ آپ نے اپنی کتاب کے آخر میں بھی ہمیں دشمن امام بتانے کی کوشش کی ہے۔ اور پوری کتاب میں اس کوشش کو نبھایا ہے۔ اس لئے ہم اللہ کو گواہ کرتے ہیں کہ ہم دشمنان امامان دین نہیں ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ہمیں کوئی دشمنی نہیں۔ ہم انہیں بزرگ، نیک، زاہد، عابد، پرہیز گار، متقی، پارسا، فقیہ، امام اور علامہ مانتے ہیں۔ ان کے ہر اس ارشاد کو سر آنکھوں پر رکھ کر دل سے مانتے ہیں جو قرآن و حدیث کے موافق ہو۔ یہی عقیدہ ہمارا تینوں بزرگ اماموں کی نسبت بھی ہے۔ اللہ ان چاروں اماموں کی روح پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور ان سے خوش رہے اور ان پر ہماری طرف سے سلام پہنچائے۔

چونکہ ان بزرگ ائمہ کرام کی تعلیم یہی ہے کہ مسائل دین صرف قرآن و حدیث سے تحقیق کرکے لئے جائیں۔ اس لئے ہم ان کے فرمان کے ماتحت یہی وطیرہ اختیار کئے ہوئے ہیں اپنی اس بات کے ثبوت کے لئے اور اپنے بھائیوں تک بھی ان امامان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین کی صحیح راہ پہنچانے کے لئے ان کے چند ارشادات ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں نیک توفیق عطا فرمائے۔ سنئے!

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے تردید تقلید :

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

انما ان بشر اخطی و اصیب فانظر وافی راءبی فکل ما وافق الکتاب والسنۃ فخنوہ وکل مالم یوافق فاترکوہ۔ (محمد بن سنہ)

یعنی میں ایک انسان ہوں۔ کبھی میری بات ٹھیک ہوتی ہے کبھی غلط ہوتی ہے۔ تم میری اس بات کو تو لے لو جو کتاب و سنت کے مطابق ہو۔ اور جو ان میں سے کسی کے خلاف ہو اسے ہرگز نہ مانو

آپ فرمایا کرتے تھے :

ما من احد الا وما خوذ من کلامہ و مردود علیہ الا رسول اللہ ﷺ (الانصاف)

یعنی دنیا میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کی بعض باتیں سچی اور درست اور بعض باتیں غلط اور نادرست نہ ہوتی ہوں۔ ان کی اچھی باتیں نہ لے لی جاتی ہوں۔ اور بری باتیں نہ چھوڑ دی جاتی ہوں۔ سوائے رسول کریم ﷺ کے کہ آپ کی تمام باتیں سچی اور اچھی آپ کی تمام باتیں لینے ماننے قبول کرنے اور عمل کرنے کے قابل۔

حضرت امام احمدؒ سے تردید تقلید :

حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں۔

لا تقلد نی ولا تقلدن مالکا ولا الشافعی ولا الا و زاعی ولا الثوری وخذ من حیث اخذوا۔ (عقد الجید)

خبردار! ہرگز ہرگز میری تقلید نہ کرنا۔ نہ مالکؒ کی نہ شافعیؒ کی نہ اوزاعیؒ کی نہ ثوریؒ کی بلکہ جہاں سے یہ بزرگ احکام لیا کرتے تھے وہیں سے تم بھی لیا کرو یعنی صرف قرآن و حدیث سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا یہ بھی ارشاد ہے۔

لیس لا حد مع اللہ و رسولہ کلام۔ (عقد الجید)

یعنی اللہ اور رسول ﷺ کے کلام کے ہوتے ہوئے کسی کا کلام کوئی چیز نہیں۔

حضرت امام شافعیؒ سے تردید تقلید :

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

اذا وجدتم فی کتابی خلاف سنۃ رسول اللہ ﷺ فقولوا بسنۃ ودعوا ما قلت۔ (بیہقی)

یعنی جب تم میری کتاب میں سنت رسول اللہ ﷺ کے خلاف کچھ پاؤ تو میرے قول کی پرواہ نہ کرو۔ اور سنت نبوی ﷺ کو مضبوطی سے تھام لو۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

اذا صح الحدیث فھو مذھبی واذا راءیتم کلامی یخالف الحدیث فاعملوا بالحدیث و اضربوا بکلامی الحائط۔ (عقد الجید)

یعنی صحیح حدیث میں جو وارد ہوا ہو وہی میرا مذہب ہے۔ جب تم میرے کلام کو حدیث کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو۔ اور میرے قول کو دیوار پر مار دو۔

آپ سے ایک مسئلہ دریافت کیا جاتا ہے۔ آپ اس کے متعلق ایک حدیث سنا دیتے ہیں۔ کہ اس حدیث میں مسئلہ کا یہ حکم ہے۔ سائل کہتا ہے کہ کیا آپ یونہی فرماتے ہیں۔ امام صاحبؒ کپکپانے لگتے ہیں۔ چہرہ کا رنگ بدل جاتا ہے۔ اور نہایت خفا ہو کر فرماتے ہیں مجھے کون سی زمین اپنی پیٹھ پر چلنے دے گی؟ اور کون سا آسمان اپنے سایہ تلے رکھے گا؟ اگر حدیث نبوی ﷺ کے خلاف کہوں۔ اللہ کے پیغمبر کا فرمان سر آنکھوں پر ہے۔ (رواہ محمد بن سنہ) .

دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کیا تو مجھے زنار باندھے ہوئے یا کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرجے سے نکلتے ہوئے دیکھتا ہے؟ یعنی فرمان رسالت کے خلاف کچھ کہوں تو کافر اور نصرانی نہ بن جاؤں۔

اسی طرح آپ کا فرمان ہے کہ اگر میں کوئی حدیث بہ سند صحیح بیان کروں۔ پھر اس کے خلاف فتویٰ دوں تو اشهدکم ان عقلی قد ذهب۔ تم سمجھ لینا کہ میری عقل جاتی رہی۔ (ربیع)

بلکہ تقلید کی مذمت بیان فرماتے ہوئے آپ کا ارشاد ہوتا ہے۔ کہ مقلد کی مثال ایسی ہے جیسی بینائی کے بعد اندھا بن جانا۔ یا روشن چراغ بجھا کر اندھیروں میں مارا مارا پھرنا۔ (منہج امام شعراوی)

ان تینوں اماموں کے یہ چند اقوال بیان کر کے میں چاہتا ہوں۔ کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں بھی چند اقوال بیان کر دوں۔ کیونکہ ہمارا روئے سخن زیادہ تر حنفیوں سے ہے۔

نالہ خواہم کہ بہ طرز دگر ایجاد کنم
دست دل گیرم و در کوے تو فریاد کنم

حضرت امام ابو حنیفہؒ سے تردید تقلید:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

۱۔ اذا قلت قولا و كتاب الله يخالفه فاتركوا قولي بكتاب الله فقيل اذا كان خبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم يخالفه قال اتركوا قولي بخبر الرسول فقيل اذا كان قول الصحابة يخالفه قال اتركوا قولي بقول الصحابة۔ (روضۃ العلماء)

یعنی جب میرا قول کتاب اللہ کے خلاف ہو تو اسے چھوڑ دو۔ لوگوں نے پوچھا جب آپ کا فرمان حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو فرمایا اس وقت بھی ترک کر دو۔ پوچھا گیا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف ہو۔ فرمایا اس وقت بھی چھوڑ دو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا ہے کہ :۔

۲۔ لا ینبغی لمن لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی۔ (یواقیت والجاہر)
یعنی جس شخص کو میری دلیل نہ معلوم ہو اسے میرے قول پر فتویٰ نہ دینا چاہیئے۔

اسی طرح آپ سے منقول ہے۔

۳۔ لا یحل لا حد ان یاخذ بقولنا مالم یعلم من این اخذناہ۔
یعنی جب تک کوئی شخص ہمارے قول کی سند کتاب اللہ۔ و حدیث رسول اللہ ﷺ سے نہ پائے تب تک اس قول کو لینا اس پر عمل کرنا اسے حرام ہے۔

نہایۃ النہایہ میں حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کا زریں مقولہ مروی ہے۔

۴۔ اذا صح الحدیث فھو مذھبی۔
یعنی صحیح حدیث سے جو مسئلہ ثابت ہو جائے وہی میرا مذہب ہے۔

پس آج امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید کا دعویٰ کرکے ان کے صحیح مذہب پر صحت کے ساتھ چلنے والی اہلحدیث جماعت کو امام صاحب رحمہ اللہ کی دشمن جماعت سمجھنا اور ان سے امام صاحب رحمہ اللہ کی مرضی کے خلاف اندھی تقلید منوانے کے درپے ہونا کیسی دل لبھانے والی ضد ہے؟۔

کم سنی ہے تو نرالی ہیں ضدیں بھی ان کی
اس پہ مچلے ہیں کہ ہم زخم جگر دیکھیں گے

حنفی مذہب کی معتبر کتاب درمختار مصری جلد اول صفحہ ۵۰ میں ہے۔ کہ حضرت امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا :۔

ان توجہ لکم دلیل فقولوا بہ۔
یعنی اگر تمہیں کوئی دلیل قرآن و حدیث سے مل جائے تو اسی پر عمل کرو۔ اور اسی پر فتویٰ دیا کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شامی کے اسی صفحہ میں ہے۔

اذا صح الحدیث وکان علی خلاف المذهب عمل بالحدیث و یکون ذالک مذهبه ولا یخرج مقلده عن کونه حنفیا بالعمل به فقد صح عنه انه قال اذا صح الحدیث فهو مذهبی و قد حکی ذالک ابن عبدالبر عن ابی حنیفة وغیره من الائمة و نقله ایضا" الامام الشعرانی عن الائمة الاربعة۔

یعنی صحیح حدیث امام صاحب رحمہ اللہ کے قول کے خلاف ملے تو حنفی مقلد پر فرض ہے کہ امام صاحب رحمہ اللہ کے قول کو چھوڑ دے اور حدیث پر عمل کرے۔ اس سے وہ حنفیت اور تقلید سے خارج نہیں ہو گا۔ اس لئے کہ امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو کچھ صحیح حدیث میں ہو وہی میرا مذہب ہے۔ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے اسے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور شعرانی نے اس قول کو چاروں اماموں سے نقل کیا ہے۔

۷۔ امام صاحب رحمہ اللہ جب کبھی فتویٰ دیتے یا کوئی مسئلہ بیان فرماتے تو ساتھ ہی ساتھ بیان فرما دیا کرتے۔

هذا رای النعمان بن ثابت یعنی نفسه وهو احسن ما قدرنا علیه فمن جاء باحسن منه فهو اولی بالصواب۔ (عقد الجید)

میری رائے ہے جو مقدور بھر کوشش کے بعد ظاہر ہوئی اگر کسی شخص کو اس سے بہتر بات مل جائے تو وہی زیادہ اچھی اور قابل عمل ہے۔

۸۔ امام خطیب رحمہ اللہ نے اپنی سند سے اپنی کتاب تاریخ بغداد میں امام صاحب رحمہ اللہ کے حالات لکھتے ہیں۔ کہ آپ نے اپنے شاگرد رشید قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ سے فرمایا۔

لا ترو عنی شیئا فانی واللہ ما ادری مخطئی انا ام مصیب۔

یعنی تم میری روایت سے مسائل نہ بیان کیا کرو۔ اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ٹھیک مسئلہ بیان کیا یا غلط بیان کیا۔

۹۔ اسی کتاب میں ایک اور روایت میں سند کے بعد ہے۔

ویحک یا یعقوب لا تکتب کلما سمعتہ منی فانی قد اری الرای الیوم فاترکہ غدا واری الرای غدا واترکہ بعد غد۔	اے ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ تم مجھ سے کچھ سنو اسے ہرگز نہ لکھو ایک مسئلہ کی بابت میری رائے آج کچھ ہوتی ہے پھر کل اس کی خلاف کچھ اور ہوتی ہے۔ اور کل کی بات پرسوں میں بدل لیا کرتا ہوں۔

۱۰۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ پاکیزہ فرمان بھی سنئے! فرماتے ہیں۔

اذا رایتم کلا منا یخالف ظاھر الکتاب والسنۃ فاعملوا بالکتاب والسنۃ واضربوا بکلامنا الحائط۔	یعنی ہمارے اقوال کو قرآن و حدیث کے خلاف پاؤ تو انھیں دیوار پر دے مارو اور قرآن و حدیث پر عمل کرو۔ (میزان شعرانی)

آپ فرماتے ہیں۔

۱۱۔ ایاکم والقول فی دین اللہ بالرای و علیکم باتباع السنۃ فمن خرج عنھا ضل (فتوحات)	لوگو! اللہ کے دین میں رائے قیاس کرنے سے بچو! اور حدیث کی تابعداری میں لگے رہو۔ اگر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری چھوڑ دی تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

حنفی بھائیو! جنہیں امام مانا ہے کیا ان کی اتنی عزت بھی دل میں نہیں کہ ان کا ایسا تاکیدی فرمان بھی آپ لاپرواہی سے چھوڑ دیں۔

زیر دیوار ذرا جھانک کے تم دیکھ تو لو
ناتواں کرتے ہیں دل تھام کے آہیں کیونکر

۱۲۔ اور بھی فرماتے ہیں۔

حرام علی من لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی۔ (میزان شعرانی)	یعنی میری بات کی دلیل (قرآن و حدیث سے) جسے معلوم نہ ہو اسے میرے کلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر فتویٰ دینا حرام ہے۔

ایک مرتبہ ایک شخص کوفہ میں آتا ہے اور اس کے پاس دانیال کی کتاب ہوتی ہے۔ امام صاحبؒ اس پر بگڑتے ہیں قریب تھا کہ اسے قتل کر ڈالیں۔ اور نہایت غصہ کے ساتھ فرماتے ہیں۔

۱۳۔ کتاب ثمه غير القرآن و الحديث (ميزان شعراني)

یعنی کیا دین حق میں قرآن و حدیث کے سوا تیسری چیز ملانی چاہتے ہو؟

۱۴۔ آپ علی الاعلان یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔

كذب والله وافترىٰ علينا من يقول عنا انا نقدم القياس على النص وهل يحتاج بعد النص الى قياس۔

جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہم قیاس کو صریح قرآن و حدیث پر مقدم کرتے ہیں وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔ قرآن و حدیث کی موجودگی میں رائے قیاس کی ضرورت نہیں۔

فضیلؒ ابن عباس فرماتے ہیں۔

۱۵۔ اذا وردت عليه مسالة فيها حديث صحيح اتبعه اوكان عن الصحابة والتابعين۔ (۱۳ تاریخ بغداد للخطیب ص ۳۴)

یعنی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جب کوئی مسئلہ آتا اور اس میں صحیح حدیث ہوتی تو آپ اس کی پیروی کرتے ورنہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین کی۔

۱۶۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوتا ہے۔ کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ کا یہ مسئلہ کہ لونڈی جب آزاد ہو اور اس کا خاوند غلام ہو تو آزاد ہوتے ہی اس پر طلاق پڑ جائے گی۔ کیوں چھوڑ دیا؟ اور یہ مذہب اختیار کیا کہ نہیں لونڈی کو اس صورت میں اختیار ہے خواہ اپنا نکاح باقی رکھے یا خواہ چھوڑ دے۔ تو فرمایا محض اس حدیث کی بنا پر جس میں ہے۔ ان بريرة اعتقت خيرت۔

یعنی بریرہ رضی اللہ عنہا جب آزاد ہوئیں تو انہیں نکاح باقی رکھنے نہ رکھنے کا اختیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا گیا۔ (جز تاریخ بغداد صفحہ ۳۶)

امام صاحب رحمہ اللہ تو اپنے استاد بلکہ صحابی رضی اللہ عنہ کی بات اپنے اوپر حجت نہ مانیں اور لوگ ان کے مقلد کہلوا کر آج ان کی باتیں اپنے اوپر حجت مانیں۔ افسوس! اگر یہ الٹی گنگا نہ بہتی اور مسلمان اسی روش پر قائم رہتے تو آج غیروں کی نظر میں مسلمانوں کی بے وقعتی نہ ہوتی۔

زمانہ سن رہا تھا بڑے شوق سے
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

۱۷۔ امام صاحب رحمہ اللہ اپنا مذہب خود بیان کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

اخذ بکتاب اللّٰہ فما لم اجد فبسنة رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فان لم اجد فی کتاب اللّٰہ ولا سنه رسوله صلی اللہ علیہ وسلم اخذت بقول اصحابہ اخذ قول من شئت منھم وادع من شئت منھم ولا اخرج من قولھم الٰی قول غیرھم فاما اذا انتھی الامرا و جاء الٰی ابرھیم و الشعبی وابن سیر بن والحسن وعطاء و سعید بن المسیب وعدد رجالًا فقوم اجتھدوا فاجتھد کما الجتھدوا۔
(جزء تاریخ بغداد ۷۶)

یعنی میں سب سے پہلے مسئلہ کو کتاب اللہ میں ٹٹولتا ہوں اور اس کو لیتا ہوں۔ اس میں نہ ملے تو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لیتا ہوں۔ اگر قرآن و حدیث دونوں میں نہیں پاتا تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال پر عمل کرتا ہوں۔ اگر ان میں اختلاف ہو تو جس کے قول کو میں پسند کرتا ہوں۔ لے لیتا ہوں۔ اور دوسرے کے قول کو چھوڑ دیتا ہوں۔ لیکن اس صورت میں بھی رائے قیاس نہیں کرتا۔ نہ کسی اور کے قول کو لیتا ہوں۔ اور جب قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم تینوں میں نہ پاؤں تو پھر بھی ابراہیمؒ اور امام شعبیؒ اور ابن سیرینؒ اور حسن بصریؒ اور عطا تا.جیؒ اور سعید بن مسیبؒ جیسی جلیل القدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگ ہستیوں کی تقلید نہیں کرتا۔ (بلکہ
انہیں مجتہد جان کر ان کے کلام کو خطا سے
پاک نہ مان کر) میں بھی ان کی طرح اجتہاد
کرتا ہوں۔

۱۸۔ امام سیوطیؒ نے خطیب کے واسطے سے ابو حمزہ و مشکری کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے خود امام صاحبؒ کی زبانی سنا کہ آپ نے فرمایا میں حدیث سن کر دوسری طرف نہیں جاتا ———— !

۱۹۔ جزء خطیب کے صفحہ ۱۲۱ میں ہے کہ مزاحم بن زفر نے ایک مرتبہ امام صاحبؒ سے دریافت کیا کہ حضرت یہ جو آپ فتویٰ دیا کرتے ہیں اور رائے قیاس سے مسائل بتلایا کرتے ہیں کیا آپ کے نزدیک یہ سب حق ہیں؟ آپؒ نے فرمایا۔ لعله الباطل الذی لا شک فیه شاید یہ سراسر ناحق باطل اور غلط ہی ہوں۔ اور ان کے غلط ہونے میں کوئی شبہ ہی نہیں ہو۔

۲۰۔ اسی کتاب کے اسی صفحہ میں ہے کہ ایک شامی آپ سے فقہ سیکھتا تھا۔ جب وہ اپنے وطن جانے لگا تو آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا میرے قیاسی مسائل اپنے ساتھ لے جاؤ گے؟ اس نے کہا ضرور آپؒ نے فرمایا تحمل شر "اکثیر" تم بڑی برائی اٹھا لے چلے۔

۲۱ صفحہ ۱۲۳ میں ہے کہ آپؒ نے اپنے ان قیاسی مسائل کی نسبت فرمایا۔ عامة ما احدثکم به خطاءٌ یعنی میرے یہ مسائل اکثر خطا ہیں۔ غلط ہیں۔

۲۲ عقود الجواہر میں ہے۔ ومما یروی عنه انه کان یقول ضعیف الحدیث احبه الی من اراء والرجال۔ یعنی امام صاحب رحمہ اللہ سے بھی یہ مروی ہے کہ ضعیف حدیث بھی میرے نزدیک لوگوں کی رائے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲۳۔ ظفر الامانی صفحہ ۱۸۲ میں ہے۔ ماجاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبالرأس والعین۔ یعنی حدیث سے جو ثابت ہو وہی سر آنکھوں پر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے بہ نسبت تین اور ائمہ ؒ کے حضرت امام ابوحنیفہ ؒ کے اقوال کچھ زیادہ وارد کئے ہیں۔ اس لئے کہ اصل مقصد اور صحیح مخاطب ہمارے حنفی ہیں۔

مقلد دراصل غیر مقلد ہیں :

برادران حنفیہ ! اب بتلاؤ! خود امام صاحب اپنی باتوں کو بلا دلیل مان لینے کو حرام بتلاتے ہیں۔ لوگوں کو اپنی تقلید سے روکتے ہیں' سب کو قرآن کریم اور حدیث مبارکہ پر عمل کرنے اور انہی دو چیزوں کو واجب العمل اور بے خطا ماننے کی تعلیم و تلقین کرتے ہیں۔ پھر تقلید کی حرمت میں آپ کو کیا شک رہ گیا؟ بلکہ میں یوں بھی کہہ سکتا ہوں۔ کہ مقلد بھی انسان اسی وقت بن سکتا ہے۔ جب غیر مقلد ہو جائے۔ یا دوسرے لفظوں میں آپ یوں کہہ لیجئے۔ کہ پورا غیر مقلد وہ ہے جو تقلید کرتا ہے۔ کیونکہ تقلید کرنے والے پر ضروری ہے کہ جس طرح تقلید کرتا ہے۔ اس کی تمام باتیں مانتا چلا جائے۔ اور ان تمام باتوں میں ایک بات یہ بھی ہے کہ ان کی تقلید نہ کی جائے۔ پس حقیقی غیر مقلد وہ ہے جو تقلید کرتا ہے۔ اس لئے کہ خود اماموں نے اپنی اپنی تقلید حرام کر دی ہے ۔

بو حنیفہ ؒ امام باصفا ہے انہوں نے تاتل کہہ دیا
قول پر میرے نہیں فتویٰ روئی ہو نہ جب تک اصل کے اس کا پتا

آؤ حنفی بھائیو ! ہم تم سب مل کر چاروں اماموں کے خصوصاً حضرت امام ابوحنیفہ ؒ کے ارشادات کو قبول کرلیں۔ انہیں مان لیں۔ اور آج سے ان پر عمل شروع کر دیں۔ نہ یہ تفریق رہے گی نہ ہائے وائے رہے گی۔

ان ائمہ ؒ نے ہمارے لئے راستہ صاف کر دیا۔ ہمارے دو ہاتھ ہیں اور یہاں چیزیں بھی دو ہی ہیں۔ ایک میں کتاب اللہ لے لو۔ ایک میں حدیث رسول اللہ ﷺ تھام لو۔ جب تیسرا ہاتھ نکلے گا تو تیسری چیز بھی ٹٹول لینا۔ اب تو اتنا ہی کافی ہے۔ مسلمانو ! قیامت کے دن اس شان سے دربار الٰہی میں جاؤ کہ ایک ہاتھ میں قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاک ہو اور دوسرے ہاتھ میں سنت ہو۔ یہی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ۔	یعنی دو چیزیں تم میں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ جب تک انہیں مضبوط تھامے رہو گے۔ بھٹکو گے نہیں۔ ایک تو کتاب اللہ قرآن کریم دوسرا سنت رسول اللہ یعنی حدیث شریف۔

مسلمانو! آؤ کہہ دو۔ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا۔ ﷺ

لقب اہلحدیث :

مولف صاحب نے اس رسالہ میں جگہ جگہ اہلحدیث لقب کی مذمت کی ہے۔ اس جماعت کو نئی جماعت کہا ہے۔ اور اسے بدنام کرنے کی کوشش پوری کی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جماعت اہلحدیث کی وجہ تسمیہ ان کی صداقت' حقانیت' قدامت اور اس لقب کا ثبوت بھی پیش کر دوں۔ اور اس کے ساتھ کتاب کو ختم کر دوں۔

مصنف رسالہ کی تشفی کے لئے اور اس لئے بھی کہ یہ اعتراض عام ہے۔ ہم قدرے تفصیل کے ساتھ اس کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ بغور ملاحظہ ہو۔ سب سے پہلا ثبوت تو یہ ہے کہ کتاب "شرف اصحاب الحدیث" مصنفہ حضرت امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ المتوفی ۴۶۳ھ کے صفحہ ۲۱ پر مروی ہے۔

حدثنا ابن الفضل حدثنا ابوسھل احمد بن محمد بن عبداللہ ابن زیادن القطان حدثنا محمد بن الجھم السمری حدثنا الھیثم ابن خالد المقری حدثنا	یعنی حضرت ابوسعید خدری صحابی رضی اللہ عنہ جب نوجوانان طالب علم حدیث کو دیکھتے تو فرماتے تمہیں رسول ﷺ کی وصیت مبارک ہو۔ ہمیں اللہ کے پیغمبر ﷺ نے حکم دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يعى بن المتوكل البا على حدثنا محمد بن ذكوان الا زدى حدثنا ابوهارون العبدى عن ابى سعيدن الخدرى انه كان اذا راى الشباب قال مرحبا بوصية رسول ﷺ امرنا رسول الله ﷺ ان توسع لكم فى المجلس وان نفهمكم الحديث فانكم خلوفنا واهل الحديث بعدنا۔

رکھا ہے کہ ہم تمہارے لئے اپنی مجلسوں میں کشادگی کریں اور حدیثیں سمجھائیں۔ تم ہمارے خلیفہ ہو اور ہمارے بعد تم ہی اہلحدیث ہو۔

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہلحدیث تھے

مندرجہ بالا حوالہ سے صاف ثابت ہے کہ صحابہ کرامؓ اپنے تیئں اہلحدیث کہتے تھے اور حدیث کا طرز بیان اس کا بھی کھلا مقتضی ہے کہ یہ لقب آنحضرت ﷺ کا دیا ہوا تھا۔ اسی لیے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطور وثرنہ نبوت کے اسے اپنے سے حدیث لینے والوں کو عطا فرماتے ہیں اور صاف کہہ رہے ہیں کہ ہم اہلحدیث ہیں اور ہمارے بعد تم اہلحدیث ہو۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے تئیں اہلحدیث کہلوانا

اللہ کا شکر ہے۔ کہ یہ سلسلہ تابعین میں بھی رہا۔ وہ اپنے تیئں بھی اہلحدیث کہلواتے رہے۔ اور اپنے اساتذہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی اس مبارک لقب سے پکارتے رہے۔ چنانچہ تابعینؒ کے سردار حدیث کے مشہور آفاق استاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ۴۸ بزرگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے علم حدیث حاصل کیا۔ ایک موقع پر فرماتے ہیں۔

لو استقبلت من امری ما استدبرت ماحدثت الا ما اجمع علیه اهل الحدیث (تذکرۃ الحفاظ)	یعنی اگر مجھے پہلے سے یہ نتیجہ معلوم ہوتا تو میں صرف وہی حدیثیں بیان کرتا جن پر اہلحدیث کا اجماع ہے۔

خیال فرمایئے! سید التابعین اپنے استادان حدیث کو "اہلحدیث" کے پاک لقب سے یاد فرماتے ہیں۔ چمکتے ہوئے سورج کی طرح ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہ فرمان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تئیں اہلحدیث کہتے تھے۔ تابعین انہیں اہلحدیث کہتے تھے اور تابعین" بھی اپنے تئیں اہلحدیث کہلواتے تھے۔

گو سلف صالحین" صحابہ اور تابعین" کے زمانوں میں اس لقب کے صاف حوالے کے بعد ہمیں مطلقاً" ضرورت نہیں رہی کہ مزید حوالے دیں یا زیادہ کدو کاوش کریں۔ لیکن چونکہ چو طرف سے یہ اعتراض گونج رہا ہے۔ ہم اس مضمون کو قدرے تطویل دیتے ہیں۔ حالانکہ اس سے پہلے بھی ہم بارہا اس مضمون کو اپنے اخبار محمدی کے صفحات پر اجمالاً" اور تفصیلاً" لکھ چکے ہیں۔

اصابہ میں ہے۔ امام فن حدیث حضرت ابوبکر بن ابی داؤد سجستانی محدث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

رأیت فی النوم اباھریرۃ وانا بسجستان واصنف حدیث ابی هریرۃ فقلت له انا احبک فقال انا صاحب الحدیث کان فی الدنیا۔	یعنی میں سجستان میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیثیں جمع کر رہا تھا جو خواب میں مجھے آپ کی زیارت ہوئی میں نے کہا جناب عالی! میرے دل میں آپ کی بڑی محبت ہے۔ آپ نے فرمایا ہونی چاہئے اس لئے کہ میں دنیا میں اہلحدیث تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابو حنیفہؒ اہلحدیث تھے

واللہ ہمیں سخت تر تعجب ہے کہ اس لقب کے پیچھے پڑنے والے عموماً ہمارے حنفی بھائی ہیں۔ ان سے تو ہمیں صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ آپ اپنی کتاب حدائق الحنفیہ مطبوعہ نول کشور ۱۳۴ ملاحظہ کیجئے۔ جس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ خود بھی اہلحدیث تھے۔ بلکہ وہ دوسروں کو بھی اہلحدیث بنایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس کتاب میں ہے کہ حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے سوال ہوتا ہے کہ آپ کیسے اہلحدیث ہو گئے؟ آپ جواب دیتے ہیں کہ مجھے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اہلحدیث یہی ٹھیک بھی ہے خود امام صاحبؒ پختہ اہلحدیث تھے۔ اس کی شہادت آپ کے مذہب کی معتبر کتاب شامی میں موجود ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ اذا اصح الحدیث فھو مذھبی میرا مذہب صحیح حدیث ہے۔ یہی الحمد اللہ اہلحدیث کا مذہب ہے اور یہی چاروں اماموں کا بھی مذہب تھا۔ ملاحظہ ہو یہی شامی۔ یہی مقولہ چاروں اماموں سے مروی ہے۔

۵۔ مندرجہ بالا مختصر سی تحریر سے یہ بات واضح ہو گئی۔ کہ لقب اہلحدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے ہے۔ صحابہؓ تابعینؒ اور چاروں امام بھی اسی لقب پر تھے اور ان کے بعد کے زمانوں میں بھی یہ لقب برابر چلا آتا رہا۔ آپ صحاح ستہ اور کتب اصول اور کتب اسماء الرجال دیکھیں۔ سینکڑوں جگہ لفظ اہلحدیث کو پائیں گے۔ ترمذی شریف کا وہ کونسا صفحہ ہے۔ جس میں آپ یہ لفظ نہ پائیں؟ عربی داں عربی ترمذی دیکھیں۔ اردو داں اردو ترجمہ مع عربی ترمذی شریف کا ملاحظہ فرمائیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ ۲۰۱ میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور ۲۷۹ھ میں انتقال فرماتے ہیں۔ اس وقت اہلحدیث کا لقب اتنا عام تھا۔ تمام محدثین اپنے استادوں اور استادوں کے استادوں صحابہ اور تابعینؒ کو اسی معزز اور محبوب لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ پھر آج اب ایک نیا لقب قرار دینا سچ تو یہ ہے۔ کہ علمی ماتم داری کی مجلس منعقد کرنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث اور حنفی کا فرق

پھر جو شخص لقب اہلحدیث کو حنفی شافعی مالکی حنبلی سے ملاتا ہے دراصل وہ بھی بے سوچے قلم اور قدم اٹھاتا ہے۔ اس لیے کہ ان چاروں نسبتوں میں ایک امتی شخص کے ساتھ نسبت ہے۔ لفظ اہلحدیث میں یہ بات نہیں۔ شخصی نسبت جو ان نسبتوں کے مقابل اہلحدیث جماعت کی ہے وہ لفظ محمدی ہے۔ یہ چاروں جماعتیں شخصی نسبت کے اعتبار سے ان چار بزرگ اماموں کی طرف اپنے تئیں منسوب کرتی ہیں۔ لیکن اہلحدیث اس سے اعلیٰ اور بہت اعلیٰ وہ نسبت اپنے لئے پسند کرتے ہیں جو خود ان ائمہ کی پسندیدہ ہے۔ اور جس نسبت سے وہ خود الگ نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ہمیں تو خود تعجب ہے۔ کہ مسلمانوں نے اس پاک بہترین اعلیٰ و بالا نسبت کو کیوں چھوڑ دیا ہے؟ آج تک باوجود یہ کہ سارا دین چھوڑ دیا۔ لیکن انگریز اپنی نسبت اپنے نبی سے نہیں ہٹاتے۔ آج تک وہ عیسائی اور مسیحی کہلواتے ہیں۔ لیکن یہ عجیب مسلمانی ہے۔ جس میں اپنے نبیؐ کی طرف کی نسبت بھی ایک عیب سمجھی جانے لگی۔ حنفی شافعی کہو تو عام مسلمان اسے مسلمان سمجھیں گے۔ لیکن محمدی کہنے سے وہ حیرت میں پڑ جائیں گے کہ یہ کون ہوا؟ مسلمانو! آؤ مل کر ماتم کریں کہ آج دیوبند سے فتوے شائع ہوتے ہیں کہ محمدی نہ کہلواؤ یہ ناجائز ہے۔ ہاں حنفی شافعی کہلواؤ بلکہ یہ ضروری ہی۔ آج پگڑ باندھ کر' دستار فضیلت سروں پر رکھ کر۔ پورے تھان کے لمبے چوڑے عمامے کا بوجھ سر پر لاد کر۔ جبہ' قبہ پہن کر مدرس و مفتی کہلوانے والے بھی اپنے عمر میں اپنے تئیں ایک مرتبہ محمدی نہیں کہلواتے۔ بلکہ ہمیشہ حنفی شافعی ہی کہلواتے رہتے ہیں۔

ہمیں کہنے دیجئے! کہ کسی امت نے اپنے نبی سے اتنی دوری نہیں اختیار کی تھی جتنی دوری اس امت نے اپنے نبیؐ سے اختیار کرلی۔ آہ! مسلمانو! محمدی کہلوانے میں تمہیں عار ہے۔ اور حنفی شافعی کہلوانے پر تمہیں اصرار ہے؟ ہے کوئی اسلام کی ہمدرد آنکھ رولے وہ جتنا رو سکے۔ نبی آدم کی گمراہی کا ٹھیکیدار کتنا خوش ہوتا ہو گا۔ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے یہ خیال آتا ہو گا کہ میں نے امت محمدؐ کو اس قدر بہکا دیا کہ آج انہیں اپنے نبی کی طرف اپنی نسبت کرنے سے عار معلوم ہونے لگا۔ میں نے اپنا دست تصرف دراز کر کے دیوبند جیسے مشہور نام کے مرکز علم سے یہ فتویٰ نکلوا دیا کہ محمدی نہ کہلواؤ یہ گمراہی ہے!

مسلمانو! میں سوز دل سے۔ میں درد دل سے' میں ہمدردی سے' میں سچی خیر خواہی سے' میں رسول ﷺ کی پاسداری سے تم سے باادب عرض کرتا ہوں۔ کہ للہ اس بدعت کو تو چھوڑ دو۔ سب محمدی کہلواؤ! تم امت محمد ﷺ ہو۔ تم امت ابوحنیفہؒ نہیں ہو۔ امت شافعی رحمہ اللہ نہیں ہو۔ امت مالک رحمہ اللہ نہیں ہو۔ امت احمد بن حنبلؒ نہیں ہو!

مسلمانو! اے حنفی شافعی مالکی حنبلی کہلوانے والو تمہیں تمہارے پیدا کرنے والے کی قسم ہے۔ کیا تم بتلا سکتے ہو کہ ہمارے ان چاروں بزرگ اماموں نے ہمیں حنفی شافعی کہلوانے کی ہدایت کی ہو؟

پس یہ نسبت جہاں شرعاً بدعت ہے وہاں خود ائمہ کے حکم کے بھی خلاف ہے۔ آؤ! سب محمدی کہلوائیں اور اس شخصی نسبت کے بکھیڑوں کو یکسر مٹا دیں۔

قرآن بھی حدیث ہے :

ہمارے معترض دوستوں نے کبھی اس پر غور کیا کہ لفظ اہلحدیث کے کیا معنی ہیں؟ اگر اس مبارک لقب کے معنی پر ہی وہ غور کر لیتے تو کبھی اس پر اعتراض نہ کرتے اور ہم سے نہ کہتے کہ تم اس لقب کو چھوڑ دو! اس لفظ کے صحیح معنی وہی ہیں جو لفظ مسلمان کے ہیں۔ اور لفظ اہلسنّت و الجماعت کے ہیں۔ اسلام کے معنی ہیں مسلمان ہونے کے اور اطاعت اللہ اور رسول ﷺ کو تسلی کر لینے کے۔ یہی معنی لفظ اہلحدیث کے ہیں۔ حدیث کہتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی باتوں کو۔ قرآن فرماتا ہے۔ فبای حدیث بعده یؤمنون ○ اس حدیث کے بعد وہ کس حدیث پر ایمان لائیں گے؟ فرماتا ہے۔ اللہ نزل احسن الحدیث۔ اللہ نے بہترین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نازل فرمائی ۔ فرماتا ہے۔ فبای حدیث بعد اللہ وایاتہ یؤمنون اللہ کی حدیث اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس حدیث پر ایمان لائیں گے؟

ان کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں۔ حدیث شریف میں بھی ہے خیر الحدیث کتاب اللہ تمام باتوں میں بہترین حدیث کتاب اللہ ہے۔ اس حدیث اور ان آیتوں میں قرآن کو حدیث کہا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو بھی اسی پیارے لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔ فرمان قرآن ہے۔

اذا سر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا — جب کہ نبی ﷺ نے اپنی کسی بیوی سے پوشیدہ طور پر حدیث بیان کی۔

حدیث شریف میں ہے۔

نضر اللہ امرا سمع منا حدیثا الخ — یعنی اللہ تعالیٰ اسے ترو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سن کر یاد کرکے دوسروں کو پہنچائے۔

حدیث کا اصطلاحی معنی :

محدثین رحمہم اللہ کی اصطلاح میں فرمان و فعل اور تقریر رسول اللہ ﷺ کو لفظ حدیث سے تعبیر کیا گیا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ قرآن اور فرمان رسول ﷺ فعل رسول ﷺ۔ سنت رسول ﷺ کا نام حدیث ہے۔ لفظ "اہل" کے معنی بہت ظاہر ہیں۔ یعنی "والا" جیسے اہل دولت' اہل ثروت۔ اہل ہند۔ اہل بیت وغیرہ پس لفظ اہل حدیث کے معنی ہوئے قرآن و حدیث والا۔ یعنی قرآن و حدیث کو تسلیم کرنے والے۔ یعنی اطاعت اللہ اور رسول ﷺ کو ماننے والے۔ یہی معنی لفظ مسلم کے ہیں۔ اگر کہا جائے۔ کہ پھر مسلم ہی کہلواؤ۔ اہلحدیث کیوں کہلواتے ہو؟ تو ہماری گزارش ہے کہ اگر مسلم چھوڑ مسلمان کہلوانا جائز ہے جیسے کہ ہم اہل مذہب کے سب کہلواتے ہیں۔ تو پھر اہلحدیث کہلوانے میں کیا قباحت ہے؟ خصوصاً" اس وقت جب کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ پاک لقب اپنے معنی میں قرآن کے مطابق اور صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین" کا رہ چکا ہے۔ اور اپنے اندر ایک خاص امتیاز بھی رکھتا ہے۔ اور اس جماعت کو اس خاص لقب سے ایک خاص مناسبت بھی ہے جو کسی اور کو نہیں۔

ایک حنفی حدیث و قرآن پر عمل کرنے کے لیے پابند ہے اس کا امر کا کہ اس کا خاص مذہب بھی اسے اجازت دے۔ اسی شافعی اور دوسرے گروہ بھی۔ لیکن اہلحدیث اس کا محتاج نہیں۔ وہ ہر آیت ہر حدیث صحیح پر عمل کرنے میں ان چاروں مذہبوں کی قید سے اور بند سے بفضلہ ویسا ہی آزاد ہے جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین" اور تبع تابعین" وغیرہ آزاد تھے۔

پس محمدی جماعت اس لقب کی مستحق بھی ہے اس پر قابض بھی ہے۔ یہ لقب ان کا اپنا ایجاد کردہ بھی نہیں۔ بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم خود اہلحدیث تھے۔ تابعین" تھے۔ ائمہ" تھے۔ پھر آج انہیں اس لقب کے چھوڑنے کی ہدایت کرنا گویا صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین" اور ائمہ" دین کے اجماع کا خلاف کرنا ہے۔ اور راہ راست پر سے ایک جماعت کو ورغلانا ہے۔

میں معترضین سے گزارش کرو گا کہ آپ امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ کی تصنیف کتاب "شرف اصحاب الحدیث" ضرور ملاحظہ فرمایئے۔ یہ کتاب تین حصوں میں ہے۔ مدینہ شریف کے کتب خانہ سے نقل کرا کر میں نے مع ترجمہ اردو شائع کرا دی ہے۔ شروع سے آخر تک اسی مضمون پر ہے۔ نام سے ظاہر ہے کہ اس میں صرف اسی مضمون پر تبصرہ ہے کہ اہلحدیث کی بزرگیاں اور ان کے فضائل کیا کیا ہیں میں اپنی جماعت سے بھی گزارش کروں گا کہ آپ اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔

یہ اس بزرگ کی تصنیف ہے جن کی تصنیفات پر آج دنیائے اسلام کو ناز ہے۔ جن کا انتقال ۴۶۳ھ میں ہوا ہے۔ آپ کو یہ کتاب بتائے گی کہ اہلحدیث کیا ہیں۔؟ کیسے ہیں؟ وغیرہ۔ اس کتاب کے چھپنے سے پہلے تو یہ اعتراض نہایت ہی بے جان مردہ ہو گیا ہے۔ صرف یہ کتاب پڑھ لینا ہی اہلحدیث کی حقانیت ان کی قدامت ان کی صداقت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آفتاب کی طرف چمکا دیتا ہے۔ فالحمد للہ۔

رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقلت من الفرقة الناجیة من ثلاث و سبعین فرقه قال انتم یا اصحاب الحدیث۔ (شرف اصحاب الحدیث ص ۲۵ جزء اول)

یعنی حضور ﷺ کی زیارت مجھے خواب میں نصیب ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ ان ۷۳ فرقوں میں سے نجات پانے والی جماعت کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ تم ہو اے اہلحدیث!

مؤمن کا خواب اللہ کی طرف سے خوش خبری ہونا۔ نبوت کے نور کا حصہ ہونا۔ اور حضور ﷺ کی شکل بن کر شیطان کا نہ آ سکنا یہ تینوں چیزیں حدیث سے ثابت ہیں۔ ایک محدث رحمہ اللہ کا خواب آپ کے سامنے ہے۔ اور اس میں اہلحدیث کا فرقہ ناجیہ ہونا۔ اس کا برسرِ حق ہونا۔ خود اس معزز لقب کے ساتھ بزبان رسول معصوم ﷺ ثابت ہے۔

حق والی جماعت اہلحدیث ہے :

جس حدیث میں ہے کہ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی اس کی شرح میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

ان لم یکونوا اصحاب الحدیث فلا ادری من هم؟

اگر یہ اہلحدیث نہیں تو پھر میں نہیں سمجھ سکتا کہ اور کوئی ہو۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ ' حضرت امام یزید ابن ہارون رحمہ اللہ حضرت امام علی بن مدینی رحمہ اللہ۔ حضرت امام بن المبارک رحمہ اللہ۔ حضرت امام ابوحاتم رحمہ اللہ وغیرہ بھی اس کی شرح میں یہی فرماتے ہیں۔ کہ اس سے مراد اہلحدیث ہیں۔ ———— ملاحظہ ہو۔ کتاب شرف اصحاب الحدیث ۲۶ و صفحہ ۲۷ جزء اول۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن سے لقب اہلحدیث کا ثبوت :

اگر معترضین کو اصطلاح شرع پر عبور ہوتا تو لفظ "اہلحدیث" پر ہرگز اعتراض نہ کرتے۔ دیکھئے! جس طرح ہمیں قرآن نے مسلم کہا ہے۔ اسی طرح یہود و نصاری وغیرہ اگلے دین والوں کو بھی مسلم کا خطاب دیا گیا ہے۔ نصرانیوں کے اولیں گروہ یعنی حواریوں کا مقولہ خود قرآن میں ہے۔ واشھد بانا مسلمون اے عیسیٰ علیہ السلام! گواہ رہو ہم مسلمان ہیں لیکن ان مسلمانوں کو پھر خود قرآن فرماتا ہے۔ ولیحکم اھل الا نجیل بمآ انزل اللہ۔ یعنی اہل انجیل کو اللہ کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم احکام جاری کرنے چاہئیں۔ ان دونوں آیتوں سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ مسلمان اپنی کتاب کی طرف بھی منسوب ہو سکتے ہیں۔ عیسائیوں کا مسلم ہونا' پھر ان کا اہل انجیل ہونا۔ قرآنی لفظوں سے ثابت ہے۔ ان کی کتاب کا نام انجیل تھا۔ ہماری کتاب کا نام خود کتاب میں ہی حدیث رکھا گیا ہے۔ جیسے کہ آپ دلیل نمبر۷ میں پڑھ آئے ہیں۔

اہلحدیث کی فضیلت :

مضمون بڑھتا جا رہا ہے اس لئے میں اس مضمون کو بادل ناخواستہ دو دلیلوں کے بعد سردست ختم کرتا ہوں۔ یہ مرفوع حدیث سنئے!

امام خطیب بغدادی محدث رحمہ اللہ اپنی کتاب تاریخ خطیب کی تیسری جلد میں حدیث لائے ہیں۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال النبی ﷺ اذا کان یوم القیمۃ جاء اصحاب الحدیث مابین یدی اللہ و معھم المحابر فیقول اللہ انتم اصحاب الحدیث کنتم تصلون علی النبی ﷺ ادخلوا الجنۃ	مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا دن آئے گا۔ اہلحدیث جناب باری میں پیش ہوں گے اور ان کے بکثرت درود لکھنے پڑھنے کی وجہ سے ان سے جناب باری عزوجل فرمائے گا۔ کہ تم جنت میں چلے جاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث صواعق الیہ در جواہر الاصول میں بھی ہے۔

اہلحدیث خلفاء رسول ہیں :

آؤ میں آپ کو آخر میں ایک حدیث اور بھی سناؤں ! امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ اپنی پوری سند نقل کر کے لکھتے ہیں۔

عن علی النبی ﷺ انه قال الا ادلکم علی الخفاء منی ومن اصحابی ومن لانبیاء قبلی هم حملته القران والاحادیث عنی وعنهم فی الله والله عزوجل۔(ملاحظہ ہو کتاب شرف اصحاب الحدیث عربی مع ترجمہ صفحہ ۳۲)

یعنی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں آؤ میں تمہیں اپنے اور اپنے اصحاب کے اور مجھ سے پہلے کے نبیوں کے خلیفے بتلاؤں۔ یہ وہ ہیں جو قرآن کو اور میری حدیثوں کو اور میرے اصحاب اور انبیاء کی حدیثوں کو صرف اللہ کی راہ میں اللہ ہی کے لئے اٹھانے والے ہیں۔

یہاں لفظ "حملہ" ہے۔ اسی لفظ کا ہم معنی لفظ "اہل" ہے۔ اور یہ بات اوپر ثابت ہو چکی ہے۔ کہ قرآن بھی حدیث ہے۔ پس اس حدیث سے بھی لقب اہلحدیث اور ساتھ ہی ان کی صداقت' قدامت' حقانیت وغیرہ سب کچھ ثابت ہوتی ہے۔ فالحمد اللہ ! مزید پھر سہی انشاء اللہ تعالیٰ۔

ناظرین کرام ! بحمد للہ میں رسالہ راہ صواب کے جواب سے فارغ ہوا۔ اللہ تعالیٰ میری محنت ٹھکانے لگا دے۔ ہمیں حق کو حق دکھائے اور اس کی قبولیت کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اللھم انصر من نصرالدین واجعلنا منھم واخذل من خذل المسلمین ولا تجعلنا منھم۔

فقط والسلام

محمد جوناگڑھی ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مطبوعات مکتبہ محمدیہ

تصانیف حضرت مولانا محمد صاحب میمن جوناگڑھی رحمۃ اللہ علیہ

شمع محمدی	حدیث اور فقہ اتباع اور تقلید پر جانفزا بحث
سیف محمدی	فقہ حنفی کے 600 مسائل جو قرآن و حدیث کے خلاف ہیں ان کا باولائل اور مستند رد۔
نکاح محمدی	ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں ایک شمار ہوں گی یا تین قرآن و حدیث سے مفصل تحریر۔
فیصلہ محمدی	پنجہ، علم، قبروں اور مردوں پر پھول وغیرہ چڑھانے کا رد
دلائل محمدی	سورۂ فاتحہ، آمین بالجہر، رفع الیدین اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت (حصہ اول و دوم)
سلام محمدی	بجواب رسالہ صلوٰۃ و سلام، محقق اور جامع تحریر۔
درود محمدی	مروجہ فاتحہ سے لے کر چالیسویں تک، عرس، شب برات وغیرہ بدعات پر تفصیلی بحث۔
فضائل محمدی	اہل حدیث اور اہل الرائے میں تمیز
درہ محمدی	فقہ حنفی کے عجیب و غریب خلاف عقل و نقل مسائل
حیات محمدی	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگوں کی روحوں کے حاضر ناظر ہونے پر تفصیلی بحث
معراج محمدی	معراج کا پورا واقعہ احادیث سے تفصیل کے ساتھ
صمصام محمدی	شرک کو شرک نہ سمجھنے والوں کے لیے اثر انگیز تحریر
مشکوۃ محمدی	سواد اعظم والی حدیث کی مکمل تشریح اور مسلک اہل حدیث پر لگائے گئے بے جا الزامات کا مدلل رد۔

ملنے کا پتہ

دار الکتب سلفیہ 4 شیش محل روڈ، لاہور۔ فون: 7237184